

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نعت نبی ﷺ میں شعر جو منہ سے نکل گیا  
خرمن میرے گناہوں کا فی الفور جل گیا

خفنی پر معرفت حصر چہارم

کلام ریاض  
کڑوی بھونٹ پوری

علا حضرت مولانا شاہ صدر العالم فقیر  
جناب سید محمد ریاض احمد صاحب <sup>حسین</sup>  
خفنی - نقشبندی - مجددی - انجی - رہبر - مجذوب و صالحین



نعت نبی ﷺ میں شعر جو منہ سے نکل گیا  
خرمن میرے گناہوں کا فی الفور جل گیا

نغمہ سحر رفت حصر چہارم

کڑوی لعلہ نعت چوہری  
کلام ریاض



علی حضرت مولانا شاہ صدر العالم فقیر  
جناب سید محمد ریاض احمد صاحب حسنینی  
حنفی - نقشبندی - مجددی - انجی - رہبر - مجذوب و سالکین

artech 714778

# جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

84678

مصنف: صدر العالم فقیر جناب سید محمد ریاض احمد صاحب حسینی رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب: غنیہ معرفت حصہ چہارم کلام ریاض کڑوی بعدہ فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: فقیر سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض

طبع اول: نومبر 2005ء

مطبع: کنگز پرنٹرز لاہور پاکستان

تعداد اشاعت: 500/-

ہدیہ: 155/-



نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	زبان	صفحہ نمبر
۱	للّٰه الحمد کہ اک بندہ شیدا نکلا	اُردو	۱
۲	بجہ اللہ کیا رتبہ ہے نجم الدین احمد کا	اُردو	۴
۳	احدیت کے لئے لازم تھا ہو مظہر پیدا	اُردو	۶
۴	جو کچھ کیا خدا نے خود کو ہی سب دکھایا	اُردو	۹
۵	اللہ یا محمد کنزِ خفیٰ و اخفا	اُردو	۱۱
۶	علوم و سوسہ پر دھکر کہیں شیطان نہ بن جانا	اُردو	۱۲
۷	مرحبا صلّ علیٰ چمکا ستارا نور کا	اُردو	۱۳
۸	بجہ اللہ قرآن میں خدا کو نور جان پایا	اُردو	۱۶
۹	عدم جس کو دل میں چھپاتا رہا	اُردو	۱۸
۱۰	اگر اللہ خود چھپ کر نہ آتا	اُردو	۲۳
۱۱	صلّ علیٰ ہے پرچم تبلیغ پر ضیا کا	اُردو	۲۵
۱۲	سادھو سنت سہمی سراہیں اوم بموجب جانا	ہندی	۲۸

۳۱	ہندی	احمد سے احمد نور محمد برہم روپ پہچانا	۱۳
۳۲	ہندی	نبی محمد برہم اوتارا	۱۴
۴۲	ہندی	گیانی متروتنی بتاؤ کیسے بہیو جگت میں آنا	۱۵
۴۴	اُردو	واللہ آپ ہی نے قرآن سنا کے مارا	۱۶
۴۶	اُردو	دل نے اپنے خدا کو دیکھ لیا	۱۷
۴۷	اُردو	اللہ لا الہ عالم میں چھپکے آیا	۱۸
۴۸	اُردو	دلوں میں جو پردہ پڑا ہی رہیگا	۱۹
۵۰	اُردو	کوئی بوجھے دریا میں قطرہ ہے کیا	۲۰
۵۲	اُردو	عدم کو فنا میں خدا گرنہ لاتا	۲۱
۵۵	اُردو	پہلی منزل ہے دنیا میں آجانا	۲۲
۵۸	اُردو	جُبہ و دستار و تسبیح میں رہے مخمور خواب	۲۳
۶۰	اُردو	توحید کے ثبوت میں روشن ہے آفتاب	۲۴
۶۲	اُردو	زِ اِخْفِیْ خَفِیْ مَظْہَرِ سِرِّ وَحَدِثِ	۲۵
۶۳	اُردو	خدائے برتر کا حکم مانو کرو نبی سے پریت	۲۶
۶۴	اُردو	اے رب بَرِّ ذُو جِ پَاکِ دَرُودِ سَلَامِ بَیْحِ	۲۷

۶۹	اُردو	بقائے خدا ہے قیامِ محمدؐ	۲۸
۷۰	اُردو	زندگی ملتی نہیں دنیا میں مرجانے کے بعد	۲۹
۷۱	اُردو	جلال و جمال و کمالِ محمدؐ	۳۰
۷۲	اُردو	دو عالم میں شمسِ اضحیٰ ہے محمدؐ	۳۱
۷۳	اُردو	جینا مرنا روز و شب ہے اُس قیامت کی خبر	۳۲
۷۵	ہندی	آدم آئے موسیٰ آئے برہم جوت اوتار	۳۳
۷۶	ہندی	برہم روپ اوتار محمدؐ اعم نموسرکار	۳۴
۷۷	اُردو	حبیبِ خدا نور اللہ اکبر	۳۵
۷۹	اُردو	بند کر مونہہ کو تو اپنے اے خبیث نابکار	۳۶
۸۲	اُردو	دو عالم میں ہے ایک اللہ اکبر	۳۷
۸۵	اُردو	احد کے عین دل میں میم احمد مصطفیٰ ہو کر	۳۸
۸۶	اُردو	بحمد اللہ اِلا اللہ محبوبِ خدا ہو کر	۳۹
۸۷	فارسی	اے خداوندِ جہاں اے مظہرِ نعم الوکیل	۴۰
۹۰	ہندی	گھونگھٹ کے پٹ کھول دہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول	۴۱
۹۳	اُردو	چلا نور خدا منزل بہ منزل	۴۲
۹۵	فارسی	نمی دلم چوں بود شب جائے کہ من بودم	۴۳
۹۷	اُردو	نیند جھوٹی موت ہے روزانہ جو سوتے ہیں ہم	۴۴

۹۸	اُردو	بے خودی میں اگر اے یا رخدایا نہیں	۴۵
۱۰۵	اُردو	للحمد زہے ہمتِ مردانہ جگر میں	۴۶
۱۰۷	اُردو	ہے مد نظر کیا تجھے اے یا سفر میں	۴۷
۱۱۴	اُردو	خبر لو دوستو شیطان نہ گھس جائے کہیں دل میں	۴۸
۱۱۶	فارسی	سرِ اخفی و خفی با مرد وزن	۴۹
۱۱۸	اُردو	دوستو آواد ہر اللہ کی باتیں کریں	۵۰
۱۲۱	اُردو	مرحبا صل علی اشمس الضحیٰ کی یاد میں	۵۱
۱۲۳	اُردو	مبارک ہے وہی محفل خدا کا ہو کلام اُس میں	۵۲
۱۲۶	اُردو	مسلمانوں کے دل سے اے خدا خطرے نکل جائیں	۵۳
۱۳۱	اُردو	اے خدا الحمد رب العالمین	۵۴
۱۴۰	اُردو	ہوش میں آ جاؤ جاگو غافلواہل ز میں	۵۵
۱۴۲	اُردو	مسلمان ہیں جو کلمہ گو وہ دنیا دار ہوتے ہیں	۵۶
۱۴۶	اُردو	شر کو مہلت بخشدی خالق نے تا یوم الیقین	۵۷
۱۴۷	اُردو	جس پردہ نشین کا ہے سزا پامرے دل میں	۵۸
۱۴۹	اُردو	بحمد اللہ ہم اللہ کو اللہ کہتے ہیں	۵۹
۱۵۲	اُردو	شرافت کون سی شے ہے شرافت کس کو کہتے ہیں	۶۰
۱۵۳	اُردو	جو عاقل ہیں عالم میں نیکی کمالیں	۶۱

۱۵۴	اُردو	دنیا میں خود جو آ کر کلمہ پڑھا رہے ہیں	۶۲
۱۵۵	اُردو	کلمہ توحید ہے واللہ جانِ مرسلان	۶۳
۱۵۶	اُردو	بجہ اللہ آدم کو صفی اللہ کہتے ہیں	۶۴
۱۵۸	اُردو	ہمارے جسم و جان و دل کو عبد اللہ کہتے ہیں	۶۵
۱۵۹	اُردو	جو علمائے ظاہر ہیں ڈھلے یقین	۶۶
۱۶۱	اُردو	اندھیری رات کو غفلت میں غیر اللہ کہتے ہیں	۶۷
۱۶۳	اُردو	جو نادان ہیں سمجھتے ہی نہیں اہل شریعت کو	۶۸
۱۶۴	اُردو	خدا کو ایک ہی مانو قسم لیلو یقین جانو	۶۹
۱۶۵	اُردو	بندہ حق کیا فکر ہے تجھ کو	۷۰
۱۶۸	اُردو	بشر کے جان و دل کو بالیقین خیر البشر جانو	۷۱
۱۶۹	اُردو	فنا کی بستی ہے اپنی ہستی عدم سے لائے ہیں جان و تن کو	۷۲
۱۷۱	اُردو	مرے تم نہیں ہو جلائے گئے ہو	۷۳
۱۷۴	اُردو	سارا عالم ہے خدا کا ابتدائی آئینہ	۷۴
۱۷۵	اُردو	لِلّٰہِ الْحَمْدُ اے سبحان اللہ	۷۵
۱۷۷	اُردو	لِلّٰہِ الْحَمْدُ یا رسول اللہ	۷۶
۱۸۰	اُردو	و فورِ محبتِ خوشی کا زمانہ	۷۷
۱۸۳	اُردو	اللہ اکبر کتنا سہانا	۷۸



۱۸۶	اُردو	خلاقِ دو جہاں کا ہے ایک ہی سفینہ	۷۹
۱۸۷	اُردو	وحدہ لا الہ الا اللہ	۸۰
۱۸۹	اُردو	لا الہ اور الا کا بنا کر آئینہ	۸۱
۱۹۰	اُردو	لا الہ غیر ک ہے خود نمائی آئینہ	۸۲
۱۹۲	فارسی	سگ درگاہ جیلان شوچو خواہی قرب ربانی	۸۳
۱۹۳	اُردو	نفس بیمار کی افسوس خبر لی نہ گئی	۸۴
۱۹۴	اُردو	خدائے باطن خدائے ظاہر رسولِ برحق ہے پاک ہستی	۸۵
۱۹۵	اُردو	دودھ ہے اللہ اکبر بندہ مسکین دہی	۸۶
۱۹۷	اُردو	ذاتِ حق الیقین ہے ہا ہوتی	۸۷
۱۹۸	اُردو	مسلمانوں ذرا سوچو کرو باتیں شرافت کی	۸۸
۲۰۴	اُردو	شریعت سے ادب سیکھو طریقت سے حیا داری	۸۹
۲۰۶	اُردو	شرافت کی اولوالعزمی و رفعت چھپ نہیں سکتی	۹۰
۲۰۸	اُردو	مسلمانوں سنبھل جاؤ بڑی تم نے حماقت کی	۹۱
۲۱۰	اُردو	اگر دل میں نجاست ہے بخالت جا نہیں سکتی	۹۲
۲۱۱	اُردو	نورِ نبی سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی	۹۳
۲۱۵	اُردو	رام کی تفسیر میں ہے رسول اللہ کی	۹۴
۲۱۷	اُردو	نیا ونہ کینو کیس ٹھکرائی	۹۵

۲۲۱	اُردو	اہلِ باطل ہیں صاف دجالی	۹۶
۲۲۲	ہندی	سید ہی گیل نہ کوئی پائی	۹۷
۲۲۳	اُردو	سنہل گرام چلو سب بھائی	۹۸
۲۲۶	اُردو	آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی	۹۹
۲۲۹	اُردو	نبی کے ہجر و غم میں سوز دل ہے زندگی اپنی	۱۰۰
۲۳۱	اُردو	قسمت بدل گئی جو شرافت نہیں رہی	۱۰۱
۲۳۲	اُردو	لا جوابی کا ہے جواب وہی	۱۰۲
۲۳۳	اُردو	واللہ و عالم میں رفعت ہے محمد کی	۱۰۳
۲۳۵	اُردو	اللہ اللہ تری شان رسولِ عربی	۱۰۴
۲۳۶	اُردو	ہے جینا و مرنا محض اک پہیلی	۱۰۵
۲۳۷	اُردو	واللہ چیتاں ہے مولے تیری خدائی	۱۰۶
۲۳۹	اُردو	لِللّٰہِ الْحَمْدُ اَحْمَدُ عَرَبِي	۱۰۷
۲۴۲	اُردو	خدا کا اسمِ اعظم یا نبی اللہ اکبر ہے	۱۰۸
۲۴۳	اُردو	ذات ربِّ العالمین با خود فنا فی اللہ ہے	۱۰۹
۲۴۵	اُردو	ذوالجلالی شان میں نور خدا اسلام ہے	۱۱۰
۲۴۶	اُردو	وہیں جلوہ ہے مرشد کا جہاں اللہ اکبر ہے	۱۱۱
۲۴۹	اُردو	خدا جس سے ناخوش ہے وہ گندگی ہے	۱۱۲

۲۵۰	اُردو	مجھ میں تو جو چیز ہے واللہ وہ اک چیز ہے	۱۱۳
۲۵۲	اُردو	عالم ہستی کا جو اک راز ہے	۱۱۴
۲۵۳	اُردو	عالمِ فانی میں یا رو چشمِ بینا چاہئے	۱۱۵
۲۵۴	اُردو	رب العزت کی جہاں میں کیا نرالی شان ہے	۱۱۶
۲۵۷	اُردو	بحمد اللہ کیا اعجاز نورِ باکمالی ہے	۱۱۷
۲۵۸	اُردو	یہاں سب آئے ہیں مرنے کو جب مرنا ضروری ہے	۱۱۸
۲۶۰	اُردو	بحمد اللہ عالم میں جو ختم الانبیاء ٹھہرے	۱۱۹
۲۶۳	اُردو	سلام اُس پر خدائے پاک کا جو نور اطہر ہے	۱۲۰
۲۶۵	اُردو	جسے کہتے ہیں دینداری فقط دل کی طہارت ہے	۱۲۱
۲۶۷	اُردو	اے رب تو ہے کریم کرامت کے سامنے	۱۲۲
۲۶۹	اُردو	شجرہ شریفِ نسبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۳

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”تحذیرِ نعمت“

جو دنیا اور مافیہا سے دل کو موڑ لیتے ہیں  
خودی کو نفسِ امارہ سے حق پر توڑ لیتے ہیں  
وہی اللہ والے اہل جنت ہیں حقیقت میں  
خدا کی راہ میں رشتے نبی سے جوڑ لیتے ہیں

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّاصَوْ بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَّاصَوْ بِالصَّبْرِ ۝ (قسم ہے  
زمانے کی) جس میں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے) بیشک آدمی ضرور نقصان میں  
ہے (بوجہ تضحیح عمر کے) مگر سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے  
اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی یعنی ایمان  
اور عمل صالح کی پابندی کی فہمائش کرتے رہے اور تکلیف برداشت کرتے رہے  
دین کی راہ میں)۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَ

مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

حضور نبی اکرم ﷺ سے مسلک نبوی اور اسی طرح مسلک اہل ایمان کا اعلان و اظہار فرمایا یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مومن بہر حال اور بہر شان اللہ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا کے خلعت سے مستفید فرمایا گیا ہے اور اسی خاص شرف کے باعث ہی اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے اور اس کے رسول کے پسند کردہ قاعدہ اور ضابطہ کے ماتحت ہے۔ اس دنیا سے جانے اور اسکے بعد کے مراحل ناواقفیت کے سبب صحیح طرز عمل نہیں اختیار کرتے جو اللہ کے رسول ﷺ اور اس کے برگزیدہ بندوں کا طرز عمل رہا ہے۔

ہمارے پیرومرشد واقف اسرار کاملی مخزن معرفت محبوبی محوق بالذات ید اللہی رہبر مجذوب و سالکین مولائی و ملجائی اعلیٰ حضرت صدر العالم فقیر سید محمد ریاض احمد حسینیؒ میاں صاحب قبلہ حنفی نقشبندی مجددی النجفی ایک بزرگ اور سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ کے آباؤ اجداد عرب شریف سے بغرض تعلیمات دینی اور تبلیغ اسلام ہجرت کر کے بخارا، مشہد، سمرقند ہوتے ہوئے ملتان پہنچے اور ملتان میں تعلیمات دیتے ہوئے اپنے قافلہ کے لوگوں کو مختلف مقامات پر منتقل کرتے رہے کچھ کوڑا، کڑا، کرہ، مکن پور، اجھوا، ایرایاں، دمگرہ، بارہ بنکی، پھولپور، رسولپور، گوتی وغیرہ منتقل ہوئے اور پیرومرشد کے مورث اعلیٰ جناب سید

شاہ ہیبت اللہ حسینی گونتی کے آبادی سے کافی دور ایک ٹیلہ پر مع اپنے اہل و عیال کے قیام پذیر ہوئے اور اسی مناسبت سے اس مقام کا نام ہیبت پور گونتی پڑ گیا آپ کے خاندان میں کافی جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں ایک بزرگ جن کا نام سید شاہ محمد سلیمان ہے جن کا لقب کفر شکن تھا۔ آپ کے لئے کہا گیا ہے کہ آپ جنگ کرتے ہوئے جس مقام تک پہنچے اس مقام تک کفر کا خاتمہ ہو گیا آپ ہی کے خاندان کے ایک بزرگ سید ابوالخیر محمد فرید الدین مشہدی نے آکر کڑے میں قیام کیا ان ہی دونوں خاندانوں میں شادیاں ہوتی رہیں۔

آپ کی جائے پیدائش بنارس ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں آپ کے والد بزرگوار سید محمد فیاض احمد بنارس گئے اور وہیں ایک ہاسپٹل میں سب اسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر فائز ہو گئے اور اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھا وہیں ۱۸۸۹ء میں محلہ مدن پورہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بنارس میں ہوئی بعد وہ اپنے ماموں جو بعد میں خسر بھی ہو گئے ان کے پاس بیانا میں تعلیم حاصل کی آپ کے ماموں بیانا میں شہر کو تو ال تھے آپ نے اپنی دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ریلوے میں اسٹیشن ماسٹر کے عہدہ پر فائز ہو گئے چونکہ دینی تعلیم اور گھر کا ماحول بزرگانہ تھا اور ساتھ ہی ساتھ سینہ بہ سینہ تعلیم ملتی ہی رہتی تھی وہ رنگ لائی اور آپ کا رجحان حمد، نعت، منقبت، معارف،

تصوف کی طرف ہو گیا اور اشعار کی شکل میں گوہر نایاب ہم لوگوں کے سامنے آیا۔ ایک وقت ایسا آیا جب کہ آپ فتحپور کے روشن ضمیر صوفی منش سید شاہ نجم الدین صاحب کے خدمت بابرکت میں حاضری دی انہوں نے دُرّ انمول کو ایک ہی نظر میں پہچان لیا اور سینہ سے لپٹا کر روحانی تصرفات سے معمور کر دیا اور ایسا مخمور کیا جسکی مثال آپ کے ہم معصروں میں نہیں پائی جاتی۔ کہاں تو نجم الدین شاہ صاحبؒ کسی سے ملتے نہ تھے اور کہاں یہ حال ہو گیا کہ وہ آپ کو دیکھنے کے لئے بے چین رہتے تھے اور آخر کار محبت کا جذبہ اس حد تک پہنچا کہ آپ کو تمام مدارج طے کرادیئے اور آپ کو صدر العالم کے عہدہ سے سرفراز فرمایا اللہ الصمدی صدر العالم کا درجہ دُنیا میں صرف ایک ہی فرد ہوتا ہے اور وہ مقام آپ کے پیر مرشد نے مرحمت فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو اپنا قائم مقام و خلیفہ اکبر منتخب کیا۔

آپ کی حیات کا ایک لمحہ بھی ایسا نہ تھا جو عبادت، ریاضت، رُشد و ہدایت، تصنیف و تالیف، نصائح، پند و عبرت، آئینہ عبرت نسواں میں صرف نہ ہوتا۔

آپ نے اپنی زندگی اللہ و رسول اور اپنے پیر کے فکر میں منہمک ہو کر عبادت الہیہ میں وقف کر دی یہاں تک کہ اپنی جائداد جو کڑا اور ہیبت پور میں تھی



اس تک کو نہ دیکھا دیگر لوگ اس سے افادہ حاصل کرتے رہے اور کرتے رہیں گے آپ سادہ لوح مزاج اور بہت کم سخن تھے زبان مبارک کھلتی تو وہ اپنے پیر کی توصیف میں ہی کھلتی زندگی کے مجاہدہ ظاہری و باطنی بہت کئے ۱۲ برس تک روزہ صرف ایک پیالی چائے کے افطار پر رکھا جس کے باعث آپ کی اہلیہ بہت پریشان تھیں جس کی عرضداشت آپ کے پیر جو ان کے بھی پیر تھے کی۔ اس وقت آپ کو اپنے پاس روک لیا اور تھوڑی تھوڑی غذا اپنے ہی ہاتھوں سے کھلاتے رہے یہی طریقہ آپ نے اپنے مریدین اور بچوں کے ساتھ رکھا اگر آپ کے کھانے کے وقت کوئی بھی آجاتا تو اس کو اپنے ہی ہاتھوں سے کھلاتے اور اسی ہاتھوں سے خود بھی کھاتے سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے جس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے **اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** ۵

آپ کی شادیاں یکے بعد دیگرے تین ہوئیں دو اہلیہ سے اولادیں ہوئیں پہلی اور تیسری بیوی حقیقی بہنیں تھیں۔ اب آپ کی اولاد پاک پانچ ہیں جن میں تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ سید سعید احمد، سیدہ بنی فاطمہ، سید صدیق احمد، سیدہ ریاض النساء، سید امین احمد عرف قاسم ریاض۔ یہ پانچوں اولادیں پاک اور دونوں داماد سلسلہ میں داخل ہو کر فیوض و برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔



آپ نے اپنے منجھلے صاحبزادے جناب ڈاکٹر سید صدیق احمد حسینی کو  
 ۱۹۴۸ء میں خلافت دے کر بحیثیت خلیفہ اکبر فائز کیا اور اپنے بڑے داماد جناب  
 سید افتخار حسین صاحب کو جن کو آپ نے اپنے اولادوں پر بھی ترجیح دی ان کو بھی  
 دستار فضیلت سے مزین کیا۔ بڑے صاحبزادے بھی بہت عبادت گزار اور فقیر  
 منشا آدمی ہیں ان کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حج کے فریضہ سے سبکدوش کیا اور  
 سبھی اولادیں اپنے پیرومرشد کے بتائے ہوئے اصول اور ارشادات پر گامزن  
 ہیں۔

آپ کے مریدین کی تعداد بے شمار ہیں جن میں کثیر تعداد اتر پردیش،  
 مدھ پردیش، پاکستان خاص کر جبلپور میں ہیں۔ یہ تمامی لوگ بھی اپنے پیر کے  
 بتائے ہوئے اصول اور طریقہ پر عمل پیرا ہیں۔

آپ کی حضوری جن خوش نصیبوں کو حاصل ہے ان کا کیا کہنا وہ تو حضور  
 میاں صاحب قبلہ کے فیوض و برکات لامتناہی سے مستمتع ہوتے ہی رہتے ہیں  
 لیکن ان لوگوں کو بھی فیضان و برکات سے محروم نہیں ہونے دیا جاتا جو آپ سے یا  
 آپ کے کسی مرید سے عقیدت و محبت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے تصدق  
 اور بزرگان دین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و جملہ سلاسل کے طفیل میں تمامی بھائیوں کو

## قصیدہ

بجہ اللہ کیا رتبہ ہے نجم الدین احمد کا  
کہ چرچا عرش پر رہتا ہے نجم الدین احمد کا

رسالت کے صدف میں گوہر مقصود عرفان سے  
بقا باللہ کا درجہ ہے نجم الدین احمد کا

زمین و آسمان و عرش و کرسی اور خلوت میں  
مجلیٰ حسن سر تا پا ہے نجم الدین احمد کا

رسول اللہ کے جلوے میں حق اللہ کی شانیں  
ظہورِ حسن بے سایہ ہے نجم الدین احمد کا

ربخ روشن میں بے پردہ جمالِ مصطفائی ہے  
خدا چھپ کر نظر آتا ہے نجم الدین احمد کا

زہے طرزِ خرامانی ملک چو میں قدم جس کے  
ضیا پاشی میں اک شہرا ہے نجم الدین احمد کا

بہاء الدین احمدؒ میں جلال الدین احمدؒ میں  
دُرِ انمول پوشیدہ ہے نجم الدینؒ احمدؒ کا

مقدر اوج پر کیوں کر نہ ہو نوری و نصیری کا  
منور ہو بہو نقشہ ہے نجم الدینؒ احمدؒ کا

ستارے ہیں یہ چاروں جلوہ گر آغوش رحمت میں  
مرقع نور ہر غنچہ ہے نجم الدینؒ احمدؒ کا

نوابی شان رکھتی ہے رفیق اللہ کی شاہی  
دُرِ بخشش کھلا رہتا ہے نجم الدینؒ احمدؒ کا

گلوں سے عندلیبوں کو محبت کیوں نہ ہو نجمیؒ  
دُورِ عشق میں جلوہ ہے نجم الدینؒ احمدؒ کا

ریاضِ خلد کے سیراب کرنے کو ریاضِ احمدؒ  
ترا ہر شعراک دریا ہے نجم الدینؒ احمدؒ کا

# تصوف

احدیت کے لئے لازم تھا ہو مظہر پیدا  
صورتِ خلق میں ہو خالقِ اکبر پیدا

لام الف پر جو الف لام کا نقشہ کھینچا  
لِلّٰہِ الْحَمْدُ ہوا نورِ مظفر پیدا

نور ایماں ہے وہی نور مقدر ہے وہی  
گلِ نبیوں میں ہوا جانِ پیمبر پیدا

راز باطن ہے جو امیٰ لقبی روحِ رواں  
حق تعالیٰ کا ہوا حُسنِ منور پیدا

ذروں سے کوہِ گراں قطروں سے لاکھوں دریا  
فہم و ادراک کا ہے دل میں سمندر پیدا

باغِ ہستی میں جو اک غنچہ بے مثل کھلا  
سارا عالم ہوا اُس گل سے معطر پیدا

اپنا عاشق ہوا معشوق بنام احمد  
میم کے پردہ میں ہے ایک گلِ تر پیدا

بے نشان ہو کے نشانِ حق نے بتایا سب کو  
جس قدر ہوتے رہے پیر و پیمبر پیدا

چاند و سورج کی شعاعوں سے پتہ صاف ملا  
جگمگاتے ہوئے تاروں میں ہے سرور پیدا

دور کرنے کے لئے شرک و نفی کو بخذا  
کردیا حق نے حقیقت کا یہ گوہر پیدا

توفیق نیک عطا فرمائے تاکہ اس کتاب سے کما حقہ مستفیض ہوں اور اپنی زندگی کو  
 میاں حضور کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

اللہ پاک ہم لوگوں کا خاتمہ بالخیر بزرگان دین کے عقائد پر کرے تاکہ  
 حشر کے دن بطفیل حضور نبی کریم ﷺ اپنے مرشد کامل محقق بلذات ید اللہ  
 جناب شاہ صدر العالم سید محمد ریاض احمد حسینی میاں صاحب نقشبندی مجددی انجمی  
 کے دامن رحمت کے سایہ میں الطاف خداوندی سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم  
 آمین۔ ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک ان لوگوں کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جن کی  
 کاوشوں کے باعث یہ جواہر پارے ہمارے اور آپ کے سامنے آئے۔ اللہ پاک  
 تمامی مریدین، معتقدین کو تمامی مراحل دینی و دنیاوی جلد سے جلد طے کرائے تاکہ  
 کہ اپنے پیرومرشد کے روبرو سرخروئی نصیب ہو۔ آمین اور اس فقیر کو بھی دعائے  
 خیر میں یاد کرتے رہئے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝

فقیر سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض عفی عنہ

خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

۱۴۶ ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا ۲۱۲۶۰۱

فون نمبر ۲۲۵۲۰۵ - ۰۵۱۸۰ - ۰۰۹۱

## نعتیہ قصیدہ

لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ اک بندۂ شیدا نکلا  
 ہند سے سوئے عرب جانے کو تنہا نکلا  
 پاپیادہ ترے کوچہ میں قدم رکھا ہے  
 دل میں لے کر یہ ترا عشق و تمنا نکلا  
 چوٹ کھا کر غمِ فرقت میں یہ مجنوں تیرا  
 جستجو میں ترے اب جانب بطحا نکلا  
 معرفت کا جسے اک ذرہ بھی رحمت سے ملا  
 تیرے گلیوں میں مدینہ کے وہ پھرتا نکلا  
 ہجر احمدؑ میں کوئی جان و جگر کو کھو کر  
 اشک آنکھوں سے بہاتا سوئے طیبہ نکلا  
 عشق کے تیرے زخمی کیا جس کے دل کو  
 در بدر ٹھوکریں کھاتا ہوا روتا نکلا  
 شکر صد شکر تو ہی نور مجسم ہو کر  
 کنت کنزاً سے چلا جانب بطحا نکلا

مصحف رخ سے عیاں سورۃ وانجم ہوئی  
 فضل و رحمت کے ستاروں میں تو یکتا نکلا  
 سارے اوصاف جلالی و جمالی لے کر  
 مظہر ذات احد نور مجلیٰ نکلا  
 تو وہ گل ہے کہ نہیں مثل ترا گلشن میں  
 باغبان خود ہی ترے حسن کا شیدا نکلا  
 امی و ختم رسل ہو کے رسول عربی  
 عبد کی شان میں واللہ تو یکتا نکلا  
 پردہ غیروں سے کیا آ کے نبیوں میں چھپا  
 حسن انسان میں ترے نور کا جلوہ نکلا  
 حق تعالیٰ کا تو ہی مظہر مقصود بنا  
 م کے پردہ میں مرسل ہوا مولیٰ نکلا  
 جس نے جانا بھی تجھے وہ رہے خاموش وہیں  
 تیرے ہر رمز کو غیروں سے چھپاتا نکلا



آنکھیں کس کام کی جس میں نہیں جلوہ تیرا  
 دل وہ مردہ ہے اگر تیرا نہ شیدا نکلا  
 زندگی موت سے ہوتی ہے میسر یارو  
 مر کے جینا ہی جوان مردوں کا شیوا نکلا  
 دم بخود ہو گیا ششدر رہا حیران ہو کر  
 تیرا ہماز شریعت میں لرزتا نکلا  
 کھال کھنچوائی کسی کی کوئی سولی پہ چڑھا  
 رازِ باطن کا زبان سے جو اشارا نکلا  
 شمس و منصور بھی لرزاں ہیں تری عظمت پر  
 قم باذنی و انا الحق کا جو نعرہ نکلا  
 ہم گنہگاروں کا واللہ نصیباً چمکا  
 گل رخوں میں جوں ہی وہ نور کا پتلا نکلا  
 مل گیا شانِ ولایت کہ ریاضِ نجمی  
 تیرے محبوب کے قدموں میں یہاں آنکلا

## تبلیغ

علوم و سوسہ پڑھ کر کہیں شیطان نہ بن جانا  
 بہت تقویٰ جتا کر تم بزرگوں سے نہ بڑھ جانا  
 بہ غفلت مان کر ابلیس کی گمراہ باتوں کو  
 گرفتارِ بلا ہو کر گناہوں میں نہ پہنسن جانا  
 غضب سے قہر سے اللہ کے بچنا اگر چاہو  
 خودی کے زعم میں آ کر نبیوں سے نہ ٹکرانا  
 بڑا مغرور تھا ابلیس اپنے علم و دانش پر  
 خلافت سے ہوا منکر نبیوں کو عدو جانا  
 خودی کبر و حسد نے کر دیا گمراہ شیطان کو  
 خباثتِ نفسِ موزی کی ہے حق پوشی پہ اترانا  
 خدا کے حکم پر ترجیح دی اپنی جہالت کو  
 رسولِ پاک کو مردود نے ہرگز نہ پہچانا  
 ریاضِ نجوم کی باتوں میں در پردہ نصیحت ہے  
 جو عاقل ہیں انہیں ہوتا نہیں آخر کو پچھتانا

## پیدائش

مرحبا صلِّ علی چمکا ستارا نور کا  
زندہ عالم ہو گیا نکلا جو تارا نور کا  
تھی ازل کو جستجو جس وحدۃ المقصود کی  
عرش اعظم پر اتر آیا ستارا نور کا  
اک وہی سبحان ہے الحمد للہ الصمد  
ہقہ بالذات ہے روشن ستارا نور کا  
پھر رُجوع بندوں کی جانب ہوتے ہی حق الیقین  
سارے عالم پر ہوا ظاہر ستارا نور کا  
حضرت آدم صقی اللہ کہلانے لگے  
ابتدائے افرینش ہے ستارا نور کا  
منتقل ہونے لگا اعلیٰ سے اسفل کی طرف  
تا ظہور حق تعالیٰ ہو ستارا نور کا  
نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ اور عیسیٰؑ تک چلا  
منتقل ہوتا رہا یوں ہے ستارا نور کا

رحمتہ ا للعالمین ہو کر وہ نورِ کبریا  
 مُطَلَبِ ہاشم میں پھر آیا وہ تارا نور کا  
 پھر وہ عبداللہ سے چل کر بسوئے آمنہؓ  
 عین رب آیا عرب میں بن کے تارا نور کا  
 ہے نبیوں میں فقط اللہ کا مظہر یہی  
 ہو شفیع المذنبین کیونکر نہ تارا نور کا  
 اوٹھ کھڑے ہو مومنو ظاہر ہوئے خیرالبشر  
 ہو کے ختم المرسلین آیا ستارا نور کا  
 اشرفِ انسان ہے وہ بے سایہ نورِ مصطفیٰ  
 اعلیٰ ارفع حق کا مظہر ہے یہ تارا نور کا  
 گوہر مقصود ہے وہ دَرِّ مکنونِ احد  
 کیا مُصَفًّا کیا مجلّٰی ہے ستارا نور کا  
 بختِ نختہ جاگ اٹھے بیدار قسمت ہو گئی  
 شور عالم میں ہوا چمکا ستارا نور کا

بس اسی اک نور سے عالم منور ہو گیا  
بدرِ کامل ہو کے جب نکلا ستارا نور کا  
حق کی وحدت ہے جو کثرت میں بشانِ احدیت  
خوب ظاہر کر دیا خالق نے تارا نور کا

جان و دل سے ہیں فدا جن و بشر حور و ملک  
خود خدا عاشق ہے جس پر ہے وہ تارا نور کا  
جب ہوئی معراج خلوت میں نہ تھا غیر از خدا  
مل گیا اللہ سے واللہ تارا نور کا

ساری دُنیا سے مقدر میں مدینہ ہے فُزوں  
قبلہ عالم بنا مکہ میں تارا نور کا  
ماہتابِ حُسنِ خوباں آفتابِ لم یزل  
ہے ریاضِ نجمِ دین کے دل میں تارا نور کا  
پڑھ سلامِ شوقِ دل سے اے ریاضِ خستہ جان  
آیا پیغمبرِ ترا بن کر ستارا نور کا

غیر ممکن ہے کوئی غیر ہو محبوب خدا  
مصطفیٰ ہے بخدا داور محشر پیدا

اشرف خلق حبیب شہ لولاک لَمَّا  
ہم گنہگاروں کی خاطر ہوا اختر پیدا

نور ہے ایک اسی نور سے نوری جامہ  
عبد و مرسل ہے شہنشاہ مقدر پیدا

اللہ اللہ عجب شان رسول اکرم  
سارے بندوں میں ہوا نور کا پیکر پیدا

لطف و احسان و کرم خلق و سخاوت میں ریاض  
با خدا ہو گیا اللہ کا دلبر پیدا

## تصوف

جو کچھ کیا خدا نے خود کو ہی سب دکھایا  
ہر چیز کو خدا نے حق کیلئے بنایا

اللہ ایک حق ہے بیشکل نور اطہر  
زندہ کیا اسی نے ہم سب کو وہ ہی لایا

صنعت گری ہے اُسکی عقل و حواس خمسہ  
جس نے نبیؐ کو دیکھا اُس نے خدا کو پایا

جانوں میں روح بن کر ہمیں وہی سما کر  
آنکھوں کے پتلیوں میں سردار بنکے آیا

پہ نور آئینوں میں ہے رحمتِ دو عالم  
مظہر بشکل نوری بندوں میں چھپکے آیا

اللہ پاک و برتر باحسُن ذوالجلالی  
ہر شے میں جلوہ گر ہے پردوں میں حق کے آیا

دو ہی قدم میں فوراً ملتا ہے رب العزت  
انوارِ امر منکم جس نے نبیؐ سے پایا

اپنی خودی بری ہے دنیا میں کبر و لالچ  
ہر شخص نے بہ غفلت دھوکا اسی سے کھایا

نجمِ السلامؐ ہو کر آخر ریاضِ احمدؐ  
واللہ اپنا بندہ حق نے تجھے بنایا



## تصوف

اللہ یا محمدؐ کنزِ خفی و اخفا  
ہا ہوتِ لا مکان میں لا ہوت ہے وہ یکتا

شان ربوبیت کو نور الوہیت سے  
ثابت کیا خدا نے رحمت کو لیلِ اسرا

اول وہی ہے آخر ظاہر وہی ہے باطن  
جبروت و ظلّ انھی ملکوت ہے مجلیّ

ناسوتِ امر منکم عبد و رسولِ برحق  
جاری کیا جہان میں قطروں سے لاکھوں دریا

دل میں ریاضِ احمدؐ ہے نور مصطفائی  
نجم السلامؐ ہو کر روشن ہے اوج خضرا

## تصوف

بجملہ اللہ قرآن میں خدا کو نور جان پایا  
ظہورِ سرمدی کو مظہرِ روح رواں پایا

وجودِ ذاتِ باری قدرتِ اعجاز و حکمت ہے  
جمالِ احمدیٰ کو رونقِ کون و مکان پایا

بہارِ گلشنِ ہستی میں خوشبو ہونے کے پھولوں میں  
نگارِ حسن و خوبی کو شعورِ انس و جان پایا

ہے بینائی جو آنکھوں میں یہ گویائی زبانوں میں  
خیال و فہم و گوش و ہوش میں رب کا نشان پایا

تجہی کو اے خدائے پاک و یکتا رحمتِ عالم  
نہاں پایا عیاں پایا یہاں پایا وہاں پایا

رسالت کو نبوت کو ولایت کو امامت کو  
شریعت کو عیاں دیکھا حقیقت کو نہاں پایا

عبادت میں ریاضت میں اطاعت میں شرافت میں  
امانت کو ذہانت میں مکین لامکاں پایا

صداقت میں حبیہ کبریا کے نورِ اطہر کو  
دل و جان و جگر پایا زباں پائی بیاں پایا

خدا کا نور ہی ادراک و دانائی کا مخزن ہے  
ریاضِ ناتواں تو نے یہ سب گوہر کہاں پایا

## پیدائش

عدم جس کو دل میں چھپاتا رہا  
وہی کنزِ مخفی کہاتا رہا

جو اثبات کا دُرِّ مکنون بنا  
نفی کی وہ ظلمت مٹاتا رہا

فنا میں بقا کا جو نقشہ کھنچا  
تو پردوں میں نبیوں کے آتا رہا

وہ سرِّ حقیقت ہے واللہ ایک  
جہاں میں جو امی کہاتا رہا

پس پردہٴ حمد جلوہ دیا  
خدا کو خودی میں چھپاتا رہا

بہ اظہارِ حق اَلیقین عین رب  
اَحَدِ نوری وحدت دکھاتا رہا

سرِ عرش سے تا بہ فرشِ زمیں  
دو عالم کو خوشبو سنگھاتا رہا

بہار آئی پھولوں سے دنیا بسی  
ریاضِ چمن گل کھلاتا رہا

یہی ہے وہ نورِ خدا ذوالکرم  
جو بے میم احمدؑ گھاتا رہا

وہی دُرِ مکنونِ توحید ہے  
جو وحدت کو کثرت میں لاتا رہا

نبوت کے جامہ میں مرسل ہوا  
معارف کے گوہر لٹاتا رہا

اتر آیا آدمؑ میں وہ نورِ حق  
خلافت کی شانیں دکھاتا رہا

خلیلؑ و ذبحؑ و کلیمؑ و مسیحؑ  
رسولوں میں چھپ چھپے آتا رہا

مناف اور ہاشم سے تا مطلب  
یونہی منتقل نور ہوتا رہا

چلا عبد اللہ سے وہ گمراہ  
سوئے آمنہؑ جگمگاتا رہا

بالآخر عرب میں وہ نورِ احد  
خبر حق کے آنے کی دیتا رہا

ہوئے نو مہینے برحمت تمام

تو ہاتھ یہ مٹردہ سناتا رہا

ہیں آتے شہنشاہِ جن و بشر  
وہ محبوب جو حق کو بہاتا رہا

مبارک سلامت کی نوبت بھی  
کہ ظلمت کا اب دور جاتا رہا

علیٰ صبحِ اولِ ربیعِ بارہویں  
تولد کا نغمہ سناتا رہا

اٹھو مومنو وقتِ تعظیم ہے  
کہ غفلت کا اب خواب جاتا رہا

یہی ہے بلا شبہ جانِ جہاں  
جو بندوں کو قرآن سکھاتا رہا

شریعت کے پردہ میں اللہ کو  
دکھاتا رہا کچھ چھپاتا رہا

بجٹا کر سب اوصافِ حسنِ ازل

وہ ناری کو نوری بناتا رہا

رسالت کی تکمیل جس دم ہوئی

اذا نہیں وہ ہر سو دلاتا رہا

ریاض النبیؐ کا یہ شجر الیقین

حضورؐ میں سر کو جھکاتا رہا

سلامی پڑھو اُس کی اے مومنو

خدا جس کی تعظیم کرتا رہا

ادب سے درِ مصطفیٰؐ پر ریاضِ

سدا ربِ سلم سناتا رہا

فجاءِ محمدؐ بشیراً نذیراً

فصلو علیہؐ کثیراً کثیراً



## تصوف

اگر اللہ خود چھپ کر نہ آتا  
رسالتِ مصطفیٰ کی کون لاتا

خدا کی ذات رب العالمین ہے  
حییٰ کبریا حق الیقین ہے

پتہ کی بات قرآن میں بتا کر  
خدا کو کر دیا ظاہر چھپا کر

خدا کا راز مخفی جان و دل ہے  
کہ پردہ میں خدائے آب و گل ہے

دلیل اُس کے خدائی کی خدا سے  
نہ پوچھو بلکہ دیکھو مصطفیٰ سے

جو محرم ہیں چھپاتے ہیں خدا کو  
کہ لازم کر دیا حق نے حیا کو

اندھیرا پن ہے ظلمت کی نشانی  
اوجالا ہے بقائے زندگانی

نہ ہو سورج تو نکلے دھوپ کیونکر  
قمر بھی ابر میں رہ جائے چھپ کر

نفی ہر شے کی بعد از ترک مولیٰ  
وصالِ احمدیٰ ہے سب سے اولیٰ

جو نا محرم ہیں کیا جانیں نبیؐ کو  
علیؑ کو با خدا حق کے ولیؑ کو

ریاضؒ اللہ اکبر جو احد ہے  
وہی کثرت میں اللہ الصمد ہے

## نعت پرچمی

صلیٰ علیٰ ہے پرچم تبلیغ پر ضیا کا  
روشن ہے نور جس میں والشمس والضحیٰ کا

اسلام کا ہے جھنڈا سب سے بلند و بالا  
رتبہ میں سب سے اعلیٰ ہے نام مصطفیٰ کا

یوم النبی کی خوشیاں ہم سب منا رہے ہیں  
واللہ کیا کرم ہے محبوب کبریا کا

میلادِ مصطفیٰ کی وہ دھوم مچ رہی ہے  
چرچا ہے دو جہاں میں سردارِ انبیا کا

معراج میں خدا کو جی بھر کے خوب دیکھا  
سرمہ لگا کے حق نے مازاغ و ماٹغیٰ کا

دنیا ہے چند روزہ غفلت میں کیوں پڑے ہو  
یارو چلو اٹھاؤ پرچم شہِ دنیٰ کا

پُر جوش ابرِ رحمت گھنگھور گہر کے بادل  
جہم جہم کے خوب برسے جھونکا بھی ہو ہوا کا

پھر فضل کی گھٹائیں پُر نور ہو کے آئیں  
ہر بوند موتیوں میں اک دُر ہو بے بہا کا

نعروں سے نامِ حق کے دشت و جبل ہلا دو  
پڑ جائے ہر شقی کے دل میں دہلِ خدا کا

اڑ جائیں دھجیاں سب باطل کے ظلمتوں کی  
اللہ کی ازاں میں ہے نامِ مُقتدا کا

عالم میں گونج اٹھے تکبیر قل ھو اللہ  
نعرے لگا کے ہر سو رُخ پھیر دو ہوا کا

ہو جائیں ٹکڑے ٹکڑے پھٹ کر جگر کلیجے  
ابلیس بے حیا کے منکر ہے جو خدا کا

ہیں جو بخواب غفلت اُن سب کو اب جگا دو  
قرآن فقط سنا دو ہے حکم پیشوا کا

دل کی مراد سب کو مل جائے یا الہی  
محروم رہ نہ جائے بندہ کوئی خدا کا

اے رب ریاض پر بھی ہو جائے فضل و رحمت  
سب میل کے مانگ لو اب یہ وقت ہے دعا کا

## تبلیغ

سادھو سنت سہی سراہیں اوم بمو جب جانا  
ست مت یوگی کلمہ پڑھ کے بہتے جگت کے رانا

والمیک اور نانک بابا تلسی داس کبیر  
پم پم سر نام محمد ایشور روپ پہچانا

گکڑی بات بنانے والا اُلجھی کو سلجھانے والا  
سیدھی راہ بتانے والا الا اللہ کا بانا

تاننا بانا کہاں سے جانا نفی بہیو اثبات  
مکہ چھوڑ مدینہ جا کے کھول دیوئے خانہ

کیسن ہے وہ عدم کا دانہ بنول بیچ کپاس  
دھنکی اوٹی روئی جا سے سوت بنا پھر تانا

سوت پُرانا دیو کا بانا کام گرود مد لو بہہ  
نر کہہ کنڈ کی گیل سکھاوے ٹھوت پریت بن جانا

دنیا ہے مُردار مسافر رہیو بہت ہُشیار  
چور ٹھگوں کے بستی میں تم سوئے کہیں مت جانا

ڈاکہ والے دیو بہوانی شیطان کے سب دُوت  
گھات میں ہیں دن رات تمہارے راہ نہ کھوٹی جانا

بیہرہ جنگل کا نٹا کھوٹی پاپ کا دل دل ہے سنسار  
جنگل منگل کھیل تماشہ دیکھ نہ دھوکا کھانا

ڈھول مجیرہ گاجہ باجہ گل چھرے گل رنگ  
کام دیو کے بس میں لو بھی مور کہہ بنا دیوانہ

چاندی سونا بھول بہلیاں راج پاٹ کی چاہ  
دم میں دم کا نہیں ٹھکانا اکدم ہے مر جانا

غفلت میں اب بھول نہ جانا ڈگر یہی ہے سیدھ  
رام نام ہے نبی محمدؐ مرا مرا سرہانا

تہہ کی بات پہلی جانو گپت شبد کے بیچ  
ایک دکھاوے ایک چھپاوے اکیں کے گھر جانا

اوم جاپ کا بھید بتایو ہم شبد کا یوگ  
برہم جوت کا تیج دکھا کے بنا دیوستانہ

نورِ نبیؐ کا کھوج ملا جب انتر دھیان ریاضؒ  
ہر دم رب کی دیت گواہی مولے کا پروانہ



## تبلیغ

احد سے احمدؑ نور محمدؑ برہم روپ پہچانا  
امی جامہ دُسمِ عمامہ دیا دھرم شاہانہ

دین نبیؑ کا کلمہ جانو مکتی کا پروانہ  
پیتیم پیارا نبیؑ محمدؑ ہر دے بیچ سُبحانہ

کلمہ پڑھ کے الا اللہ کا چلو بسو بیکنہ  
نبیؑ محمدؑ صل اللہ ہے برہم جوت رحمانا

سب سے پہلے سب سے پیچھے عالم کا سردار  
رحم و کرم کا تاج پہنکر درس دیوِ مردانہ

اثر دکھن پُورب پچھم نیچے اوپر ایک  
بہتر باہر وہی اکیلا ہر ذرہ پیمانہ

آنا جانا جینا مرنا جنگ و صلح کے بیچ

دُکھ میں سکھ کا بھید چھپا ہے دھرم کرم کر جانا

مندر میں ہے اینٹھہ گارہ مسجد میں محراب  
نینن بیچ اکاس سماپو دانہ بہتر دانا

گارڈ ڈراپور انجن گاڑی ایشور کے سب کھیل  
ڈاک پینجر ٹکٹ کا بابو ریل مسافر خانہ

مائی کے سب راجہ رانی دھن دولت ہر چیز  
کھیل کھلونہ محل دو محلا کوٹ کچہری تھانہ

مات پتا سب لڑکے جوڑو یاروں کی بھرمار  
سنگی ہوئے نہ کوئی اُس دم جان لگے ویرانہ

گیان دھرم کی ریت انوکھی اور چھور کے بیچ  
ہردے بہتر گیان سماپو چھوٹ گیو بت خانہ

سو بیچ کرو اب پیارے سجنی کیسن ہے یادیس  
ایک دنا ہے سب کو آکر مائی میں مل جانا

چہیل چہیلی رنگ رنگیلی دوہن ہے مکار  
 پاپ کی بڑھیا ہے یہ دنیا سنگ نہ اس کے جانا  
 ملا پنڈت بات بناویں کریں جھگڑ دن رات  
 لڑتے بھڑتے آپس میں ہیں ایشور سے بیگانہ  
 آنکھیں دیکھی بات نہ مانیں لیکھا پر تکراریں  
 بڑے ابھاگی کینہ والے بھوت پریت کے نانا  
 پاون ماریں آپ کلہاری کرنی کا بھگتان  
 متر کو اپنے پیری جانیں پاپ کریں من مانا  
 گہری بات نہ جانے کوئی انتر دھیان کرے سب کوئی  
 عدم کی نگری سے ہم آئے بقا میں ہے پھر جانا  
 کیسا جینا کیسا مرنا سجن ہمارے ساتھ  
 تن میں من میں نبی محمدؐ جان بنے جانانہ  
 رشی منی سب ولیؑ میمبر درپن بیچ ریاضؑ  
 رب کا بندہ نبیؐ کا چاکر راجن میں سلطانا

# نعت

نبیؐ ایشور  
محمدؐ روپی  
برہم اپرم  
اوتارا پارا  
روپ منش کی لیہ گوسائیں  
جاپن رہو نہ چھ پرچھائیں

بن پگ آے دیو سکھ درشن  
مکھ بن بانی بول سواون

جگ مان دوسر روپ نہ آیو  
مکھ درپن مان کچھ نہ پایو

جوتی سرور پکٹ سرتاوا  
تھاہ نہ وا کی کوئی پاوا

گیان دھرم ست شبہ سکھاپو  
گرو مکھ سنن چار بتاپو

جگت کی رچھا کرن ہارا  
پاپ کی نیا کہیون ہارا

آد ڈوادش اچھر جاپا  
انت ڈوادش جاپ الاپا

دو او بارہ ایک نہ جاپے  
تاسے مکتی دور ہر اے

شدکا کینو جائین کوئی  
واکو گیان نہ کہیون ہوئی

من میں جا کے رہیں حضور  
مکتی ہوئے نہ کیوں بھرپور

وچن قرآنی آئے سنایو  
برہم جوت اوتار کہا یو

چرن اُن کے لیو بسیرا  
جنکا پڑو عرب میں ڈیرا

دھوم مچی ہے جگ میں جن کی  
اوپنی سب سے شان ہے اُن کی

ماتا اُن کی اُمّتی سُمّتی  
واہی دُوارے ہوئی مکتی

اصلی دین وہیں سے آ یو  
ست مت یوگ وچن سکھایو

چھوڑو جھگڑا جھوٹی ریت

الا اللہ سے کرو پریت

ایشور بھگتی سیدھی گیل

دُہو وئے سگری میل کچیل

سیدھی گیل چلو سب بھائی

بنا محمدؐ پار نہ ہوئی

صدیقؑ و عمرؑ عثمانؑ سردار

علیؑ ولیؑ سب وا کے یار

کشت ہرن کو آئے پیر

مولے علیؑ حسنؑ شہیرؑ

سو تھل بھوم سماں ست چاری

رب کی لیلہ سب سے نیاری

رب نے ہم کو منش بنایا

مائی میں سب کھیل دکھایا

آنکھ کان مونہہ ناک بنا کے  
گیانی جوت بسایو لا کے  
جگ میں وا کو کون نہ جانے  
پیر فقیر سبھی پہچانے

اومی یوگ اکاس چڑھاوے  
بم شبد بیکنٹہ پھراوے

شیطان مورکہہ بڑا ابہاگی

لوبہہ کی اگنی من میں لاگی

ایشور بانی سے کترا کے

پاپی گرو نرکہہ میں جا کے

آدم سے ٹھگ لیں بھلائی

پیری بن کے کیو بُرائی

گیانی سُرتا جیہن ہوئی

انتر دھیان کرے سب کوئی



آواگون کو دھوکا جانو

دیو کی جھوٹی بات نہ مانو

بیری ہمارا اور تمہارا

چیتو سمجھو کرو بچار

اگنی کے یہ رہنے والے

پاپ مہا سب کرنے والے

اُن کو رب نے دین نکال

پریت انہوں کی ہے جنجال

کام کرو دھی بان چلاویں

موہ مد میں لائے پھنساویں

لو بھی پاپی مت بن جانا

ساچی بات کو مت ٹھکرانا

منزل دور گٹھریا بھاری

گیل کٹھن ہے میں دکھیاری

کھوٹی پونجی کون سہارا  
 رام رحیما تارن ہارا  
 کر کے گنگا کا اشنان  
 گیانی جاپ چپو پھر آن  
 چار دنا کی چھوڑو ریت  
 کامی لو بھی کی سب گیت  
 ساتھی سگی پاس نہ آویں  
 جون گھڑی جم دوت ستاویں  
 مانو بات چاہے مت مانو  
 مرن کو اپنے جھوٹ نہ جانو  
 کوئی اپنے ساتھ نہ جانی  
 راج ریاست کام نہ آئی  
 دھیان کرو اب ہوش میں آؤ  
 جھوٹے مت کی راہ نہ جاؤ

نہیں تو ہو گی پھر رسوائی  
 بنوگے پاپی اور دکھہ دائی  
 سُرَت کرو اب سوئے نہ جانا  
 راہ میں کانٹا بوئے نہ جانا  
 کلجک پاپ سے پہچانو  
 ست سنگن کی بات کو مانو  
 مدد کو آئے برہم اوتار  
 جوتی سروپ بڑے سرکار  
 بات جو کہنی تھی کہہ دین  
 من کو راہو نہ اب ملین  
 دعا یہی ہے اب ہر آن  
 سب کا بہلو کرے بھگوان  
 ریاضِ بچن کو ہر دے مانو  
 گیانی جوت دھرم پہچانو

## تبلیغ

گیانی متروتنی بتاؤ کیسے بہو جگت میں آنا  
تم سب پہلے کہاں بسے تھے رہا وہاں کیا پینا کھانا

کرتے کیا تھے اُس نگری میں جہاں رہے آزاد  
قیدی بن کے ہم سب آئے دنیا میں کیا جانا

نا کچھ جانا نا پہچانا مورکھ رہے بیہوش  
طلبی جس کی جس دم ہوئی تڑنت پڑے مرجانا

جاؤ گے اک دن کہاں اکیلے چولا چھوڑ بدیس  
سوچ کر واپس یہی بتاؤ پاس ہے کس کے جانا

مالک پوچھی جب ہم سب سے کا ہے پاپ کیو تم جائے  
کوئی بات نہ پھر بن آئی ہاتھ لگے پچھتانا

چھکڑا گاڑی جسم ہمارا بیل ہے اس میں جیو  
روح کو گاڑی وان سمجھ کر کیل بسر مت جانا

سڑک ہے سیدی نبیؐ کی دھرم صحیح اسلام  
ندی نالہ پگڈنڈی میں بوڑ بھٹک مت جانا

ٹیرھی میڑھی کیل ہیں جتنی خطروں سے بھر پور  
لو بھی گرو دھی بن مانس کے دیونگر مت جانا

ڈاکو چور ڈگر بھلاویں دلا لوں کے بھیس  
دھرم کے پیری بڑے لیرے سنگ نہ ان کے جانا

پریم بڑا انمول ہے موتی ہر دے گیانی جوت  
مال بھرا ہے صندوقچن میں سنبھل سنبھل یجانا

سچا گیان ریاض اوش ہے نور نبیؐ کا دھیان  
نجمؐ ولی کا درشن پاکے برہم روپ پہچانا

## تصوف

واللہ آپ ہی نے قرآن سنا کے مارا  
آئینہ حیا میں جلوہ دکھا کے مارا

نوری نقاب ڈالے آئے نبی ولی سب  
برقعہ پنہا کے سب کو بندہ بنا کے مارا

پردوں میں خیر و شر کے ہیں صورتیں نرالی  
قدرت نے گلرخوں کو رنگین بنا کے مارا

غنچے جو مسکرائے پھولوں کو باغباں نے  
گلزار بیخراں کی خوشبو سنگھا کے مارا

حیراں ہے چشم گریاں تو نے جو عاشقوں کو  
اپنے ہی جستجو میں ٹھوکر کھلا کے مارا

حسن و جمال عالم ہے شان مصطفائی  
صنعت گری نے تیرے حق کو چھپا کے مارا

وحدت ہے عین کثرت کثرت ہے عین وحدت  
حق الیقین نے ہم کو بخود بنا کے مارا

آنکھوں کے پتلیوں میں ہے روشنی جو تیری  
پہلی نظر میں تو نے بجلی گرا کے مارا

غیروں سے دور کر کے منصور کو بھی تو نے  
جرمِ انا کے باعث سولی چڑھا کے مارا

کیونکر نہ عاصیوں کا ہو اوج پر مقدر  
گلیوں میں مصطفیٰ کے در در پھرا کے مارا

نجم السلام ہو کر دل میں ریاض آخر  
اپنے نبی کا تجھ کو شیدا بنا کے مارا

## تصوف

دل نے اپنے خدا کو دیکھ لیا  
 حسن ربّ العلاء کو دیکھ لیا  
 خوب پردہ ہے میم احمدؑ کا  
 سرورِ انبیاءؑ کو دیکھ لیا  
 نور شمسِ اضحیٰ نظر آیا  
 جو نہی بدرُ الدّٰجیٰ کو دیکھ لیا  
 لا الہ کے ظرفِ اِلا میں  
 مظہرِ کبریا کو دیکھ لیا  
 کیوں نہ بیدار اپنی قسمت ہو  
 ہم نے خیر الوریٰ کو دیکھ لیا  
 مصطفائیؐ مرا مقدر ہے  
 گوہرِ مدعا کو دیکھ لیا  
 نجمِ دینِ ریاضِ احمدؑ میں  
 اپنے مشکلکشا کو دیکھ لیا



## نعت

اللہ لا الہ عالم میں چھپکے آیا  
إلاّ بشانِ احمدِ اُمی لقبِ کہایا

ظرف انا ہے اِنی حق الیقین ودیعت  
مُرسل بہ نحنُ اقرب اللہ کو دکھایا

معشوق رب العزت ہے اِنی انا الحق  
با خود خدا کا مظہر عاشق کے دل میں آیا

ہے ایک ہی وہ موتی گل موتیوں میں اصلی  
سچا بہ حُسنِ قرآن سایہ نہ جس میں پایا

نجمِ ریاضِ احمدِ عبدالسلام ہو کر  
حسنِ بروئے احمدِ نور الہدیٰ کہایا

# تبلیغ

دلوں میں جو پردہ پڑا ہی رہیگا  
خزانہٴ محبت چھپا ہی رہیگا

ملے گی نہ جب تک حقیقت کی کنجی  
شریعت کا تالا لگا ہی رہیگا

زبانِ عمل ہو گی جب تک نہ گویا  
ہنر مند احمق بنا ہی رہیگا

عدم اپنی ہستی سے خود بیخبر ہے  
أحد با محمدؐ چھپا ہی رہیگا

ہے امیٰ لقب شانِ اللہ اکبر  
حییٰؑ خدا با خدا ہی رہیگا

خدا کی ہے تصدیق مہر نبوت  
کہ قرآن میں کلمہ لکھا ہی رہیگا

نبیوںؑ ولیوںؑ سے ہے جو یگانہ  
وہ محرم خدا کا بنا ہی رہیگا

دو عالم میں ہے چلمنِ عبد و مرسل  
کہ نازک ادا با حیا ہی رہیگا

اُسی نازنیں کی ہے خوشبو گلوں میں  
مہکتا سدا مصطفیٰؐ ہی رہیگا

فنا سے گزر کر بقا میں ہمیشہ  
حضورؐ آپ سے دل لگا ہی رہیگا

ریاضِؒ احد میم احمدؒ یقینی  
مرے دل میں نجمؒ الہدیٰ ہی رہیگا

## معرفت

کوئی بوجھ دریا میں قطرہ ہے کیا  
چھپا ہے جو قطروں میں دریا ہے کیا

ملا جو سبق زندگی موت سے  
بتاؤ کہ یہ دین و دنیا ہے کیا

کہاں تھا عدم کیوں فنا ہو گیا  
بقا کیلئے مر کے زندہ ہے کیا

نفسی کو جو حیرت ہے اثبات سے  
خدا کے خدائی میں پیدا ہے کیا

خودی وسوسوں میں ہے خناس کے  
نہ سمجھے گا نا اہل کلمہ ہے کیا

بِحَسَنِ عَمَلٍ هِيَ شَرِيفُونَ كِي هُو  
دَلُورِ مِى شَرِيعَتِ كَا پَرُودِ هِي كِيَا

نَبِيُورِ وَايُورِ كِي پِيَاَمِ كَا  
دُو عَاَلَمِ مِى هَرِ سَمَتِ چَرچَا هِي كِيَا

نَه جَانَا كِسِي غَيْرِ نِي رَاِزِ حَقِ  
نِگَاهُورِ مِى وَحَدَتِ كَا جَلُودِ هِي كِيَا

رِيَاِضِ تَمَنَّا مُرَاِ دِلِي  
بِه نَجْمِ الْمَعَارِفِ هُوِيْدَا هِي كِيَا

## تبلیغ

عدم کو فنا میں خدا گر نہ لاتا  
مزه نور و ظلمت کا ہرگز نہ آتا

چراغاں نہ ہوتا نہ یہ رات ہوتی  
تغافل میں ابلیس دھوکا نہ کھاتا

نکوکار ہوتا نہ بدکار کوئی  
بہ امر و نہی کوئی گھٹتا نہ بڑھتا

نہ ہوتا کبھی خیر و شر کا یہ جھگڑا  
فنا و بقا کا نہ کچھ راز کھلتا

نہ سردی و گرمی نہ برسات ہوتی  
نہ بیمار ہوتا نہ پھر کوئی مرتا

یہ سب بحر و بر اور قطرے نہ بنتے  
جدا ذرہ ذرہ کو مالک نہ کرتا

مدارج کسی کے مقرر نہ ہوتے  
کہیں حق و باطل کا چرچا نہ ہوتا

ضرورت مگر تھی خدا کو خود اپنی  
جو ہر رنگ میں چھپکے ہے آتا جاتا

قیامت کا ساماں ہے جس کے بدولت  
وہی سارے عالم میں ہے جگمگاتا

اُسی نازنیں کا ہے جلوہ دلوں میں  
جو معشوق بن کر ہے جھلکی دکھاتا

اگر غیر محرم بھی سب جان لیتے  
خلافت کا جامہ کسے پھر پہناتا

نبیوںؑ ولیوںؑ کو دنیا میں لا کر  
خدا اپنے بھیدوں کو کس سے چھپاتا

بجھائی ہے خالق نے سب کو پہلی  
کہ وہ ایک مقصود ہے کون داتا

جو پردے کی باتیں ہیں پردوں میں دل کے  
خدا اپنے بندوں کو ہے خود بتاتا

ریاضِ تمنا بہ نجمِ المعارف  
نبیؑ کی محبت میں ہے گیت گاتا



## تصوف

پہلی منزل ہے دنیا میں آ جانا  
سب کو کلمہ نبیؐ کا پڑھا جانا

دین و ایمان کی نعمت میسر ہو  
علم قرآن ہمیں بھی سکھا جانا

رب نے کھینچا ہے رحمت کا جو نقشہ  
نور وحدت کا جلوہ دکھا جانا

شکلِ انساں ظہورِ ودیعت ہے  
حق کی صورت کو کعبہ بنا جانا

عبد و مرسل ہے جامہ شریعت کا  
اپنے مولے سے دل کو لگا جانا

علمِ عرفاں کے نوری سلائی سے  
دل کی آنکھوں میں سرمہ لگا جانا

کر کے تصدیق مہرِ نبوت کی  
سارے عالم کو حق سے ملا جانا

رب العزت ہمیشہ سے قائم ہے  
حق پرستی کا ڈنکا بجا جانا

رنج و غم سے اسی کو رہائی ہے  
حُسنِ طاعت کو جس نے شفا جانا

کفر و ظلمت کو کالی بلا دیکھا  
روزِ روشن کو شمسِ اضحیٰ جانا

حُسن و خوشبو سُرّاعِ رسالت ہے  
نورِ ایماں کو بدر الدّٰجیٰ جانا

امر منکم ہے جلوہ حقیقت کا  
پیر و مرشد کو نور الہدیٰ جانا

ایک ہی کو بالآخر نبیوں میں  
نحنِ اقرب کو ہم نے خدا جانا

جینے مرنے کا اصلی جو مقصد ہے  
جان و دل کی پہلی بجھا جانا

نجمِ دینِ ولی سے ریاضِ احمد  
میل کے اپنا مقدر جگا جانا

# تبلیغ

جَبَّہ و دستار و تسبیح میں رہے مخمورِ خواب  
عابد و زاہد بنے غفلت کی ہم پی کر شراب

لاج دنیا کی مقدم جانتے ہیں دین پر  
ڈر کے بدنامی سے اپنے کرتے ہیں ایمان خراب

اہل دنیا سب ہمیں اچھا کہیں رسوا نہ ہوں  
ہو جہنم میں بلا سے اہلِ ناحق پر عذاب

حیف ایسی زندگی پر نام کو مرتا ہے جو  
جہل و نادانی میں گزری عمر ساری بے حساب

کبر و نخوت بغض و کینہ غیبت و حرص و ریا  
مذہد و حاسد کینوں میں آیا دل کو خراب

حق تعالیٰ سے محبت کی نہ اہل اللہ سے  
بس خودی پر اپنے ہی نازاں رہے غافل بخواب

لام الف کے دل میں خود اللہ اکبر ہے چھپا  
عین رب آیا عرب میں میم کی ڈالے نقاب

بے نشانی پر نشانِ احدیت ہے بالیقین  
گوہر مقصود ہے امی لقب عالی جناب

مٹ گئی ظلمت کی تاریکی پتہ حق کا ملا  
دُرّ مکنونِ احد چمکا جو نہی با آب و تاب

جان و دل روح رواں عقل و حواسِ زندگی  
ہیں یہ سب نورِ نبیؐ سرِّ خدا حسنِ شباب

معرفت کے واسطے حق الیقین خیر البشر  
خود ریاضِ نجمِ دین پرودہ میں ہے ام الخطاب

# حمد

توحید کے ثبوت میں روشن ہے آفتاب  
اللہ کے نبیؐ کی رسالت ہے ماہتاب

تاروں سے ساری خلق پیغمبرؐ نبیؐ ولیؐ  
نورانی کرنیں پھیلی ہیں جانوں میں بے حساب

ہر شے کو صاف صاف خدائے کریم نے  
قدرت دکھا کے کر دیا ظاہر بہ آب و تاب

سورج میں ہیں شعاعیں شعاعوں سے دھوپ ہے  
یہ عکس دھوپ ہی کا ہے سایہ میں لاجواب

عقل و گمان و فہم کی پرواز دیکھ کر  
نورِ نبیؐ نگاہوں میں مظہر ہے بے نقاب

سب ہوش و گوش و چشم بصیرت ہے اس لئے  
ہر شخص تا ظہورِ اتم سے کرے خطاب

پڑھ کر علوم ظاہری مغرور ہو گیا  
غافل تری خودی نے کیا تجھ کو غرقِ خواب

اوروں کے جو برائی کا جویاں ہے روز و شب  
ناداں ہے وہ کمینوں میں دل ہو چکا خراب

توفیق نیک و راہِ ہدایت ملی جسے  
حق بات پر نہوے ذرا دل میں پیچ و تاب

جاہل کو لاکھ بار سمجھانا ہے فضول  
عاقل محض اشاروں میں ہوتا ہے فیضیاب

اہل نظر کے دل میں جو اک نور ہے ریاض  
اک دن ضرور ہو گا معارف میں کامیاب

## تصوف (حقیقت ایمان)

زِ انہیٰ خفیٰ مظہرِ سرِّ وحدت  
بہ ہاہوت و لاہوت بالائے رفعت  
شدہ نور سبحان تجلایٰ ذاتی  
بہ اوصاف تجمید و تمجید و عظمت  
بر آورد الحمد اللہ اکبر  
لباسِ شریعت بہ آداب و حکمت  
أحد در ازل گشت جانِ پیمبر  
و جوہد است ایمان بقائے ودیعت  
دُرِ کنت کنزاً بشانِ رسالت  
حضوری در اثبات شد فضل و رحمت  
منور بہ جبروت و ملکوت گشتہ  
کہ ناسوتِ امکان عیان شد بکثرت  
ریاضِ معارف نگارِ تمنا  
مکین در مکان شد زہے شانِ قدرت



## تبلیغ

خدائے برتر کا حکم مانو کرو نبیؐ سے پریت  
 پاپی پُنی کو پہچانو سیکھو گیانی ریت  
 کرب و بلا میں جیودے دنیو جانِ علیؑ حسنینؑ  
 سست مت یوگی دھرم کے مولے برہم نمودر نجیت  
 راہ خدا میں بڑا بہادر تن من دھن سب کھوئے  
 سچا پریمی رب کا پیارا نیاؤ پر اُس کی نیت  
 پاپی ظالم ہتھیا کر کے بن گیو کریا ناگ  
 حق پر جس نے جان گنوائی رہی اُسی کی جیت  
 دین دھرم پر مرٹ جاؤ بھلے برے کی کشتی میں  
 یہیں کے ہار و ہار ہے یہیں کے جیتو جیت  
 جتنے آئے گھوم سد ہارے راج پاٹ کو چھوڑ  
 بوجھ نہ پاپو مرن پہلی گئی عمر یا بیت  
 دونوں جگ میں بیر اکیلا احمدؑ برہم اوتار  
 نجمؑ ریاضؑ اب کلمہ پڑھ لے یہی ہے من کی گیت

## سلام

اے رب برزخِ پاک و درود و سلام بھیج  
ہدیہ بہ ال و صحبہ سب پر مدام بھیج  
محبوب ذوالجلال کو مولے سلام بھیج  
پُر نور و پُر جمال و مصفا سلام بھیج  
اخلاص و اتحاد و وفا کا سلام بھیج  
خلق و حیا و عشقِ خدا کا سلام بھیج  
اے رب برزخِ پاک و درود و سلام بھیج  
ہدیہ بہ ال و صحبہ سب پر مدام بھیج  
کیونکر کہوں حضور کو کیا سلام بھیج  
کس طرح سے سجا کے ہمارا سلام بھیج  
حق الیقین کے نور کا تحفہ سلام بھیج  
سب کے طرف سے تو ہی خدایا سلام بھیج

اے رب بَرُّوْحِ پاكِ دَرُودِ و سلامِ بھيج  
ہدیہ بہ ال و صَحْبِہ سب پر مُدامِ بھيج  
ایسا سلامِ دوزخ و جنت کو جیت لے  
قہر و غضبِ کمالِ جلالت کو جیت لے  
باطل کے ساری ظلمت و وسعت کو جیت لے  
زیر و زبر کو جملہ نہایت کو جیت لے

اے رب بَرُّوْحِ پاكِ دَرُودِ و سلامِ بھيج  
ہدیہ بہ ال و صَحْبِہ سب پر مُدامِ بھيج  
رحمتِ مدامِ بھيجِ مَجْلِي سلامِ بھيج  
پُر لطفِ پُر سرورِ مَعْلِي سلامِ بھيج  
بالا ہو حوصلہ سے وہ اعلیٰ سلامِ بھيج  
از بسکہ ذوق و شوق ہو ایسا سلامِ بھيج  
اے رب بَرُّوْحِ پاكِ دَرُودِ و سلامِ بھيج  
ہدیہ بہ ال و صَحْبِہ سب پر مُدامِ بھيج

ایسا سلام جو تیری رحمت کو جیت لے  
فضل و کرم رضا و محبت کو جیت لے  
خوشنودی خدا و حقیقت کو جیت لے  
ہر شے کو جیت لے تیری عظمت کو جیت لے  
اے رب برؤوح پاک دَرُود و سلام بھیج  
ہدیہ بہ ال و صحبہ سب پر مُدام بھیج  
اوّل سے تا بہ آخرِ اُخریٰ سلام کا  
ہر لحظہ ہر گھڑی رہے چرچا سلام کا  
روز ازل سے تا بہ ابد اک سلام کا  
بہتا سدا رہے وہی دریا سلام کا  
اے رب برؤوح پاک دَرُود و سلام بھیج  
ہدیہ بہ ال و صحبہ سب پر مُدام بھیج  
حمد و ثنا کے نور کا اعلیٰ سلام ہو  
اعلیٰ سے بھی دو بالا نرالا سلام ہو

بحرِ عالمِ ظاہر و باطن ہو موجزن  
 ہر قطرۂ بقا کا اُجلا سلام ہو  
 اے ربِ بَرُوذِحِ پاک دَرُود و سلام بھیج  
 ہدیہ بہ ال و صَحْبِہ سب پر مُدام بھیج  
 ہر خیر و شر کے جانوں سے اطہر سلام ہو  
 اعجازِ احمدیٰ سے منور سلام ہو  
 ذات و صفاتِ حق سے معطر سلام ہو  
 ہر ذرۂ مکان سے مکیں پر سلام ہو  
 اے ربِ بَرُوذِحِ پاک دَرُود و سلام بھیج  
 ہدیہ بہ ال و صَحْبِہ سب پر مُدام بھیج  
 حیرت ہو جان و دل کو سلامی کے فوق میں  
 ششدر ہو خود سلام سلامی کے ذوق میں  
 نذرانہ لے کے خدمتِ اقدس میں یا نبیؐ  
 حاضر ہے یہ حقیر غلامی کے شوق میں

اے رب بَرُوْجِ پاكِ دَرُودِ وِ سَلامِ بَهِجِ  
 ہدیہ بہ ال و صَحْبِہِ سَبِّ پَرِ مُدَامِ بَهِجِ  
 جب کوڑیوں کے مول بھی لیتا نہ تھا کوئی  
 ناقص تھی جنس خاک کہ چھوتا نہ تھا کوئی  
 آدمؑ کو جو نہی میل گئی نعمت سلام کی  
 مارے خوشی کے پھولا سماتا نہ تھا کوئی

اے رب بَرُوْجِ پاكِ دَرُودِ وِ سَلامِ بَهِجِ  
 ہدیہ بہ ال و صَحْبِہِ سَبِّ پَرِ مُدَامِ بَهِجِ  
 پُرِ کَیْفِ حَقِّ نَمائِہِ تَجَلِّیِ سَلامِ پَرِ  
 وَاللّٰہِ کَیْا سَلامِ ہِے مِئِکِ السَلامِ پَرِ  
 لاکھوں درود پڑھ کے اُس عالی مقام پر  
 قربان ہے یہ ریاضِ مُحَمَّدؐ کے نام پر  
 اے رب بَرُوْجِ پاكِ دَرُودِ وِ سَلامِ بَهِجِ  
 ہدیہ بہ ال و صَحْبِہِ سَبِّ پَرِ مُدَامِ بَهِجِ

## نعت

بقائے خدا ہے قیامِ محمدؐ  
 کہ حق ایتقیں ہے دوامِ محمدؐ  
 ہے گلزار عالم میں جو حسن و خوشبو  
 دلوں کی ہے پاکی مقامِ محمدؐ  
 معارف کی خاطر ذہانت عطا کی  
 زباں پر ہے جاری کلامِ محمدؐ  
 ہے آواز بھی روشنی عقل و دانش  
 نگاہوں کی سرعت ہے گامِ محمدؐ  
 نفی اور اثبات ہے مر کے جینا  
 کہ ہے خیر و شر انتظامِ محمدؐ  
 ہے نوراً علی نور اللہ اکبر  
 احد اور احمد ہے نامِ محمدؐ  
 فقیری سے بہتر نہیں بادشاہی  
 ریاضِ گدا ہے غلامِ محمدؐ

## تبلیغ

زندگی ملتی نہیں دنیا میں مر جانے کے بعد  
 لوٹ کر آتا نہیں کوئی گزر جانے کے بعد  
 دوستو کلمہ پڑھو سیکھو خدا کی بندگی  
 نور ایماں ہو میسر تا فنا ہونے کے بعد

لا الہ اور الا کی حقیقت ہے عدم  
 ہر نفی اثبات ہوگی خاک ہو جانے کے بعد  
 فرض ناطق ہے سمجھنا کلمہ توحید کا  
 جن و انساں پر یقینی ہوش میں آنے کے بعد

آخرت میں ہوگی پیشی نامہ اعمال کی  
 رُیو و اللہ کے انکار مٹ جانے کے بعد

دن قیامت کا ہے روشن آئینہ انصاف کا  
 سارا عالم ہوگا حاضر صور پُہنک جانے کے بعد

جب ریاض احمدی ہو جائے گا نجم الہدیٰ  
 مصطفائی ہوگی ظاہر وصل ہو جانے کے بعد



## نعت

جلال و جمال و کمالِ محمدؐ  
 ہے اللہ اکبر نہالِ محمدؐ  
 فنا و بقا میں ہے نورِ مجلیؐ  
 دو عالم ہے روشن بہ آلِ محمدؐ  
 رحیم المزابی و نورِ محبت  
 ہے خلق اور احسانِ خصالِ محمدؐ  
 بظاہر ہے توفیقِ حسنِ شریعت  
 طریقت بہ طاعت ہے قالِ محمدؐ  
 درِ بے بہا منظرِ شانِ ربی  
 ہے نوراً علی نورِ حالِ محمدؐ  
 ہے قرآنِ ناطقِ بسرِ حقیقت  
 رسالت کے پردوں میں قالِ محمدؐ  
 ریاضِ تمنا اُولی الامرِ منکم  
 ہے نجمِ المعارف وصالِ محمدؐ

# نعت

دو عالم ہیں شمسِ اضحیٰ ہے محمدؐ  
اندھیرے میں بدر الدُّجیٰ ہے محمدؐ

جو ہے لیلۃ القدر واللہ روشن  
بلا شک وہی مصطفیٰ ہے محمدؐ

نشانی اسی بے نشاں کی ہے ظاہر  
وراء الوریٰ با حیا ہے محمدؐ

فناء الفناء ہو کے اللہ اکبر  
ابد تک بقاء البقاء ہے محمدؐ

مقدر کا روشن ہوا جب ستارہ  
سرِ عرش صدر العلاء ہے محمدؐ

خدا کی خودی عبد و مرسل کہائی  
فنا میں جو وحدت نما ہے محمدؐ

قسم ہے خدا کی خدا کے کرم سے  
أحد ابتدا انتہا ہے محمدؐ

رسولوںؑ میں جو نورِ عقل و ذکا ہے  
امانت بہ خیرالوریٰ ہے محمدؐ

بکثرت وہی نور دونوں جہاں میں  
رسولؑ خدا با خدا ہے محمدؐ

خدا کا ہے محبوبؑ جانِ دو عالم  
دلوں کی دعا مدعا ہے محمدؐ

ریاضِؑ احد کا درِ میم احمدؐ  
منور بہ نجمؑ الہدیٰ ہے محمدؐ

## تبلیغ

جینا مرنا روز و شب ہے اُس قیامت کی خبر  
 خلق جبکہ زندہ ہوگی حشر میں باخیر و شر  
 سارا عالم ہوگا حاضر رُوبرو اللہ کے  
 نامہ اعمال ہونگے پیش اُس دن بے خطر  
 حق و باطل صاف ظاہر ہوگا سب اچھا بُرا  
 رب العزت ہوگا مُنصف مالکِ زیر و زبر  
 کوئی حیلہ یا بہانہ پھر نہ کچھ کام آئیگا  
 نیک و بد کا فیصلہ ہو جائیگا پیشِ نظر  
 اپنی ہستی ہے یہ دنیا امتحانی مدرسہ  
 چند روزہ زندگی کو غور سے دیکھو اگر  
 بغض و کینہ حرص و لالچ کبر و نخوت کے سبب  
 نفس کی ناپائیاں ہیں شعلہٴ نارِ سقر  
 ہے ریاضِ خستہ کی حق سے یہی ہر دم دعا  
 بخشدے ہم عاصیوں کو اے خدائے بحر و بر

## پیدائش

آدمؑ آئے موسیٰؑ آئے برہم جوت اوتار  
 ہاشم کے گھر نوبت باجی ہون لگی بہار  
 بھنور ہیں نیا ڈگ گ ڈولے آن پہنسی منجد ہار  
 بنا محمدؐ پار نہ ہوئی نبیؐ ولیؐ ہیں کہیوں ہار  
 بارہ ربیع الاول کو وہ نور مجسم مکہ میں  
 بہت سویرے درشن دنیو دنا رہو سوموار  
 ادب کرو سب آور مانو پڑھو سلامی آئے  
 صل وسلم الا اللہ کی رٹن رہے ہر بار  
 پھور بھی اب جاگو پریمی جن نبیؐ کے بھیس  
 دیس عرب میں آئے برا جیوجگت کا تارن ہار  
 سنگی وا کے چار خلیفہؑ گیان دہرم کے بیر  
 غوثؑ قطبؑ ابدالؑ ولیؑ ہیں رام راج سردار  
 نین بیچ نبیؐ محمدؐ ہر دے بیچ ریاضؑ  
 نجمؑ ولیؑ کا روپ دکھا کے خوب ملیو سرکارؑ

## نعت

برہم روپ اوتار محمدؐ اعم نمو سرکار  
 دھرم پدم پرما تمنے گیانی یوگ بڑا دربار  
 نبی محمدؐ دن پر چھائیں ایشور جوت رسولؐ  
 منش نہیں وہ جیو منش ہے عالم کا سردار  
 ڈوبا سورج پھیر دکھایو چاند کیو دو ٹوک  
 ایشور شکتی نبی محمدؐ برہم جوت کرتار  
 رشی منی کل ولیؐ یمبرؐ سایہ سب کے ساتھ  
 رہو نہ جا میں کچھ پر چھائیں وہی بڑا اوتار  
 دونوں جگ میں بیر اکیلا اوتاروں کے بیچ  
 ہرے جیون کھون نہ پاوے جب تک موکھ رہے گنوار  
 صدیقؐ و عمرؐ عثمانؐ و علیؐ حسنینؐ و ولیؐ قرآن  
 مکتی گیل انہیں کی سید ہی گیانی سوجھ سر بازار  
 چرنن پاس انوکھی من میں مہکت پھول گلاب  
 نجمؐ ریاضؐ اب جائے مدینہ پڑو ہے رب کے دوار

# نعت

حبیبِ خدا نور اللہ اکبر  
مکمل برحمت ہے جانِ پیمبر

فنا و بقا کا وجودِ حقیقی  
نگاہوں میں روح رواں ہے وہ سرور

خدا کی امانت ہے جانوں میں ایماں  
دلوں میں چھپا ہے وہی ایک گوہر

وہی چاند و سورج ستاروں کا خالق  
عیاں روشنی سے ہے نورِ مقدر

ہے خلاقِ اعظم وہ ارض و سما کا  
نہیں اُس کا ثانی نہیں اُس کا ہمسر

وہ یسین و طہ آئمہ

فقط ایک اللہ ہے پاک و برتر

محلّے ہے توحید میں ذاتِ باری  
مُبرّا مُنزّا بشانِ مَنفَخِ

ازل سے ابد تک خدا ایک ہی ہے  
أحد اور احمد محمد کا دلبر

مُطہر منور معطر بہ خوشبو  
کہ بیشکل و یکتا ہے وہ حق کا مظہر

أولی الامر منکم ہوا عبد و مرسل  
سر حمد اللہ کا حُسنِ اطہر

ریاضِ محبت ہے گلزارِ هستی  
دو عالم میں ہے ایک نجمِ المظفر



## جذبات

بند کر موندہ کو تو اپنے اے خبیث نابکار  
سوئے ادبی سے ترے بزار ہے پروردگار

جذبہ قہر و غضب اللہ کا خود دیکھ کر  
نارِ دوزخ شعلہ زن ہو کر ہے کہتی بار بار

سانپ و بچھو اڑدے ڈس کر تجھے کھا جائینگے  
پھر بھی مر سکتا نہیں اس درجہ ہو گا بیقرار

پیس ڈالے گی جہنم بھون کر چربی تری  
خوب سن لے کان دھر کر ہے نبیوں کی پکار

با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار  
ایکہ غافل ہوش کن ہرگز نہ بن شیطان کا یار

جان و دل سے پاک و طاہر خاک پائے مصطفیٰ  
بالیقیں عرشِ بریں پر ہے برحمت آشکار

کلمہ طیب ہے قرآن مظہر خیر النبی  
نور ایماں سے ہے روشن جان و دل لیل و نہار

فرض ناطق ہے اقامت میں کھڑے ہو باادب  
تا بچو گستاخیوں سے ہے یہ حکم کردگار

وقتِ میلاد النبیؐ تعظیم بھی کرتے رہو  
ہے سلامی کا مخالف بے حیا و بد شعار

ہے بڑا بد بخت وہ مغرور شیطان لعین  
جس کا باطن ہے نجس ظاہر میں ہے پرہیزگار

بد نصیبی ہے یقینی دل اگر ناپاک ہے  
اہل ناحق کے نہیں ایمان و دین کا اعتبار

دہاندلی جہل و خودی کی ججتیں کرتے ہیں جو  
کافر و مشرک منافق کے دلوں میں ہے غبار

کبر و نخوت اور حق پوشی سے غافل باز آ  
ورنہ اک دن ہو گا ظالم نامرادی کا شکار

یا الہی بخشدے ساری خطاؤں کو مرے  
رُو برو اللہ کے تا ہو نہ عاصی بے وقار

مصطفائیؐ ہے ریاضِ احمدیؐ نجمِ الہدیؐ  
رحمتہ اللعالمینؐ کا ہے ازل سے جاں نثار

## حمد

دو عالم میں ہے ایک اللہ اکبر  
حیپ خدا مظہر نورِ اطہر

وہ بیٹل و یکتا ہے معبود مطلق  
نہیں کوئی اُس کا شریک اور ہمسر

ازل سے ابد تک شہنشاہِ عالم  
ہے نوراً علیٰ نور جانِ پیمبر

بہت پاک و طاہر ہے روشن نشانی  
صداقت کا پیکر ہے وہ روحِ پرور

بہ مہر نبوت حقیقت ہے طاہر  
کہ خوشبو سے ہے جسم نوری معطر

نبیوں میں امی لقب عبد و مرسل  
اولی الامر منکم ہے بے سایہ رہبر

رسالت کی تکمیل مہم احد ہے  
بتاج شفاعت ہوا جو مفر

کلام الہی ہے قانونِ قدرت  
نہیں دخل ابلیس کا جس کے اندر

جو منکر ہے قرآن کے اک حرف کا بھی  
وہ کافر ہے ملعون و مردود اکفر

جہالت کے سارے مذاہب ہیں باطل  
محض ایک اسلام ہے دین حق پر

ہے محروم قسمت وہ مفسد یقینی  
نہیں جس کو ایمان کی دولت میسر

بزرگان دین کا ہوا جو مخالف  
وہ ایمان کا دشمن ہے شیطان سے بدتر

خلافت کی جس نے صداقت نہ مانی  
سزا نار دوزخ میں پائیگا مر کر

جہنم میں جائینگے بدبخت و ظالم  
جو گستاخ و حاسد ہیں مغرور و خود سر

ریاض<sup>ؓ</sup> محبت ہے نجم<sup>ؓ</sup> المعارف  
بصدیق<sup>ؓ</sup> و فاروق<sup>ؓ</sup> و عثمان<sup>ؓ</sup> و حیدر<sup>ؓ</sup>

# نعت

بِحَمْدِ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ مَحْبُوبٌ خُدا هُوَ كَر  
شَهِنشَاهِ رسالت ہے حَبِيبٌ كَبْرِيَا هُوَ كَر

يَقِينِي ذَاتِ وَحْدَتِ كِي نَشَانِي اِحْمَدُ مَرْسَل  
سَرَاپَا حَمْدِ قَرْآنِي هُوَ وَهُوَ شَمْسُ الضُّحَىٰ هُوَ كَر

نَبِيٌّ كَا نُوْر جَانُوْنِ مِيْنِ بَهَارِ حُسْنِ رُوْحَانِي  
ضِيَاءِ نُوْرِ ظَلَمِ نُوْرِ هُوَ بَدْرُ الدُّجَىٰ هُوَ كَر

اَزَلِ سُوْءِ تَا اَبَدِ هُوَ جُو اَكِيْلَا دَائِمٌ وَ قَائِمٌ  
مُجَلِّ آئِيْنُوْنِ مِيْنِ هُوَ وَهُوَ دَلِ كِي مَدْعَا هُوَ كَر

دُو عَالَمِ مِيْنِ نَزَالِ شَانِ سُوْءِ اَللّٰهِ كَا بِنْدِهِ  
رِيَاضِ مِصْطَفَايِي هُوَ دُرِّ نَجْمِ الْهُدَىٰ هُوَ كَر

## تصوف

احد کے عین دل میں میم احمد مصطفیٰ ہو کر  
 حیاتِ جاودانی ہے شعورِ مدعا ہو کر  
 مرادِ عاشقاں واللہ معشوقِ خداوندی  
 مجسمِ حسنِ سرتاپا محمدؐ ہے دعا ہو کر  
 خدائے پاک کی ہستی ہمیشہ سے ہمیشہ تک  
 دل و جان میں مجلیٰ ہے حبیبِ کبریا ہو کر  
 یہ بینائی یہ گویائی بہ عقل و فہم و دانائی  
 رسالت کی شہادت ہے کلامِ جانفرا ہو کر  
 نشاطِ زندگی ہے جو سرورِ شادکامی میں  
 محبت ہے دلوں میں وہ نبیؐ کی باخدا ہو کر  
 شعاعِ نورِ وحدتِ حسن و خوشبوِ ظلِ جبروتی  
 نبیوں میں ولیوں میں امانت ہے ضیا ہو کر  
 ریاضِ نجم کی ہستی فنا فی الشیخ روحانی  
 بقا بالذات ربانی ہے نورِ مصطفیٰ ہو کر



تضمین بند بر مناجات حضرت سیدنا و  
مولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے خداوندِ جہاں اے مظہرِ نعم الوکیل  
بے کساں را غمگسار و دشگیر و ہم کفیل  
در گناہِ روز و شب از بسکہ ماندم چوں علیل  
خُذْ بِلُطْفِكَ يَا إِلَهِي مَنْ لَهْ زَادٌ قَلِيلُ  
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيلُ  
بر در تو آدم اے رحمت رب رحیم  
چوں توئی فریاد رس بخشده جرم اشیم  
خستہ جانم حال زارم لطف فرما اے کریم  
ذُنْبَةٌ ذَنْبٌ عَظِيمٌ فَاعْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمُ  
إِنَّ نِيَّ شَخْصٌ غَرِيبٌ مُذْنَبٌ عَبْدٌ ذَلِيلُ

خلع انی یا الہی چوں خطا کردم بسہو  
عمر ضائع کردہ ام افسوس در اصراف و لہو  
کے تو انم چوں کنم دل را بسوئے یار محو  
مِنْهُ عَصِيَانٌ وَنِسْيَانٌ وَسَهُوٌ بَعْدَ سَهُوٍ  
مِنْكَ اِحْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءٍ جَزِيْلٌ

نفس شیطان می کشد یا رب مرا سوئے و غل  
آں چناں کن تا نہ آید ہیچ در ایمان خلل  
حال ابتری شود از خوفِ عصیان و اجل  
کَيْفَ حَالِي يَا اِلٰهِي لَيْسَنِي خَيْرُ الْعَمَلِ  
سُوْعِ اَعْمَالِي كَثِيْرًا زَادُ طَاعَاتِي قَلِيْلًا

جز خدا ہرگز ندیدم حسن تو اندر غلاف  
چوں منزل گشتی با نورِ حق اندر لحاف

در عطائے حق تعالیٰ شد ز رحمت انکشاف

هَبْلَنَا مَلَكًا كَبِيرًا نَجِّنَاهُمَا نَخَافُ

رَبَّنَا اِذَا نَتَّ قَا ضِي وَ الْمُنَادِي جِبْرَائِيلُ

اے کریم کارساز و دافع رنج و بلا

بیکس و ناچار ام عاجز حقیر و بینوا

چشم، دارم از تو اے بخشنده جرم و خطا

قُلْ لِنَارِ اَبْرَوِي يَا رَبِّ فِي حَقِّي كَمَا

قُلْتَ قُلْ يَا نَارِ كُونِي اَنْتَ فِي حَقِّ الْخَلِيلِ

چشم گریاں سینہ بریاں ایں گدائے خستہ روح

حاضر آمد در حضوری با سلام پر فتوح

ہجر احمد اے ریاض از بسکہ شد سوحان روح

اَيْنَ مُوسَى اَيْنَ عِيسَى اَيْنَ يَحْيَى اَيْنَ نُوحٍ

اَنْتَ يَا صِدِّيقُ عَلِيٍّ (اَكْبَر) تُبِّ اِلَى الْمَوْلَى الْجَمِيْلِ

## تبلغ معرفت

گھونگھٹ کے پٹ کھول دِلہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول  
گہرا پردہ سب سے نیارا راگ ریلے گان  
پائل میں جھنکار ہے کس کی بجا یہ کیسے ڈھول  
گھونگھٹ کے پٹ کھول دِلہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول  
نوری مکھڑا بہت پیارا سُندر روپ پرکاش  
تن من دھن سے واری جاؤں تنی سامکبہ سے بول  
گھونگھٹ کے پٹ کھول دِلہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول  
دُہوم مچی ہے جگ میں تیری جیون کے سرتاج  
سورج چاند ستاروں میں بھی حُسن ترا انمول

گھونگھٹ کے پٹ کھول دہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول

منوا بیا کل بہت ہمارا رُوت ہے دن رین  
انسوں کی اب جھڑی لگی ہے پریم کے موتی رول

گھونگھٹ کے پٹ کھول دہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول

برہ کی اگنی جگر جلاوے تڑپ تڑپ جیو جائے  
تڑس تڑس من رہے اُداسی نین کے پرتول

گھونگھٹ کے پٹ کھول دہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول

مَدھ بھری ہے اس انوکھی چرن پھول گلاب  
انکھین تیر کنکھین مار یو چتون میں رس گھول

گھونگھٹ کے پٹ کھول دہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول

قید میں ہم کو ڈال کے سا جن خبر نہ لینو مور  
ہجر کے باعث بارالم سے جگر میں ہو گیو خول

گھونگھٹ کے پٹ کھول دہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول

نجم ولی کے ہاتھ پکو جب ایشور بھکت ریاض  
خدائے برتر ہے جس کا عاشق اسی سے اپنا مول

گھونگھٹ کے پٹ کھول دہنیا گھونگھٹ کے پٹ کھول  
ہر دے بہتر درس دکھا دے برہم روپ انمول

# معرفت

چلا نور خدا منزل بہ منزل  
عدم سے سوئے لا منزل بہ منزل

اندھیری رات میں تنہا مسافر  
الہ سے ملا منزل بہ منزل

جہاں میں اپنی ہستی لام الف ہے  
بدرگاہِ خدا منزل بہ منزل

رسالت ہے بہ الا بدر کامل  
حبیبِ کبریا منزل بہ منزل

عطا کی رب نے ایمانی شرافت  
کمالِ مدعا منزل بہ منزل

بقا باللہ نورانی ودیعت  
نبیوں میں چھپا منزل بہ منزل

سُراغِ حُسن و خوشبو سے یقینی  
ملا حق کا پتہ منزل بہ منزل

رہے گا تا ابد اہل وفا پر  
کرم اللہ کا منزل بہ منزل

نفسی اثبات ہے جینا و مرنا  
بہ ہجرِ مصطفیٰ منزل بہ منزل

فنا میں خیر و شر با حق و باطل  
اجل ہے بر ملا منزل بہ منزل

ریاضِ نجمِ دین اللہ اکبر  
ہوا حق پر فدا منزل بہ منزل



# تصوف

نمی دلم چوں بود شب جائے که من بودم  
خزانه گنت کنزاً بود شب جائے که من بودم

عدم را در فنا دیدم حجابِ حسن ربّانی  
تخیر خود بحیرت بود شب جائے که من بودم

وجودِ خالق اکبر بحمد اللّٰه الا اللّٰه  
بقائے ذاتِ واحد بود شب جائے که من بودم

نفسی در ظلمتِ عالم چنین و آن چنان باشد  
که اثباتِ خدا حق بود شب جائے که من بودم

مکین لا مکان شمس و قمر با رحمتِ عالم  
مجلای شمع روشن بود شب جائے که من بودم

ہجومِ ظلّ و حدتِ کثرتِ ارواحِ انسانی  
شعاعِ نورِ جانم بود شبِ جائے کہ من بودم

ہوالا اول ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن  
حضورِ فضل و رحمت بود شبِ جائے کہ من بودم

حبیبِ کبریا واللہ مقصودِ خداوندی  
بسرّ عبد و مرسل بود شبِ جائے کہ من بودم

بہ اظہارِ تمنا نجمِ دینِ مصطفیٰ آخر  
ریاضِ بدرِ کامل بود شبِ جائے کہ من بودم

## تبلیغ

نیند جھوٹی موت ہے روزانہ جو سوتے ہیں ہم  
 اور اصلی زندگی کو مفت میں کھوتے ہیں ہم  
 بعد سچی موت کے ملتی ہے اصلی زندگی  
 رحمت عالم کے اُس دم رُو برو ہوتے ہیں ہم  
 میں ہوں قطرہ وہ ہے دریا بحر نا پیدا کنار  
 بجر میں حق الیقین کے روز و شب روتے ہیں ہم  
 صاف ہو جاتی ہے صورت پاک ہو جاتا ہے دل  
 پنجوقتہ مسجدوں میں مونہہ کو جب دھوتے ہیں ہم  
 آخرت میں ساری کھیتی نیک و بد اعمال کی  
 پھول و پھل بن کر ملیں گے جو یہاں بوتے ہیں ہم  
 سب غلامانِ نبیؐ کا ہے مقدر اوج پر  
 عبدہ کی شان میں آدمؑ کے جب پوتے ہیں ہم  
 خاکِ پائے مصطفیٰؐ ہو کر ریاضِ احمدیؑ  
 نجمِ دینِ باخدا سے مل کے خوش ہوتے ہیں ہم

## جذبات

بے خودی میں اگر اے یار خدا یاد نہیں  
تجھ سا ناداں بھی جہاں میں کوئی ناشاد نہیں

کفر بکتا ہے خطا کرتا ہے ظالم ہے وہی  
برملا کہتا ہے جو شخص خدا یاد نہیں

بے خودی کیسی موٹائی ہے سراسر اُس کی  
بن کے مکار جو کہتا ہے خدا یاد نہیں

چھین لو جُبّہ و دستارِ فضیلت اُس کی  
جو اہانا بھی کہے ہم کو خدا یاد نہیں

غیرت آتی نہیں افسوس یہ کیا حالت ہے  
روبرو حق کے دلیری کہ خدا یاد نہیں

قول پر قالو بلیٰ کے بھی کیا کچھ نہ گماں  
ہو کے بد مست لگے کہنے خدا یاد نہیں

روزِ میثاقِ خدا نے یہی فرمایا تھا  
جا کے دنیا میں یہ کہہ دینا خدا یاد نہیں

جائے عبرت ہے ذرا غور سے سمجھو تو سہی  
آئے دو دن نہ ہوئے اور خدا یاد نہیں

اتنی ہی بات ذرا سوچو کہاں تھے پہلے  
کیا وہاں بھی تھے یہی کہتے خدا یاد نہیں

کون سا کام ضروری تمہیں کرنا تھا یہاں  
کیا یہی کہنا تھا برجستہ خدا یاد نہیں

لاپتہ تھے کہیں کچھ نام و نشان بھی تو نہ تھا  
لایا جو سب کو عدم سے وہ خدا یاد نہیں

چشمِ بینا کیا اعضاء دئے دانائی بھی  
پھر بھی آنکھوں میں یہ چربی کہ خدا یاد نہیں

سانس بھی لیتے غذا کھاتے ہو پانی پیتے  
چھوڑ دو ساری یہ چیزیں جو خدا یاد نہیں

مت چھوڑو فرشِ زمین آب و ہوا کو اُس کے  
حق سے منکر ہو اگر تم کو خدا یاد نہیں

کس قدر بخشش ہیں خالق نے کرم سے اپنے  
نعمتیں کھاتے ہوئے شکر خدا یاد نہیں

ایسے جینے سے تو مرنا کہیں بہتر ہے اُسے  
جس کو کچھ ہوش نہیں دل میں خدا یاد نہیں

کیا مزہ اُس کو جہنم میں ملے گا یارو  
شوق سے کہتا ہے جو شخص خدا یاد نہیں

کیوں کہا کیسے کہا کس نے تمہیں بہکایا  
کیا یہی عقل کے معنی ہیں خدا یاد نہیں

تم کہاں تک اُسے جھٹلاؤ گے اوپر دیکھو  
جگمگاتے ہوئے تاروں کا خدا یاد نہیں

اُس کی قدرت کا تماشا ہے جہاں میں چار سو  
صنعتیں دیکھو اگر شانِ خدا یاد نہیں

کور چشمی نہیں گونگے نہیں بہرے بھی نہیں  
جہل و نادانی یہ پھر کیسی خدا یاد نہیں

شعبہ بازوں کو اکثر جو سمجھتے ہو فقیر  
ہیں وہ مکار تمہیں فقرِ خدا یاد نہیں

راہ گم کردہٗ اَسرارِ حقیقت ہے وہی  
مل کے شیطان سے کہا جس نے خدا یاد نہیں

کوئی فرعون بنا پھرتا ہے ہامان ہے کوئی  
ہیں جو مغرور اُنھیں کبرِ خدا یاد نہیں

حرصِ دنیا بھی ہے نخوت بھی ہے مکاری بھی  
 طالبِ زر کو زمین زن میں خدا یاد نہیں  
 پارسائی کے لئے عجز و وفا لازم ہے  
 جن میں اخلاق نہیں اُن کو خدا یاد نہیں  
 کامِ شیطان نے کیا اپنا تمھیں دے کے فریب  
 تم یہی کہتے رہے ہم کو خدا یاد نہیں  
 کیوں تباہی ہے شب و روز یہ بربادی ہے  
 کیا خبر اتنی نہیں حکمِ خدا یاد نہیں  
 کون کہتا ہے شریعت سے جدا ہو کے طرح  
 بوئے کفر آتی ہے غافل کو خدا یاد نہیں  
 کوئی حالت بھی ہو زیبا نہیں یہ کہہ دینا  
 بے خودی کا ہے یہ عالم کہ خدا یاد نہیں  
 ہیں فقیروں میں جو اوصافِ خدا ہی جانے  
 باہم ہوتے ہوئے غیرِ خدا یاد نہیں



خیریت چاہو تو چل کر ابھی توبہ کرلو  
 ورنہ تم جانو اگر قہر خدا یاد نہیں  
 گر نہ مانو گے کہا حق کا تو پچھتاؤ گے  
 پڑھ کے قرآن کو بھی ہو کہتے خدا یاد نہیں  
 کوئی عالم بھی نہیں ایسا نبیوں کے لئے  
 حق تعالیٰ کے مقابل بھی خدا یاد نہیں  
 دین و ایمان کی حفاظت وہ نہیں کر سکتا  
 جس کو محبوب خدا شیر خدا یاد نہیں  
 چاند پر خاک نہ ڈالو ذرا آنکھیں کھولو  
 روزِ روشن میں بھی شک ہے جو خدا یاد نہیں  
 یہ بتاؤ تو ذرا دنیا میں آئے کیونکر  
 کیوں اسے چھوڑ چلے اب جو خدا یاد نہیں  
 توبہ کرتا ہوں سرِ عجز جھکا کر یارو  
 حق سے وعدہ جو کیا تھا بخدا یاد نہیں

بے خودی کا وہی عالم ہے مبارک جس میں  
 ماسوا حق کے جسے غیر خدا یاد نہیں  
 تھا خدا خود بخودی غرقِ تجرد بخدا  
 اس لئے رازِ خدا سرِّ خدا یاد نہیں  
 ہوت لائوت وری سر خفی میں اخفا  
 کنزِ مخفی میں جو تھا ذوقِ خدا یاد نہیں  
 سرِّ وحدت میں فنا پر بھی فنا ہے بالذات  
 پر وہ مخصوص بحق ہے کہ خدا یاد نہیں  
 ہے نگاہوں میں سدا حاضر و ناظر بخدا  
 کیسے کہہ دوں کہ خدا کو بھی خدا یاد نہیں  
 لطف و اکرامِ را بخشش و انعامِ خدا  
 کیا مزہ کفر میں گر فضلِ خدا یاد نہیں  
 نجمِ ساداتِ حسینی ہے ریاضِ احمد  
 اس لئے حق کے سوا غیر خدا یاد نہیں

# تصوف

للحمد زہے ہمتِ مردانہ جگر میں  
جو یاں حق کا ہوا اک بندۂ اللہ سفر میں

عشق کی راہ بڑی سخت ہے منزل ہے کڑی  
تو ہی ضامن ہو مددگار و معاون ہو سفر میں

ہو مبارک یہ عبادت یہ ریاضت اُس کی  
شوق میں پڑھتا ہے نقلیں تری راہ سفر میں

بارک اللہ ملیں دل کی مرادیں سب کو  
گرد ہیں اُس کے جو پروانے سر راہ سفر میں

ہے مسافر یہ مدینہ کا اگر اے مولے  
جلد پہنچا اُسے تا دور ہو یہ رنج سفر میں

لیکن اے یار وہاں کے لئے توشہ لے لے  
تا سند بھی رہے امداد ملے راہِ سفر میں

پا پیادہ تجھے گر یوں ہی سفر کرنا ہے  
پیرِ کامل کے ہدایات کو لے ساتھ سفر میں

ہر قدم پر ہو میسر تجھے حجِ اکبر  
دل بھی معمور بصد نور مبارک ہو سفر میں

نورِ ایمان و معارف کے جواہر لے کر  
کفش برداری مرشد کو بنا تاج سفر میں

ہجر احمد میں تو جینا ہی کبیرہ ہے گناہ  
ہو نہ محبوب اگر ساتھ تو کیا لطف سفر میں

لے خبر جلد مسیحا کہ ریاضِ نجمی  
جاں بلب ہے تپِ فرقت میں کہاں جائے سفر میں

## تصوف

ہے مد نظر کیا تجھے اے یار سفر میں  
یا ذوق طبیعت کا کرشمہ ہے جگر میں

کس گل کی تمنا ہے تجھے جستجو کس کی  
کس فکر میں نکلا تو فقیرانہ سفر میں

اللہ کے گھر جاتا ہے تو مانگنے کیا شے  
کس حسن عقیدت کا یہ جلوہ ہے سفر میں

مقصود ہے گر خانہ کعبہ کی زیارت  
جب چاہو کرو حرج ہی کیا راہ سفر میں

خوشنودی خالق کی ہوئی آرزو دل میں  
یا اور کوئی بات ہے درپردہ سفر میں

بے کل ہے اگر دردِ محبت میں ترا دل  
دوری تجھے کس طرح گوارا ہے سفر میں

جس دل میں رہا کرتی ہے اللہ کی الفت  
اک ٹیس اٹھا کرتی ہے ہر وقت جگر میں

محبوب خدا ہے ترے دیدار کا مشاق  
کیوں دیر تو کرتا ہے مدینہ کے سفر میں

ہرگز نہ تقاضائے محبت اُسے کہئے  
جو دیر تو کرتا رہے یوں راہ سفر میں

رحمت تجھے تکتی ہے تو کرتا ہے تغافل  
بیگانوں کی مانند چلا یوں تو سفر میں

احکام شریعت ہیں عیاں بندوں کی خاطر  
تا مکر شیاطین کا نہ ہو دخل بشر میں

ہے مکر یہ شیطان کا تری نیکی وہ لے لے  
قوت ہو ترے نفس کو شہرت ہو سفر میں

طالب کو کہاں چین رہِ صدق و صفا میں  
فرقت میں عبث جاتے ہیں دن شوق سفر میں

اللہ کو پایا نہ کسی نے بھی کہیں پر  
واللہ خدا ملتا ہے ادنیٰ سے سفر میں

مجزوب کو البتہ شریعت کی نہیں قید  
بے خود جو رہا کرتے ہیں باللہ سفر میں

کھانے کی اُنھیں پروانہ سونے کا اُنھیں ہوش  
آرام کی خواہش نہ گرانی ہے سفر میں

ہیں نعمتیں اللہ کی سب چیزیں جہاں میں  
خالق جو تجھے بخشے وہ لے راہ سفر میں

گر حکم شریعت کو ترا نفس نہ مانے  
کر قتل اُسے فکر نہ کر حسن سفر میں

ایثار و کرم پر ہوں نگاہیں تری ہر دم  
غربا و مساکین ہیں بہت راہ سفر میں

بخشش ہے محض فضل و کرم پر ہی خدا کے  
ہے زہد میں تقویٰ میں عبادت نہ سفر میں

جن لوگوں میں ہوتی نہیں ادراک و معارف  
حق بات بری لگتی ہے غیروں کے نظر میں

کہنے کو تو سب کہتے ہیں اللہ کو حامی  
پر غیر خدا ہی کو وہ تکتے ہیں سپر میں

سب چیزیں خدا ہی کی ہیں ناری ہو کہ نوری  
ہے خیر میں رحمت تو کرامت نہیں شر میں

اے دل جو کوئی کام خودی سے تو کرے گا  
ڈالے گا وہ اک روز تجھے خوف و خطر میں



جس دل میں خودی ہے وہ نہیں کبر سے خالی  
خطرہ ہے بہت راہ طریقت کے سفر میں

گر دل میں تمنا ہے سفر ہی کی تو یوں کر  
جان بھیج دے کعبہ کو رہے تن بہ سفر میں

ہر پانچ قدم پر نہیں نقلین کی حاجت  
ہر سانس ہو پُر درد بصد آہ جگر میں

ہو جوش محبت میں تموج کا وہ طوفان  
جل اُٹھے دم آہ جگر شوق سفر میں

پہلے سر تسلیم فتح پور میں خم کر  
پھر شوق سے جا کعبہ کو مکہ کے سفر میں

عرفان و حقیقت میں وہی گوہر تاباں  
منظر ہے فقط ایک یہیں چشمِ قمر میں

وہ بدر کمالات ہے وانجم کی تفسیر  
ممکن نہیں آجائے کسی کے وہ نظر میں

ہے مظہر اعجاز معانی و معارف  
وہ نور ہدایت ہے تری راہ سفر میں

ہوتی ہے نبیوں میں ولیوں میں وہ قدرت  
جو چاہیں وہ کر دیتے ہیں بس ایک نظر میں

خلاق دو عالم کا وہ جلوہ ہے وہاں پر  
پہلو میں رسالت کے بڑے ظرف و ہنر میں

سرکارِ مدینہ بھی ملیں گے یہیں یارو  
دربارِ ولایت میں فتح پور شہر میں

کیوں صحرا نوردی کروں اللہ کے ہوتے  
فرقت میں یہ جینا کہیں مرنا ہے سفر میں

واللہ کسی نے بھی تجھے دیکھا نہ تجھ سے  
 ورنہ دل مضطر نہ کبھی جاتا سفر میں  
 پل بھر بھی تیرے ہجر میں مرنے سے گراں ہے  
 اے کاش کہیں موت نہ آجائے سفر میں  
 اڑ کر جو کہیں آنکھوں کے بل جاؤں مدینہ  
 ہو بس وہ طوافِ حرمِ کعبہ سفر میں  
 روضہ کی ترے جالیاں وہ گنبدِ خضرا  
 آنکھوں کے مقابل میرا آقا ہو سفر میں  
 رگ رگ سے ترا نام زبان پر ہو تری حمد  
 ہر ریشہ میں منصور دعاگو ہوں سفر میں  
 اے رحمتِ عالم ہو ادھر ایک نظر اور  
 گہرا لگے تا تیر محبت کا جگر میں  
 رکھ دے تو ریاضِ اپنا سر عجز یہیں پر  
 کعبہ ہے ترے سامنے قبلہ ہے نظر میں

## تبلیغ

خبر لو دوستو شیطان نہ گھس جائے کہیں دل میں  
کہ تم کو نفس کی خاطر نہیں حق کا یقین دل میں  
ہمیشہ کبر و نخوت خود پرستی کی نجاست میں  
رہا کرتے ہو حق سے بے خبر عرفان نہیں دل میں  
بچو مکر و دغا سے حرص و لالچ میں نہ پھنس جانا  
بہت کوشش میں ہے یہ نفس ابلیس لعین دل میں  
بلائی ہے یہ دنیا تم کو لہو و لعب کی جانب  
دکھا کر اپنی آرائش کو بن کر مہ جبیں دل میں  
محض مطلب ہے اسکا حق تعالیٰ سے رہو غافل  
جو آیا دام میں اس کے لگا خنجر وہیں دل میں  
شیاطین نفس امارہ پھر ان پر زر زمین و زن  
یہی سب مل کے ہو جاتے ہیں مارِ آستین دل میں

سمجھ رکھو یہ دنیا جائے عبرت دور فانی ہے  
 کسی نے باوفا اس کو کبھی پایا نہیں دل میں  
 تمنا کی جو شیطان نے بنے ہمارا آدم کا  
 ندا آئی پلٹ جا تیری گنجائش نہیں دل میں  
 خدا کی رحمتیں دیکھو خدا کی صنعتیں دیکھو  
 کہ ہر دم ساتھ بندوں کے ہے خود چھپکر مکیں دل میں  
 مہکتا ہے وہ پھولوں میں بھی ذروں میں چمکتا ہے  
 عجب انداز سے رہتا ہے وہ پردہ نشیں دل میں  
 بڑا درجہ بڑا رتبہ بڑی عظمت بڑی رفعت  
 کہوں کس منہ سے ہیں کیا آپ کیسے ہیں حسین دل میں  
 نہیں واللہ ہرگز آپ کا ثانی دو عالم میں  
 حقیقت ہے اگر کہہ دوں مجب ہو بالیقین دل میں  
 میں قربان اے ریاض اللہ کے اکرام و بخشش پر  
 جڑا جس نے محمد کے محبت کا نگین دل میں

# معرفت

سرّ اخفی و خفی با مرد و زن  
گوهر معنی بود در جان و تن

روشنی جان است و جانم سرّ حق  
ظلمت نوری شد برحمت گامزن

نور ایمان حق بود خیر البشر  
منظیر روح روان اندر بدن

دیدگان چشم حیرت یک توئی  
ایکه اندر خانه دل هم وطن

درمیان این و آن چستان  
نفس و شیطان روبرو شد راهزن

آب و آتش خاک و باد و خشک تر  
می نمائی با همه رنگ چمن  
در بهار فصل گل خوشبو بود  
خوبی حسن عمل در حسن ظن

چون ز قرآن حرف گوئی با خبر  
مرد عاقل گم شود در یک سخن

سخن اقرب شد ریاض احمدی  
در جمال مصطفی رحمت فگن

# تبلیغ

دوستو آو ادھر اللہ کی باتیں کریں  
نازنین آرزو کے چاہ کی باتیں کریں

مہ جبین مدعا ہے نورِ ختم المرسلین  
سید عالم رسول اللہ کی باتیں کریں

رب العزت کا ہے جو محبوب شاہ بحر و بر  
عالم ہستی کے اُس نو شاہ کی باتیں کریں

خود خدا عاشق ہے جس کے حسن نام محدود کا  
بس اُسی معشوق عالی جاہ کی باتیں کریں

بیمثال و بے بدل حقاً شفیع المرزبین  
مالک کونین حق اللہ کی باتیں کریں



رحمتہ اللعالمین شمس الضحیٰ بدرالدھی  
جس سے روشن ہے جہاں اُس ماہ کی باتیں کریں

ہے ازل سے تا ابد جو دائم و قائم سدا  
بالیقین حق الیقین کے چاہ کی باتیں کریں

ختم جس پر ہے خدا کی قدرت و صنعت گری  
اک اُسی ہر دو جہان کے شاہ کی باتیں کریں

سیرت و صورت خدائے پاک کی لاریب فیہ  
مصحفِ قرآن میں نور اللہ کی باتیں کریں

سارے عالم پر ہے جس کا فضل و احسان و کرم  
اُس حبیبِ کبریا ذی جاہ کی باتیں کریں

نور ایمان کو نہ جانا جس نے پا کر زندگی  
ایسے بھی نادیدہ و گمراہ کی باتیں کریں

پل صراط اللہ کا بیحد ہے مشکل راستہ  
جس طرف ہے عافیت اُس راہ کی باتیں کریں

انبیاء و اولیاء کے ذوق و سوزِ عشق سے  
جل کے ناری نور ہو اُس آہ کی باتیں کریں

نجمِ دین احمدیؑ نورالہدیٰ روح روان  
گوہر اسلام حق آگاہ کی باتیں کریں

مصطفائی ہے رسالت جبکہ دل میں اے ریاضؑ  
کیوں نہ پھر ہر دم اُسی اللہ کی باتیں کریں

## تصوف

مرحبا صلّ علی شمس الضحیٰ کی یاد میں  
مل گیا ہم کو خدا بدرالدّجیٰ کی یاد میں

ذات باری کی تجلی امر منکم پر ہوئی  
زندہ عالم ہو گیا رب العلیٰ کی یاد میں

کلمہ طیب کے پڑھتے ہی ملاحق الیقین  
خالق کون و مکاں ہے دربا کی یاد میں

گلشن ہستی کے پہولوں میں ہے خوشبو آپی  
ہر کلی کھلنے لگی حُسنِ وفا کی یاد میں

جلوہ گر ہے حق تعالیٰ رحمۃ اللعالمین  
دل منور ہو گیا نور الہدیٰ کی یاد میں

ہے شفیع المذنبین واللہ وہ جان جہاں  
سارا عالم ہے فدا خیر الواری کی یاد میں

عشق و الفت میں حبیب کبریا کے بالیقین  
مدعا بر آیا دل کا مصطفیٰ کی یاد میں

رونمائی ہے خدا کی مصطفائی آپ کی  
حق نمائی ہو گئی نجم الہدیٰ کی یاد میں

ہے ریاض احمدی نجم السلام احدیت  
راز باطن کھل گیا صدر العلیٰ کی یاد میں

# تبلیغ

مبارک ہے وہی محفل خدا کا ہو کلام اُس میں  
پیام اُس میں قیام اُس میں درود اُس میں سلام اُس میں

کوئی مجلس ہو وعظ و پند کی یا کوئی لکچر ہو  
محض مُردہ ہے وہ جلسہ نہ ہو جب تک سلام اُس میں

نہیں ہے روح جس محفل میں زندہ ہو نہیں سکتی  
دل و جان ہے صلوة اللہ اب اُس میں سلام اُس میں

نبیؐ کے عشق میں اللہ برتر نے دو عالم کو  
کیا پیدا کہ سب مل کر پڑھیں حق پر سلام اُس میں

یہ دنیا جائے فانی ہے کھڑی ہے موت سرہانے  
مسلمانوں کرو توبہ پڑھو ہر دم سلام اُس میں

جو نعمت فضل و رحمت ہے مُقَدَّر قلبِ انسان میں  
وہ نورانی ہے لوحِ دل لکھار ب نے سلام اُس میں

بڑا درجہ بڑا رتبہ بڑی عظمت ہے اُس دل کی  
بھرا ہو جو محبت سے نبیؐ کا ہو سلام اُس میں

امانت دل کے اندر ہے برحمت نورِ ایمانی  
شرافت امتیازی سے کیا حق نے قیام اُس میں

مقرّر آئینہ دنیا ہے اک محفلِ پسِ پردہ  
خدا کی شانِ قدرت کا ہے جلوہ صبح و شام اُس میں

ظہورِ نورِ وحدت کا جمالِ مصطفائی میں  
کمالِ لایزالی ہے بہت عالی مقام اُس میں

مجاہدی آئینہ اسلام کے پردے میں روشن ہے  
بجز اللہ برتر کے نہیں غیروں کا کام اُس میں

دیا نورِ جمالِ کبریا آدمؑ کو خالق نے  
کمالِ حُسنِ یکتائی کو تا دیکھے مُدام اُس میں

ہے انسان پتلہ بے نور چوبِ خشک سے بدتر  
نہیں علم و ادب جسمیں وفا کا ہونہ نام اُس میں

جو قرآن سارے عالم کیلئے پند و نصیحت ہے  
خدا کے رازداری میں ہے عبرت کا پیام اُس میں

ترے دل میں ریاض اللہ اکبر عرشِ اعلیٰ سے  
تجلی نور کی کرتا ہے رہتا ہے سلام اُس میں

## ضروری ہدایت برائے عبرت و نصیحت

مسلمانوں کے دل سے اے خدا خطرے نکل جائیں  
غلط فہمی و غفلت کے نقائص صاف ہو جائیں

سلائی سے نہ وہ بھاگیں اقامت \* <sup>(ص ۵۷ شریف ملاحظہ فرمائیں)</sup> میں نہ یہ بیٹھیں  
بلائے سوئے ادبی سے یہ دونوں پاک ہو جائیں

اہانت اور تکذیب رسالت عین غفلت ہے  
محبت حق تعالیٰ سے قطع نسبت نہ فرمائیں

عطا ہو جائیں آنکھیں دیکھ لیں بے باکیاں اپنی  
کرم سے فضل و رحمت سے نہ وہ محروم رہ جائیں

کتابوں میں مسائل امتحانی پر بہ روحانی  
عوام اس جانچ میں پڑ کر نہ اکثر فیل ہو جائیں

بزرگوں کا ادب مانیں کہ دل میں نور قائم ہو  
معارف میں حقائق کے مسلمان پاس ہو جائیں



شیاطین راہزن ہیں ممتحن ایمان والوں کے  
حجاب خود سری میں موردِ عصیاں نہ ہو جائیں  
اقامت میں مُضر ہے بیٹھنا اہلِ محبت کا  
کہ عظمت ترک ہوتی ہے عبثِ حجتِ نفرمائیں

کریں سب فاتحہ میلادِ نبویؐ شوق سے ملکر  
بڑی غفلت ہے گر آدابِ رحمت سے مگر جائیں  
برائی فہمِ ناقص میں فقط اک سوئے ادبی ہے  
بہت نقصانِ ایمانی ہے اے رب راہ پا جائیں

بڑا قاتل ہے زہریلا یہ کانٹا قلبِ انساں میں  
خودی کبر و حسد سے سارے مسلم پاک ہو جائیں  
عقائد سارے اچھے ہیں مشرّع ہیں نمازی ہیں  
فریب و مکر شیطان سے اگر اے کاش بچ جائیں

خدا جس بات سے خوش ہو خودی اُس میں نہ کچھ برتیں  
ڈریں اللہ برتر سے کہ آنکھیں دکی گھل جائیں

حبیب کبریا کے ذکر میں تعظیم واجب ہے  
 ہمیشہ با ادب رہ کر مقدر اپنا چمکائیں  
 کریں ہرگز نہ غفلت اہل ایمان حُسنِ طاعت میں  
 عبادت زہد و تقویٰ پر بہ نادانی نہ اترائیں  
 جہاں پر ذکر ہو اللہ کے پیارے پیمبر کا  
 وہاں کی خاک آنکھوں میں لگانے سر کے بل جائیں  
 خدا خود جبکہ تعظیم نبی کرتا ہے قرآن میں  
 ملائک محفلِ نبوی میں کیوں شرکت نہ فرمائیں  
 گناہوں کا ہے کفارہ بلائیں لوٹ جاتی ہیں  
 مسلمان ایسے ذکر خیر سے ہرگز نہ باز آئیں  
 زبان کو بند کر لیں گر نہیں ہے سو جھآنکھوں میں  
 بلا سے نارِ دوزخ میں شیاطینِ جل کے مرجائیں  
 کھڑے ہو کر پڑھیں بلغِ سلامی یا نبی اللہ  
 اذیتِ حقِ تعالیٰ کو نہ اس بارے میں پہونچائیں

یہ وہ محبوب ہے جس پر خدا خود دل سے شیدا ہے  
 مسلمانوں چلو قدموں میں سب قربان ہو جائیں  
 جہاں پر ذکر میلادُ النبیؐ ہوتا ہے اُس جا پر  
 ہجومِ قدسیان پڑھتے ہوئے صلِّ علیٰ آئیں  
 سلامی مصطفیٰؐ کی جس گہری سب مل کے پڑھتے ہیں  
 فرشتے عرشِ اعلیٰ سے نہ کیوں اُس دم اتر آئیں  
 بلا شک نامرادی بے نصیبی ہے یقین جانو  
 نبیؐ کے پاک محفل میں سلامی سے جو کتر آئیں  
 نہیں وقعت ہے محفل کی نہ ہو جب تک سلام اُس میں  
 ضروری ہے کھڑا ہونا کہ ارماں دل کے بر آئیں  
 خدا کا فضل و احسان ہے جو اس دنیائے فانی میں  
 شفیعِ عاصیاں ہو کر شہ کون و مکان آئیں  
 ریاضِ اللہ سے سارے مسلمان اب دُعا مانگیں  
 محبتِ دل میں پیدا ہو نبیؐ کی تا امان پائیں

## \* حدیث شریف

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي  
قَدْ خَرَجْتُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)  
ترجمہ:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو تم اسی وقت اٹھو  
جب مجھے دیکھ لو کہ میں حجرے سے نکل گیا ہوں۔  
(بخاری و مسلم)

ف = ذخیرہ میں ہے کہ اگر امام مسجد کے باہر ہو اور صفوں کے پیچھے  
سے مسجد میں داخل ہو رہا ہے تو نمازی امام کو دیکھتے ہی کھڑے  
ہو جائیں = اور در مختار کی عبارت یہ ہے کہ اگر امام سامنے سے مسجد  
میں داخل ہو رہا ہے تو امام پر نگاہ پڑتے ہی مقتدی کھڑے ہو جائیں۔

مولود شریف منظوم

اے خدا الحمد رب العالمین  
المدد یا رحمتہ اللعالمین  
خستہ عالم یا شفیع المذنبین  
رحم کن اے شاہ ختم المرسلین  
ذات تیری معنی کون و مکان  
ہے تو ہی اوصاف میں جانِ جہاں  
تو وہ خالق ہے کوئی تجھ سا نہیں  
جس کو چاہے بخشدے صدق و یقین  
تجھ پہ تیرا حسن جب ظاہر ہوا  
عقدہ سرّ خفی کھل کر رہا  
ذات رب اللہ اکبر بالیقین  
دل میں چھپ کر بن گیا پردہ نشین  
گوہر یکتا احد ہے برملا  
احمد مرسل محمد مصطفیٰ

ہے وہی دُور از گماں ہر جا عیاں  
بے نشاں ہو کر نشاں میں ہے نہاں  
اول و آخر وہ اللہ الصمد

کچھ نہ تھا ہرگز بجز ذاتِ اُحد  
موجدِ عالمِ خدائے جان و تن  
گنت کنزاً میں چھپا تھا ذوالہمن

بے نشاں و بانشاں لا انتہا  
آپ ہی میں آپ وہ پوشیدہ تھا  
لم یلد بہی ہے ولم یولد وہی  
حقہ بالذات ہے خیر النبی

لا شریک و وحدۃ کی شان میں  
حق نما لا ریب ہے قرآن میں  
یعنی وہ نورِ خدا صل علی  
باعثِ ایجادِ عالم ہو گیا

ابتدا میں احدیت کی شان میں  
 مصطفیٰ ہے با خدا پہچان میں  
 ہے وہی حُسنِ حقیقی کا گہر  
 بیمثال و باکمال و باہنر  
 جلوہ رنگین جمالِ کبریا  
 دیکھتے ہی دیکھتے عاشق ہوا  
 مدتوں محو سرورِ شوق تھا  
 اپنے ہی دیدار میں پُرذوق تھا  
 ہر ادا اک شانِ قدرت بن گئی  
 منظرِ اعجاز و حکمت ہو گئی  
 ہے شعاعِ نورِ جانِ مُرسلان  
 عقلِ انسانی میں ہے رُوحِ رواں  
 ذرہٴ انوار سے ہر شے بنی  
 عرش و گُرسی اور سب چیزیں نئی

ہر زمان ہر کام پتہ اسرار ہے  
 اُس کے ہر انکار میں اقرار ہے  
 عاشق و معشوق کی ہر بات کو  
 رازِ باطن کہدیا جذبات کو  
 عظمت و رفعت کی ساری بجلیاں  
 ہو گئیں اک کُن سے ظاہر خوبیاں  
 صنعتوں میں حق کو ظاہر کر دیا  
 گلشنِ ہستی کو گل سے بھر دیا  
 اولین و آخرین میں ایک ہے  
 مصطفیٰ کی شان میں لبتیک ہے  
 جسکے خاطر حق کی رحمت عام ہے  
 حامد و محمود و احمد نام ہے  
 ہے رسولوں میں رموزِ عاشقان  
 ذات معہ اوصاف ربِّ دو جہان



ہو گیا مقصود حق خیرالبشر  
 مالک کونین شاہ بحرور  
 شکل نوری جسم نوری باکمال  
 با حیا بے سایہ بیچون بیمثال  
 ہے وہی انسان اصلی بیگمان  
 سارا عالم ہے مثالی نورِ جان  
 چاند و سورج میں اسی کی شان ہے  
 روشنی سے نور کی پہچان ہے  
 اُس کے ذروں میں ہے جب اتنی چمک  
 کون حق کی دیکھ سکتا ہے جھلک  
 آخرش وہ نورِ حُسنِ کبریا  
 عرش کے نیچے مُعلق ہو گیا  
 پھر چلا وہ نورِ اسفل کی طرف  
 شرع کے جامہ میں ہو کر باشرف

حضرتِ آدمؑ کو قسمت سے ملی  
 اس امانت کے سبب پیغمبریؑ  
 الغرض وہ منتقل ہوتا ہوا  
 تیرگی کفر کو کھوتا ہوا  
 عالمِ بالا سے جب سوئے عرب  
 آ گیا مکہ میں ہو کر عین رب  
 خاندانِ ہاشمی کو برملا  
 حق نے بخشی نعمتِ خیرالوریؑ  
 آمد آمد کی جہاں میں دھوم ہے  
 نام اُس کا عرش پر مرقوم ہے  
 سارے عالم کا ہے جو سینہ سپر  
 آیا بطنِ آمنہؑ میں وہ گہر  
 ظاہری صورت میں رشکِ ماہتاب  
 خاک پر آنے کو ہے عالی جناب

اوٹھ کھڑے ہو مومنو تعظیم کو

حق تعالیٰ کیلئے تکریم کو

منتظر تھے سب کھڑے جن و ملک

وقتِ میلادِ النبیؐ زیرِ فلک

اب زمانہ مولدِ سرکارؐ ہے

فضل و رحمت کا سجا دربار ہے

باروہویں اول ربیعِ وقتِ سحر

شکل انسان میں ہوا حقؐ جلوہ گر

دیکھ لو سب آ کے نورِ کردگار

عبد کے پردے میں ہے پروردگار

مومنو پڑھ لو سلامِ جاوداں

با درودِ مصطفیٰؐ اُمّ البیاء

السلام اے ذاتِ ربِّ العالمین

السلام اے رحمۃ اللعالمینؐ

اِسْلَامِ اے مُوجِدِ کُلِّ بحرِ ویر  
 اِسْلَامِ اے مالکِ زیرِ و زبر  
 اِسْلَامِ اے دَرِّ مکنونِ اَحَدِ  
 اِسْلَامِ اے حُسنِ اللہِ الصَّمَدِ  
 اِسْلَامِ اے رازِ دارِ اوّلینِ  
 اِسْلَامِ اے پردہِ دارِ آخرینِ  
 اِسْلَامِ اے ذوالجلالِ و ذوالکرمِ  
 اِسْلَامِ اے مالکِ جاہِ و حشمِ  
 اِسْلَامِ اے بے نظیرِ و بے بدلِ  
 اِسْلَامِ اے خوبیِ حُسنِ اَزَلِ  
 اِسْلَامِ اے مصدرِ ہر جُزِ و کُلِ  
 اِسْلَامِ اے گلشنِ و خوشبوئے کُلِ  
 اِسْلَامِ اے عشقِ و الفتِ کے نگینِ  
 اِسْلَامِ اے نورِ حُسنِ مہِ جبینِ

اَلسَّلَامُ اے جوہرِ کون و مکاں

اَلسَّلَامُ اے جانِ جانانِ جہاں

اَلسَّلَامُ اے کنزِ مخفی کے گہر

اَلسَّلَامُ اے نورِ حق خیرالبشر

اَلسَّلَامُ اے مظہرِ اسرارِ حق

اَلسَّلَامُ اے مخزنِ انوارِ حق

اَلسَّلَامُ اے خاتمِ پیغمبران

اَلسَّلَامُ اے نورِ جانِ مُرسلان

اَلسَّلَامُ اے آفتابِ انبیاء

اَلسَّلَامُ اے ماہِ نجمِ الاولیاء

تا ابد یا رب رہے جاری سلام

ہر گھڑی ہر لحظہ ہر پل صد سلام

از برائے آل و اصحابِ رسول

ہو ریاضِ خستہ سے ہدیہ قبول

## تبلیغ

ہوش میں آجاؤ جاگو غافلواہل زمین  
کیا خبر تمکو نہیں کیا چیز ہے ایمان و دیں

اپنی ہستی اور پیدائش کو اپنی موت میں  
خوب سوچو اور سمجھو کون ہے جان آفریں

پتلہ خاکی میں لاکھوں صنعتیں روح رواں  
کس نے بخشی قدرتیں عرفانیں رب العالمین

ذات برتر ہے خدا کی مظہر ہر جزو و گل  
عبدیت کی شان میں مرسل ہوا حق الیقین

ظاہر و باطن ہے وہ سر خدائے لم یزل  
ہے وہی اللہ اکبر اولین و آخرین

باطنی آنکھیں ہوں روشن دیکھ لیں اللہ کو  
اسلیے آئے جہاں میں رحمۃ اللعالمین

وحدہ لا ریب ہے مرسل حبیب کبریا  
منظہر سر خفی انھی و روح متقیں

سارے عالم کو خدا نے اس لئے پیدا کیا  
تا کرے قربان حق پر جان و دل ایمان و دیں

ہے یہ قربان گاہ دنیا سب کو مرنا ہے بجا  
نیکی کرنے کے لئے ہے دوستو موقعہ یہیں

نفس طاہر کر کے دل کو پاک کر اے پیغمبر  
ہے یہی اصلی شرافت ورنہ پہر مہلت نہیں

ہے کلام اللہ ناطق جس کے وحدت پر ریاض  
بجوقتہ ہے اذانوں میں شہادت بالیقین

## تبلیغ

مسلمان ہیں جو کلمہ گو وہ دنیا دار ہوتے ہیں  
 شریعت کے وہ ابجد خواں علم بردار ہوتے ہیں  
 وہ ہیں بچے سمجھتے ہی نہیں ابجد کے آگے کچھ  
 مگر ہے شوق جن کے دل میں وہ ہشیار ہوتے ہیں  
 نمازیں پڑھ لیں روزہ رکھ لیا مُلاؤ واعظ ہیں  
 بس اتنے ہی کے آجانے سے وہ دیندار ہوتے ہیں  
 بزرگوں کا ادب سچی محبت جن کے ہے دل میں  
 وہ ہیں راہِ ہدایت پر کہ وہ دلدار ہوتے ہیں  
 عبادت پر رضیاضت پر نہ تقویٰ پر نہ طاعت پر  
 نظر ہے جن کی رحمت پر بڑے ہشیار ہوتے ہیں  
 نہی سے جو عن المنکر کے پابند شریعت ہیں  
 وہ بیشک امر بالمعروف کے مختار ہوتے ہیں



نمائش آگئی جن میں ذرا بھی زہد و تقویٰ سے  
تفاخر کبر و نخوت کے سبب مکار ہوتے ہیں

خدا کا نام حرفوں میں فقط معلوم ہے اُن کو

کہ نامحرم ہیں بیگانوں میں وہ اغیار ہوتے ہیں

خودی جس دل میں پیدا ہوگئی مغرور و حاسد ہے

شیاطین اُس کے بے دینی میں پیروکار ہوتے ہیں

مسائل پڑھ کے مکتب میں جھگڑنا آگیا جسدم

بزرگوں کو سمجھ نے لگ گئے بیکار ہوتے ہیں

کہاں راجہ کہاں پرچہ کہاں مٹی کہاں ہیرا

خودی کو مثلکم گھ کر فنا فی النار ہوتے ہیں

محض کٹ جتی کرتے ہیں جو حق کے چھپانے کو

مجسم ہو کے شیطان برسرِ پیکار ہوتے ہیں

فقط اللہ والوں نے لیا ہے مغزِ قرآنی

سگون میں اُستخوان پر کیسے کیسے وار ہوتے ہیں

سمجھ پر جن کے پتھر پڑ گئے جہل و تغافل کے  
 طریقت کے مخالف بن کے بد کردار ہوتے ہیں  
 یہی آخر کو بدبختی بنی ناحق شناسوں کی  
 بڑا افسوس ہے لکھ پڑھ کے ناہنجار ہوتے ہیں  
 کبھی حق بات پر ابلیس قائل ہو نہیں سکتا  
 کتر دیتا ہے جملوں کو اگر ہموار ہوتے ہیں  
 خرابی آگئی جن میں خودی کبر و نجاست کی  
 وہی گستاخ و جاہل بے ادب مردار ہوتے ہیں  
 خدا کے راستہ سے جو بھٹک کر ہو گئے اندھے  
 وہ ہیں مغرور و حاسد دل میں اُن کے خار ہوتے ہیں  
 ہزاروں میں کوئی حق پر بڑی مشکل سے ملتا ہے  
 کہیں کم ظرف و نامحرم امانت دار ہوتے ہیں  
 جنہیں اللہ نے بخشی ہے نعمت فضل و رحمت سے  
 انہیں میں فقر و صبر و شکر کے انوار ہوتے ہیں

سمجھتے جو نہیں الفخر فخری کے حقیقت کو  
 وہ کیا جانیں دلِ عارف میں کیا انوار ہوتے ہیں  
 جو عالم با عمل ہیں صاحبِ عزت ہیں دنیا میں  
 انہیں تبلیغ لازم ہے کہ وہ سردار ہوتے ہیں  
 طریقت میں جنہیں خالق نے بخشی عقل و دانائی  
 معارف میں حقیقت کے وہ پراسرار ہوتے ہیں  
 ولایت بخشدی جن کو خدا نے اپنی رحمت سے  
 رسالت کی حمایت میں بڑے غمخوار ہوتے ہیں  
 ملی محبوبیت جن کو وہ افضل اور اعلیٰ ہیں  
 خدا کے راز داروں میں امانت دار ہوتے ہیں  
 نبوت ختم کر کے احدیت کے رونمائی میں  
 تعالٰی اللہ بالآخر بڑے سرکار ہوتے ہیں  
 تصرف ہے ریاض اللہ اکبر تیرے مرشد کا  
 مضامین عرش اعلیٰ سے جو گوہر بار ہوتے ہیں

## تبلیغ

شر کو مہلت بخشدی خالق نے تا یوم الیقین  
 حوصلہ جی بھر نکالیں تا شیاطین بر زمین  
 دی خدا نے زور و طاقت اختیارِ نیک و بد  
 شر کو آزادی بھی دیکر امتیازِ ہاں نہیں  
 جسقدر چاہو کرو ظلم و ستم جور و جفا  
 بس حُبابِ زندگی تک شیطنت ہے ہم نشیں  
 حق و باطل کربلا میں تھا عیاں غزوات میں  
 اشقیاء تھے اک طرف تھا خود خدا دل کے قریں  
 جو کمانا ہو کمالو ہے یہ مہلت کی گھڑی  
 نور بھی ہے نار بھی اچھا بُرا سب کچھ یہیں  
 ختمِ حجت کے لئے پیغمبروں کو بھیج کر  
 خوب روشن کر دیا اللہ نے حق الیقین  
 ڈھونڈتا پھرتا کہاں ہے اے ریاضِ بیخبر  
 صبر و شکر و فقر میں ہے نورِ پاکِ مہ جبیں

# نعت

جس پر وہ نشین کا ہے سراپا مرے دل میں  
ظاہر وہی عالم میں ہے جلوہ مرے دل میں

ہے نور ہدایت وہی اللہ کا پیارا  
مرسل ہے نبیوں میں ستارہ مرے دل میں

ہر ذرّہ عالم میں نظر آتا ہے ہر سو  
کعبہ کا خدا عرش کا تاراً مرے دل میں

ہر دم وہ مرے ساتھ ہے پوشیدہ و ظاہر  
کرتا ہے وہی چھپکے اشارا مرے دل میں

ہر وقت کچھری میں خداوند جہاں کے  
رہتا ہے شب و روز مقدمہ مرے دل میں

گر جا کبھی مندر کبھی مسجد میں پکارا  
جب تک رہا اغیار کا دھوکا مرے دل میں

جو راز کی باتیں ہیں خدا ہی اُسے جانے  
حل کر دیا قرآن سے معما مرے دل میں

اک ذرہ جو نہی نور کا آنکھوں میں سما یا  
یہ سارا جہاں بن گیا تارا مرے دل میں

انوارِ الہی سے مچٹی ہے رگِ جاں  
مکہ مرے دل میں ہے مدینہ مرے دل میں

کیا خوب پہلی ہے کہ ہے اور نہیں ہے  
بوجھے کوئی کیا حق نے چھپایا مرے دل میں

پردہ میں جو ناموں کے ریاض آیا جہاں میں  
سمجھانہ کوئی اتنا بھی ہے کیا مرے دل میں

## معارف

بِحمد اللہ ہم اللہ کو اللہ کہتے ہیں  
خدا کے خاص مظہر کو رسول اللہ کہتے ہیں

چھپا تھا کنت کنزاً میں الہ العالمین جب تک  
عدم کو لا مکانی میں فنا فی اللہ کہتے ہیں

ہوئی جس دم محبت ذات باری کو خدائی سے  
ظہورِ حسنِ یکتائی کو اِلا اللہ کہتے ہیں

احد کے دل میں جب عشقِ حقیقی نے جگہ پائی  
رسالت کی تجلی کو حبیب اللہ کہتے ہیں

وہی حامدُ ہوا احمدُ بنا محمودُ کے خاطر  
تجلّائے جمالی کو ہی بسم اللہ کہتے ہیں

شعاعِ حسن جب پھیلی تو ذروں میں چمک آئی  
دلوں میں نورِ یزدانی کو عبداللہ کہتے ہیں

عیاں ہے حسنِ عالم میں جو انسانوں کی صورت میں  
اسی کے جلوۂ رنگین کو نور اللہ کہتے ہیں

ملی آدم کو جو نعمتِ امانت وہ خدا کی تھی  
اسی نورِ مقدس کو صفی اللہ کہتے ہیں

وہی پھر منتقل ہوتا ہوا جب نوح میں آیا  
خدا کے اُس امانت کو نجی اللہ کہتے ہیں

پھر ابراہیمؑ و اسمعیلؑ و موسیٰؑ کے بھی مخبر کو  
خلیل اللہ ذبیح اللہ کلیم اللہ کہتے ہیں



ہوا پھر جلوہ گر وہ حضرت عیسیٰؑ کے پردے میں  
کہ اُس نورِ خداوندی کو روحِ اللہ کہتے ہیں

ہوا پھر غلغلہ عالم میں خود آتا ہے وہ گلو  
کہ اُس حق الیقین کو رحمتِ اللہ کہتے ہیں

وہ مقصودِ الہی آ گیا آغوشِ مادر میں  
جہاں میں اک اسی مظہر کو حق اللہ کہتے ہیں

بِحمدِ اللہِ اِلَّا اللہِ سبحان اللہِ بِسْمِ اللہِ  
اِسی ذاتِ مقدس کو رسول اللہ کہتے ہیں

خدا کی معرفت میں کہہ دیا تو نے ریاضِ آخر  
وہ باتیں رمز کی جن کو کلام اللہ کہتے ہیں

## تبلیغ

شرافت کون سی شے ہے شرافت کس کو کہتے ہیں  
خدا جس چیز سے خوش ہے رسالت کس کو کہتے ہیں  
جو غافل ہیں سمجھتے ہی نہیں ایمان و دینداری  
خدا کیا ہے نبی کیا ہے ہدایت کس کو کہتے ہیں  
شرافت آج کل پیسوں میں ہے جھوٹی خوشامد میں  
جو ہیں نا اہل کیا جانیں دیانت کس کو کہتے ہیں  
ادب سے جو نہیں واقف وہ کیا جانیں حقیقت کو  
نبوت کس کو کہتے ہیں امانت کس کو کہتے ہیں  
شریروں کو نظر آتی نہیں کٹ جتی اپنی  
جو ہیں مغرور کیا جانیں جہالت کس کو کہتے ہیں  
یہ مانا شاہزادے ہو نبی زادے ولی زادے  
مگر ابلیس کیا جانے اطاعت کس کو کہتے ہیں  
غنیمت ہے ریاض اللہ کی رسمی عبادت بھی  
سمجھ کر موت کو اپنی قیامت کس کو کہتے ہیں

## تبیغ

جو عاقل ہیں عالم میں نیکی کما لیں  
گناہوں سے دامن کو اپنے بچا لیں  
نہ کچھ کام آئیگی دنیا کی باتیں  
حکومت کے جھگڑے سیاست کی چالیں  
برائی کی جڑ ہے خودی کی نجاست  
حسد کبر و لالچ کو دل سے نکالیں  
ہمیشہ رہیں دور مکر و دغا سے  
دلوں میں صداقت کا نقشہ جمالیں  
جو دانائے حکمت ہیں راہِ عمل میں  
نبیوںؐ ولیوںؐ کو رہبر بنالیں  
مرادیں بر آئیں مقدر ہو روشن  
اگر ایک اللہ سے لو لگالیں  
ریاضِ تمنا ہے نجم المعارف  
حضورؐ اپنے قدموں میں اس کو بلا لیں

## نعت

دنیا میں خود جو آ کر کلمہ پڑھا رہے ہیں  
 واللہ دل میں میرے وہ ہی سما رہے ہیں  
 مظہر بشانِ رحمتِ حُسنِ شباب ہو کر  
 عالم میں اپنا جلوہ ہر سو دکھا رہے ہیں  
 اسلام کی ہے دعوت ہوتی ہیں جو اذائیں  
 خلدِ بریں کی جانب سب کو بلا رہے ہیں  
 وَحیِ کلامِ ناطقِ اظہارِ حق و باطل  
 حُسنِ عملِ گی خاطر قرآن سنا رہے ہیں  
 ہرگز نہ عاصیوں کی ہوتی نجات ممکن  
 کس پیار سے وہ سب کی بگڑی بنا رہے ہیں  
 قدموں تلے نبیؐ کے ہم سب کا ہے مُقدر  
 اللہ کے غضب سے وہ ہی بچا رہے ہیں  
 نجمُ السلامِ رَبِّیْ دِل میں ریاضِ احمد  
 گلزارِ بیخزاں کی خوشبو سگھا رہے ہیں

# تصوف

کلمہ توحید ہے واللہ جانِ مرسلان  
لا الہ اور الا ختم ہے پیغمبران

نحن اقرب ہے وہی انی انا خیر النبی  
چشم بینا گوش شنوا عقل گل روح رواں

شاہد و مشہود عالم حاضر و ناظر وہی  
بے زبان و بازباں ہے بے نشان و بانشاں

ہے مکین لا مکاں اللہ اکبر وحدہ  
منظہر حق الیقین خوشبوئے گل حسن جہاں

بحر رحمت کا ہے قطرہ اپنی ہستی اے ریاض  
نجم دین مصطفیٰ رب العلا ام البیاء

## تصوف

بِحمد اللہ آدمؑ کو صفی اللہ کہتے ہیں  
امانت دار انسان کو نبی اللہ کہتے ہیں  
خلافت امر منکم ہے بظنِّ حمد روحانی  
ضیائے نورِ وحدت کو رسول اللہ کہتے ہیں

کلام حق تعالیٰ سے مشرف جب ہوئے موسیٰؑ  
خدا کے نور باطن کو کلیم اللہ کہتے ہیں

خدا خود شاہد و مشہود ہے ختم رسالت پر  
احد کو میم کے پردوں میں بسم اللہ کہتے ہیں

نہیں غیر از خدا ہرگز کوئی اللہ کا مظہر  
کہ حسن لایزال کو حبیب اللہ کہتے ہیں

حواصِ لا الہ امتیازِ حق و باطل ہے  
نفی اثبات کو جانوں میں حق اللہ کہتے ہیں

نبوت ہو گئی ظاہر دکھا کر بخودی اپنی  
اذان میں اس لئے ہر سمت اِلا اللہ کہتے ہیں

حقیقت کو شریعت سے ہوئی وابستگی جس دم  
مکمل بندۂ رحمت کو عبد اللہ کہتے ہیں

ریاضِ نجمِ عرفانی جمالِ سیدِ عالم  
نبیؐ کے خاص مظہر کو ولیؑ اللہ کہتے ہیں

## تصوف

ہمارے جسم و جان و دل کو عبداللہ کہتے ہیں  
ظہورِ حسنِ قدرت کو صفی اللہ کہتے ہیں

بظاہر لا الہ غیرک کے ظرفِ خاکی میں  
ضیائے نورِ روحانی کو اِلَّا اللہ کہتے ہیں

چلا آدمؑ سے تا عیسیٰؑ جو نورِ پاکِ ایمانی  
مُرَقَّعِ نورِ رحمت کو رسول اللہ کہتے ہیں

خلافتِ آئینہ ہے امرِ منکم کے صداقت کا  
علمِ بردارِ ہادی کو نبی اللہ کہتے ہیں

ریاضِ نجمِ دینِ احمدیؑ کے قلبِ مضطر میں  
خدا کے نورِ وحدت کو حبیب اللہ کہتے ہیں



## تبلیغ

جو علمائے ظاہر ہیں دُھمکنے یقین  
وہ ہیں مُبتدی برہ علم دیں

جو تھا شرّہ بعد ازاں عبودہ  
وہ ہے نفس بالذات دل کے قرین

نفسی میں جو اثبات ہے لام الف  
ضیائے شریعت ہے علم الیقین

فنا میں رسالت کو ظاہر کیا  
خدا نے بہ توحید عین الیقین

زہے لا الہ بہ الا احد  
طریقت ہے اظہار حق الیقین

دو عالم کو جس نے متور کیا  
خدا ہے وہی ایک جان آفریں

بہ خوشبوئے گلرنگ نازک ادا  
حسینوں میں ہے ایک پردہ نشیں

جو بیشل و یکتا ہے چھپ کر عیاں  
ہے آنکھوں کے تپلی میں وہ مہ جبیں

شہ دین و ایمان ہے جانِ جہاں  
ریاضِ ودیعت درِ نجمِ دین

# معرفت

اندھیری رات کو غفلت میں غیر اللہ کہتے ہیں  
خودی کو با خدا حق پر فنا فی اللہ کہتے ہیں

أجالا لا کے باطن میں نمایاں ہو گیا جس دم  
الہ امر حقانی کو اِلا اللہ کہتے ہیں

مکانِ لا مکاں عالم میں فانی اور باقی ہے  
مکینِ عبد و مرسل کو بقا باللہ کہتے ہیں

بہ ظرفِ جسم و کل اعضا دلوں کے نوری پردوں میں  
نگارِ محرمِ خانہ کو بسم اللہ کہتے ہیں

ضیائے سخنِ اقرب قل هو اللہ احد آخر  
شعاعِ نور کو جانوں میں حق اللہ کہتے ہیں

علوم ذاتِ ربانی بہ عقل و ہوش و دانائی  
خدا کے حُسنِ یکتائی کو نور اللہ کہتے ہیں

جو نامحرم ہیں بیگانوں میں کیا جانیں حقیقت کو  
نزولِ وحی کو کیونکر کلام اللہ کہتے ہیں

زیارتِ کلمہ طیب کی ہے دیدارِ سُبحانی  
اسی باعث سے ذاتِ پاک کو اللہ کہتے ہیں

ریاضِ نجمِ دین احمدی کے چشمِ عرفاں میں  
مجلبی نور وحدت کو حبیب اللہ کہتے ہیں

# تبلیغ

جو نادان ہیں سمجھتے ہی نہیں اہل شریعت کو  
نبیؐ کو حق تعالیٰ کو ولیؑ پیر طریقت کو

ہوئے پیدا تو عاجز تھے بڑھے جسم خودی آئی

جوانی میں گئے پھر بھول سب اپنی حقیقت کو

پیامِ موت جسم آگیا ساری اکڑ گھوئی

لٹایا قبر میں لیجا کے آخر کار میت کو

یہی اب سامنے آیا نتیجہ اپنی غفلت کا

نہ مانا حیف دنیا میں بزرگوں کی نصیحت کو

دعائیں گر کوئی چاہے ریاض اللہ والوں سے

وہ پہلے ہمیں اپنے دیکھ لے سچی عقیدت کو

## حمد

خدا کو ایک ہی مانو قسم لیلو یقین جانو  
نہیں اُس کے سوا کوئی حسین ماہِ جبیں جانو

نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے نہ ہم پلہ نہ ہم بازو  
اکیلا ہے وہ عظمت میں اُسے دل کے قرین جانو

مجسمِ حُسن و خوبی میں بھی لاثانی ہے وہ گلرو  
اُسی کا سایہ ان آنکھوں کے تپلی میں نکلیں جانو

کیا تصدیقِ حق نے چھاپ کر مہرِ نبوت کو  
کہ بس اب اک اُنہیں کو مقتدائے مرسلین جانو

ریاضِ خستہ جان کو ہجرِ احمد نے گھلا ڈالا  
کسی دن جان دیدے گا اسے یار و یقین جانو

# تبلیغ

بندۂ حق کیا فکر ہے تجھ کو  
ملی خدا سے بات یہ مجھ کو

پیر و پیغمبرؐ ساتھ ہیں تیرے  
شکرِ خدا کر صبح سویرے

تیرا کوئی کچھ کر نہیں سکتا  
مدد میں ہے وہ خالق یکتا

تو بھی کسی پر ظلم نہ کریو  
اپنے خدا سے ڈرتے رہیو

مات پتا کی خدمت کرنا  
دل سے اُن کی عزت کرنا

رہے گناہوں سے جو اُجلا  
حق سے پائے اچھا بدلا

نیکی بدی جو کوئی کرے گا  
رنج و بلا میں خود ہی پھنسنے گا

کرے جو تیرے ساتھ بھلائی  
ملے بلا سے اُسے رہائی

نبیؐ ولیؑ کو دکھ مت دینا  
اچھی بات بڑوں سے لینا

شیطان ہے مکار فریبی  
دشمنِ ایماں کافر و عیبی



کبھی نہ ناحق راہ میں جانا  
مکرو دغا میں مت پھنس جانا

مزا ہے دل کے پاکی میں  
ہے رنج نہیں بے باکی میں

نیت میں ہو گی جس کے حامی  
دونوں جہاں میں ہو بدنامی

پند و نصیحت مانو بھائی  
نہیں تو ہو گی پھر رسوائی

ریاضت کہے سب سیدھی باتیں  
سچے رب کی سچی باتیں

## تبلیغ

بشر کے جان و دل کو بالیقین خیر البشر جانو  
 بشر کو شر سے پہچانو رسالت کو ہنر جانو  
 اسی بس ایک انسان کی ہیں نقلیں سیٹروں لاکھوں  
 اسی کو کثرت و وحدت کا اک رشکِ قمر جانو  
 انا بشر، کو کیا جانو کہ کیا ہے مثلکم یوحی  
 مجسم نور کو انسان اصلی بے خطر جانو  
 جہاں میں ہیں یہ جتنے جن و انساں اس کے کرنوں سے  
 مثالی طور پر ذروں میں سب عکسی بشر جانو  
 کہاں وہ آفتاب اصلی کہاں قطروں میں تصویریں  
 کہاں وہ پیکرِ نوری جسے خود سا بشر جانو  
 بڑی رحمت بڑی شفقت بڑی عظمت بڑی رفعت  
 انہیں کو بس گنہگاروں کا اک سینہ سپر جانو  
 بہارِ حسنِ عالم میں ہے جلوہ آپکا ہر سو  
 ریاضِ آبِ ایک ہی کو تم سدا زیر و زبر جانو

# تبلیغ

فنا کی بستی ہے اپنی ہستی عدم سے لائے ہیں جان و تن کو  
خدائے برتر نے خاکی پتلہ بنایا صندوق اس بدن کو

جو نفس و شیطان ہے حق کا دشمن بڑا ہی مفسد ہوا وہ ظالم  
غرور حرص و حسد کا شعلہ عطا ہے خالق سے راہزن کو

خدا کی بخشیدہ ہے جو نعمت وہ نور ایماں ہے دل کے اندر  
خزانہ لے کر سفر کو نکلے نہ جانے پہونچے گے کب وطن کو

کما کے لیجانگے جو نیکی وہ کام آئیگی روز محشر  
بخیر و شر ہے یہاں تجارت خسارہ لاحق ہے بدچلن کو

بزور و طاقت ہے نفس ناری بروح ناطق حواسِ خمسہ  
نہ جانا ہم نے بخوابِ غفلت خود اپنے ادراکِ حُسنِ ظن کو

نئی نرالی ہزاروں شانیں تمام عالم بحسن و خوشبو  
خدا نے دکھلا کے شانِ قدرت گلوں سے مہکا دیا چمن کو

عجیب حیرت ہے اور عبرت خودی کی جو زندگی ہے فانی  
اجل ہے سبکے لئے ضروری جو خاک کر دیگی مرد و زن کو

خدا تھا اول خدا ہے آخر نبیؐ ولیؐ سب خدا کے بندے  
ضیائے نوری و ظلّ وحدت کا تاج بخشا ہے ذوالہمنن کو

ریاضِ نجمؐ السلامؐ کو بھی الہی اب بخشدے ودیعت  
کہ دل کی آنکھوں سے خوب دیکھے نبیؐ میں اُس نورِ گلبدن کو

# تبلیغ

مَرے تم نہیں ہو چلائے گئے ہو  
کسی مصلحت سے بلائے گئے ہو

نظر آیا جلوہ جو ہجرِ نبیٰ میں  
رُولائے گئے ہو ہنسائے گئے ہو

جسے موت کہتے ہو وہ زندگی ہے  
کہ آرام سے تم سلائے گئے ہو

خدا کی ہے کاریگری جینا مرنا  
عدم سے فنا میں جو لائے گئے ہو

نبیوںؐ ولیوںؐ کو رہبر بنا کر  
مُرے کام سے تم بچائے گئے ہو

سب آئے ہیں دنیا میں عبرت کی خاطر  
یہ تم اک پہلی بجھائے گئے ہو

نقابِ شریعت ہے طاعت کا جامہ  
کہ اوپر سے برقع اوڑھائے گئے ہو

ہے پتلہ یہ خاکی غلافِ کرامت  
اسی بکس میں تم چھپائے گئے ہو

بتاؤ وہ ہے بولتا کون اس میں  
عجب ریڈیو تم بنائے گئے ہو

کہیں فون پر ہو کہیں بانسری میں  
مشینوں میں جلوہ دکھائے گئے ہو

ہوائی جہازوں میں بھی عقل والو  
بلا پتہ کے دیکھو اڑائے گئے ہو

کرو غور سمجھو ہے کیا رنج و راحت  
جو غیروں میں اکثر ستائے گئے ہو

زہر نفس و شیطان میں ہے خود پرستی  
بلاؤں میں جو تم پھنسائے گئے ہو

قیامت میں ہے فیصلہ نیک و بد کا  
کہ سب خیر و شر تم بتائے گئے ہو

چلو دوستو راہ پر مصطفیٰ کے  
جو احکام قرآن سنائے گئے ہو

حبیبِ خدا پر رہو دل سے شیدا  
جو تاجِ خلافت پہنائے گئے ہو

ریاضِ النبیؐ نجمِ دینِ محمدؐ  
دلوں میں تمہیں چھپکے آئے گئے ہو

# تصوف

سارا عالم ہے خدا کا ابتدائی آئینہ  
انبیاء و اولیاء کا مصطفائی آئینہ

ظاہر و باطن خدا کا مظہر حق الیقین  
اولین و آخرین ہے کبریائی آئینہ

ہے ضیائے نور ظلّ نور کا حُسنِ جلی  
عبد و مرسل ہے نبیوں میں فدائی آئینہ

غیر ہو سکتا نہیں ہر گز حبیبِ کبریا  
نور ختم المرسلین ہے انتہائی آئینہ

گوہر ایمان ریاضِ احمدیٰ نجم الہدیٰ  
امر منکم ہے بزرگوں میں خدائی آئینہ



# حمد

لِللّٰهِ الْحَمْدُ اے سبحان اللہ  
سِرِّ اَنْهٰی خَفٰی حَبِیْبُ اللّٰهِ

منظہر ذات جامعہ توحید

شان جبروت نور اللہ

ہے رسالت بشان ملکوتی  
ظنّ جبروت روح حق اللہ

جوہر روح خلق ناسوتی

عبد و مرسل ہے حق رسول اللہ

بیمثالی کمال عظمت ہے

جلوہ گر حق ہے ہر جگہ واللہ

تجلی و نورِ ظلِّ خدا  
نشان کا نشان نبی اللہ

خانہ پتلا میں قدرت و صنعت  
ظلِّ معبود ہے یہ عبد اللہ

ترک کرنا خودی کو بہر خدا  
ہے یہی شیوہ ولی اللہ

ایک ہی ہے ریاضِ وہ خالق  
اسمِ اعظم ہے جس کا بسم اللہ

# نعت

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

گوهر اصل یا رسول اللہ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ لَا هَوْتِي

اللَّهُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نور اخفی بشارت بسم اللہ

توتی واللہ یا رسول اللہ

اسم اعظم بسر اللہ

ہست سبحان یا رسول اللہ

یا محمد توتی بجم اللہ

جوہر ذات یا رسول اللہ

صبر و شکر و رضائے مولائی  
ظرف نور است یا رسول اللہ

خُلق و آداب با حیا داری  
نورِ قرآن یا رسول اللہ

عبد و مرسل شدی بحسن وفا  
رحمتِ خلق یا رسول اللہ

نور پاک تو شد حبیبِ خدا  
روحِ جان است یا رسول اللہ

توئی معبود تا ابد قائم  
ایکہ مقصود یا رسول اللہ

در فنا و بقا ز لطف و کرم  
فصلِ حق است یا رسول الله

منظہر کن فکاں دروں ولم  
شد جمال تو یا رسول الله

با ہمہ در جهان زیر و زبر  
ظلّ نور است یا رسول الله

غیر حق جز خدا نمی بینم  
در حضور تو یا رسول الله

نجم دین است با ریاض احمد  
منظہر قدس یا رسول الله

# تصوف

و فوری محبت خوشی کا زمانہ  
در مصطفیٰ پر ہے دل کا ترانہ

تجلی خدا کی ہے جلوہ نبیؐ کا  
شہِ دین و ایمان کا دنیا میں آنا

سر عرشِ اعظم ہے صدرِ معلیٰ  
دو عالم میں ہے رحمتی کارخانہ

ہے سورج میں یہ دھوپ شمسِ اضحیٰ کی  
شعاؤں سے روشن ہے نوری خزانہ

جہاں میں تصرف ہے بدر الدجیٰ کا  
ستاروں کا پُر لطف یہ جگمگانا

چمکتی ہے بجلی گرجتا ہے بادل  
کہ ہے ابر رحمت کا یہ مسکرانا

ہے بیگانگی جس کو حق کے نبی سے  
مُرادوں سے کیونکر وہ ہو گا یگانہ

خدا کی یہ سب قدرتیں علم و حکمت  
نرالی ہیں شانیں نیا ہر فسانہ

نبیوں میں چھپ کر جو تشریف لائے  
بجز مصطفیٰ کے کسی نے نہ جانا

ہے آنکھوں میں جو نورِ نورِ نبی ہے  
کہ رُرحانی صورت میں ہے آنا جانا

حبیبِ خدا منظرِ حسنِ عالم  
دلوں میں حقیقت کا ہے آشیانہ

رسولِ مکرم کے تیر نظر سے  
نگاہِ کرم کا ہے یہ دل نشانہ

زہے عروشان ایکہ نورِ مقدر  
حضورِ آپ ہی کو ہے بگڑی بنانا

جو رہتے ہیں دن رات ذکرِ نبی میں  
پہشتِ بریں میں ہے اُن کا ٹھکانہ

حضورِ میں واللہ روحِ مقدس  
ہے زندوں میں حقِ الیقین شامیانہ

چراغِ ولایت ہے جو اس جہاں میں  
وہ نجمِ المعارف کا ہے آستانہ

ریاضِ محبت کے ہر پھول و پھل میں  
نبی کی ہے خوشبوئے رنگین ترانہ



# نعت

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

دل میں ہے میرے جلوہ نبیؐ کا  
صلیٰ وسلم حق سے یگانہ

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

عقل و گماں سے بالا و اعلیٰ  
جانِ دو عالم حسن زمانہ

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

کیا ہی مزے کی ہے یہ پہلی  
جینا و مرنا حیلہ بہانہ

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

جس نے نہ مانا حق الیقین کو  
ہو گا جہنم میں اُس کا ٹھکانہ

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

بجحد کرم ہے رحمت خدا کی  
خیر البشر کا ہے دنیا میں آنا

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

آپ کو رب نے بخشی یہ قدرت  
قرآن سنا کر مُردہ جِلانا

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

ہستی ہے اپنی نجم المعارف  
پھولوں میں خوشبو ہے رنگیں ترانہ

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

دیکھا ریاض آ کے اپنے نبی کو  
دونوں جہاں میں ہے جس کا فسانہ

اللہ اکبر کتنا سہانا  
حمد و ثنا ہے نوری خزانہ

## تصوف

خلاقِ دو جہاں کا ہے ایک ہی سفینہ  
قرآن میں صاف ظاہر قدرت کا ہے خزانہ

اللہ لا الہ الا بہ نحن اقرب  
جانوں میں چاند و سورج مکہ بھی ہے مدینہ

نفس و روح انی الا انا کا مظہر  
بیشکل و بے بدل ہے قالب میں نورِ سینہ

بندوں میں ایک بندہ واللہ امر منکم  
کیا خوب چیتاں ہے اظہار کا قرینہ

دُرِّ یتیم ہو کر دل میں ریاضِ احمد  
نجمِ السلام وحدت رحمت کا ہے نگینہ

# نعت

وحدہ لا الہ الا اللہ  
احمد مصطفیٰ رسول اللہ

ظلم نوری ضیائے نورانی  
ہے عدم با خدا بقا باللہ

جس کا ہمسر نہیں دو عالم میں  
ہے وہ خیر البشر نبی اللہ

معجزہ لائے معجزہ بن کر  
حق کو ثابت کیا سبحان اللہ

نور وحدت بحسن انسانی  
خوب ظاہر ہوئے حبیب اللہ

جس نے پایا وجودِ اقراری  
اُس کی ہستی ہے نورِ بسمِ اللہ

ہے فنا و بقائے اسلامی  
جان و دل با خدائے حق اللہ

راز مخفی ہے زندگی اپنی  
رو برو موت کے فنا فی اللہ

لاکھوں پردوں میں آخری پردہ  
ہے اجل انتہائے عبداللہ

اعلیٰ ارفع یہی پہلی ہے  
چیتاں لا الہ الا اللہ

ہے سُرّاعِ ریاضِ ممیمِ احد  
نجمِ دینِ ولیِ محمد اللہ

## نعت

لَا إِلَهَ إِلَّا كَا بِنَا كَرِ آئِنِه  
 حَقُّ كُو ثَابِت كَر دِيَا خَالِق نِي لَا كَرِ آئِنِه  
 سَارِي دُنْيَا آئِنِه دُنْيَا كِي هَر شِي آئِنِه  
 چِيستَاں بھِي خُوب هِي اللّٰهُ اَكْبَرِ آئِنِه  
 زَنْدِگِي كِيَا چِيْز هِي كَس وَاسطِي مَرْنَا پْرَا  
 كَس نِي بھِيْجَا كَس لِي كَس كُو بِنَا كَرِ آئِنِه  
 آب وَكَل كَا ظَاهِرِي جَامِه هِي خَا كِي تَن بَدَن  
 تَحْم هِي سِي پھُول وَپھَل هِي رُوح پَرُورِ آئِنِه  
 هِي كِتَاب اللّٰهُ كِي قُرْآنِ پَاكِ جَان وَدَل  
 عِبْد وَمَرْسَل هِي مَجْلِي دَل كِي اندرِ آئِنِه  
 غَيْرِ مَحْرَم هِي يَقِينِي بِيخْر اللّٰهُ سِي  
 انْبِيَاء وَاولِيَاء هِي صَاف وَخُوشْتَرِ آئِنِه  
 آئِنِه دَرِ آئِنِه فَيَاضٌ اَحْمَدٌ هِي رِيَاضٌ  
 نَجْمٌ دِيْنِ مِصْطَفَا صَدِيقٌ وَحَيْدَرٌ آئِنِه

# نعت

لَا إِلَهَ غَيْرَكَ هے خود نمائی آئینہ  
ہے خلافت امر منکم مصطفائی آئینہ

نورِ اِلَٰهِي كَا وَاللّٰهُ خَيْرُ الْاَنْبِيَاءِ  
كَلِمَةُ تَوْحِيدٍ هے باحق نمائی آئینہ

کنز مخفی کو عدم سے لایا جو ناسوت میں  
وحدة المقصود ہے رب کا فدائی آئینہ

حضرتِ آدمؑ سے تا عیسیٰؑ رہا پردے میں جو  
منظہرِ حق الیقین ہے کبریائی آئینہ

ہے ازل سے تا ابد جس نور سے روشن جہاں  
بالیقیں ختمِ رسل ہے انتہائی آئینہ



ختمِ حجت کیلئے اللہ نے ظاہر کیا  
عالمِ ہستی میں لا کر دربائی آئینہ

پڑھنے لکھنے بولنے کا راز با حُسنِ جلی  
علم و حکمت پر ضیا ہے ابتدائی آئینہ

جینے مرنے کی حقیقت ہے حضورؐ با خدا  
زہد و تقویٰ ہے بظاہر پارسائی آئینہ

با ریاضِ احمدیٰ نجمِ الہدیٰ رُوحِ رواں  
رحمتِ عالم بہ عظمت ہے خدائی آئینہ

## قصیدہ

سگ درگاہِ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی  
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

تمنا گر تو می داری جمالِ یار ہم بینی  
غلامِ شاہِ نجم الدین احمد شو بروحانی

سرافرازی شود حاصل نگاہِ لطف گر بخشند  
مسخرِ عالمے باشد معطر روح انسانی

ولے صد حیف بر عالم نہ دانم ہر چہ می بینم  
درونِ مصحفِ عالم رخِ محبوبِ سبحانی

ریاضِ حسنیہ و ناچار را یا رب فنا گردان  
میسر تا شود از تو بقائے حسنِ یزدانی

## تبلیغ

نفس بیمار کی افسوس خبر لی نہ گئی  
جو گرہ دل میں پڑی پھر وہ نکالی نہ گئی

خوب برباد کیا غیروں سے مل کر تم نے  
حالتِ زار ذرا اپنی سنبھالی نہ گئی

فضل و رحمت ہے محض ورنہ مرو یا کہ جیو  
مرضِ عصیاں کی نبیوں سے دوا لی نہ گئی

قدر کچھ کی ہی نہیں کبر و خودی کے باعث  
ہم نے دی تم کو دعا تم سے دعا لی نہ گئی

بار ہا دیکھ لیا تجھ کو ریاضِ احمد  
حق سے تو نے جو دعا کی کبھی خالی نہ گئی

## تصوف

خدائے باطن خدائے ظاہر رسولِ برحق ہے پاک ہستی  
وہی ہے اللہ پاک و برتر سکھایا حق نے خدا پرستی

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے خالق وہی ہے رازق  
وہی ہے یوم جزا کا مالک بسایا جس نے جہاں میں بستی

جو نورِ وحدت ہے حسنِ اطہر بشانِ حق الیقین پیمبر  
شریک اُس کا نہیں ہے کوئی احد محمدؐ ہے ایک ہستی

کمالِ عظمت میں ہے نرالا فنا بقا کا وہی اُجالا  
اُسی کا دریا جہان ہے سارا بہنور میں ہے یہ ہماری کشتی

وہی ہے معبود ہر دو عالم ریاضِ نجمِ السلامِ جانم  
اُسی کے فضل و کرم سے ہر دم جہان ہے زندہ خود اپنی ہستی

# تصوف

دُودھ ہے اللہ اکبر بندۂ مسکین وہی  
پیر و پیغمبرؐ ہیں مکھن خلق ناری ہے مہی

لوگ جاہل ہیں جو کہتے ہیں خدا نا دیدہ ہے  
حاضر و ناظر وہی ہے ظاہر و باطن وہی

اولیاء اللہ بالائی ہیں ربڑی اتقیاء  
روغنِ خالص ہے آخر گھی نبیٰ المنتہی

دُودھ و ربڑی چھاچھ و مکھن کونفی اثبات سے  
خیر و شر قرآن میں ہے منظور با امر و نہی

ہے کوئی ابلیس ملعون سرکشی کی راہ میں  
کوئی طاعت کے سبب سے ہو گیا کامل ولیؑ

چھپکے پردوں میں مثالی طور سے سمجھا دیا  
کہد یا چپکے سے دل میں سرِ انہی ہے نبیؐ

نفس شے بالذات ہے با خود کلام اللہ میں  
بے خودی پر خود خدا شاہد ہے با حکمِ جلی

آب و آتش خاک و باد و سرد و گرم و خشک و تر  
زہد و تقویٰ ہے بمقدر تحفہٴ نورِ خفی

یہ سعی تدبیر اک حیلہ بہ عشوہ و ناز ہے  
لطف و احسان با کرامت ہے برائے مقتدی

کون آیا کیوں مرا کس کی یہ قربانی ہوئی  
عشق میں کس کے فنا کس نے کیا پھول و کلی

ذرّہ ذرّہ میں ریاضِ اللہ کے اسرار ہیں  
مٹ چکا ہو جو خدا میں رازِ حق جانے وہی

# تصوف

ذاتِ حق اَلیقین ہے ہا ہوتی  
وحدہ لا شریک لا ہوتی

سیرِ انہی خفی ہے بسم اللہ  
مصطفائی بشانِ جبروتی

لاَ اِلهَ اِلاَّ اللہ  
منظہرِ قدسِ رُوحِ ملکوتی

حقہ با محمدؐ عربی  
عبد و مرسل ہے ظرفِ ناسوتی

نجمِ دین ہے ریاضِ نور نبی  
وخی قرآن بہ لوحِ یا قوتی

## تبلیغ

مسلمانوں ذرا سوچو کرو باتیں شرافت کی  
خدا کو منہ دکھانے کی اطاعت کی دیانت کی

چھپائے بیٹھے ہو امراض سارے دل کے گوشوں میں  
پھر اُس پر دعویٰ باطل بڑی ہم نے ریاضت کی

اشاروں میں کنایوں میں بھی اکثر طعن و غمازی  
یہ عادت ہے کمینوں میں نجاست کی خیانت کی

نبیؐ کا کام ہے آگاہ کر دینا برائی سے  
اگر مانوں گے اپنے نفس پر تم نے عنایت کی

شریعت اور سنت کے عمل سے جن کو رغبت ہے  
بشارت ہے انہیں اللہ سے لطف و عنایت کی

نظر آتا نہیں صد حیف جن کو روز روشن بھی  
خدا کی راہِ حق کیونکر ملے نورِ ہدایت کی



جو اپنے نفس کے تابع ہو شیطان کی طاعت میں  
خبر اُس کو نہیں افسوس محشر میں خجالت کی

تصوف علم باطن ہے معارف میں حقائق کے  
علوم ظاہری کی روح ناطق ہے کرامت کی

بڑا احسان کیا اللہ نے اپنا نبی بھیجا

خدا نے ہر طرح سے اپنے بندوں کی رعایت کی

زمین و آسمان یہ جسم و جان جس کے بدولت ہے

اُسی کا نور ان آنکھوں میں ہے قوت بصارت کی

یہ دنیا چار دن کی ہے بھروسہ مت کرو اس پر

کرو توبہ کہ آگے موت ہے سختی قیامت کی

اُسی جانب کو جھک جاؤ جد ہر اللہ والے ہیں

محبت دل میں پیدا کر لو خالق سے رسالت کی

سمجھ میں جن کے آتی ہی نہیں حرکات شیطانی

وہ کیا جانیں نبیوں میں ہے کیا شانیں شرافت کی

بُرائی جو کیا کرتے ہیں لوگوں میں بزرگوں کی  
 خدا نے ایسے شیطانوں کی قرآن میں ملامت کی  
 بڑا نادان ہے وہ جس نے نہ مانا اہل باطن کو  
 کہ اُن کے طرفِ عالی میں ہے اصلی شے لطافت کی  
 جو سائل معترض بن کر ہوا طالب ہدایت کا  
 سمجھ سکتا نہیں ہرگز وہ باتیں فنِ طاعت کی  
 مجسم بدعتی بن کر جو ہیں گمراہ و نالائق  
 خود اُن کے علتی باتوں میں ہے بدبو جہالت کی  
 بڑی غفلت ہے نادانی خدا کے حکم سے پھرنا  
 کہ بالاعلان ہے تاکید آدابِ اقامت کی  
 اقامت میں کھڑے ہو کر سنو تکبیر قرآنی  
 فرائض میں نہوتا سوئے ادبی شانِ عظمت کی  
 یقینی بیٹھے رہنے میں بڑی توہین ہوتی ہے  
 خدا کے اسمِ اعظم کی نبوت کی رسالت کی

نہوگی معاف ذرہ بھر بھی گستاخی و بے ادبی  
 حبیب کبریا کے شان میں اپنے حماقت کی  
 کوئی حیلہ بہانہ اور لاعلمی و ناسمجھی  
 نہ ہرگز کام آئیگی نہ کچھ تدبیر حکمت کی  
 یہی ہے جرم شیطان میں نہ جانا حق و باطل کو  
 کہ اعلیٰ اور ارفع شان ہے نور خلافت کی  
 منع کرتا ہے گر ابلیس تعظیم رسالت کو  
 خدا سے اُس کو دعوت ہے جہنم میں ندامت کی  
 جو تکریم رسالتِ محفلِ میلادِ نبویؐ ہے  
 قیام اُس میں ضروری ہے سلامی حسنِ طاعت کی  
 مخالف حق کا شیطان ہے یقینی بے ادب ناری  
 کہ دوزخ میں کڑی دی جائیگی آنچیں حرارت کی  
 سراپا بدعتی بد بخت و بد باطن ہے وہ بے دین  
 سلامی فاتحہ میلاد میں جس نے بخالت کی

سمجھنا گر کوئی چاہے حقیقت نورِ ایمان کی  
 وہ دیکھے دل میں اپنے ہے کہاں تک قدر طاعت کی  
 اسی پر فیصلہ کر لو نبیؐ کا کون ووٹر ہے  
 خدا راضی ہے جان بازوں سے یا جس نے بغاوت کی  
 ولیوںؑ کا ادب اچھوں کی صحبت حسن ظن حق پر  
 بتاؤ راہِ حق اچھی ہے یا راہیں شقاوت کی  
 مٹا دوسارے جھگڑوں کو کہ حجت ختم ہو جائے  
 نبیؐ سے کس کو الفت ہے کدھر ہے بوعداوت کی  
 ولیوں سے کہیں ایمان و عرفان ہاتھ آتا ہے  
 یہ دولت تصفیہ کے بعد ہے نورِ ہدایت کی  
 محض جھوٹی خوشامد پر امارت پر وجاہت پر  
 ہوا مسرور دل جس کا بڑی اُس نے حماقت کی  
 خودی کو بخشدی خالق نے قدرت شر سے بچنے کی  
 مدد میں رحمت عالم نے بندوں کی شفاعت کی

بدی سے باز آتا ہی نہیں یہ نفس بدطینت  
سکھاتا ہے فریب و مکر کی چالیں خباثت کی  
اکھاڑہ ہے یہ دنیا نیک و بد کی اس میں کشتی ہے  
شیاطین نفس امارہ میں ہے طاعت شرارت کی

یہ دنگل خیر و شر کا ہے پہلوان جن و انسان ہیں  
سکھایا داؤ پیچ آ کر نبیوں نے حمایت کی  
سمجھ پر علم پر طاقت پر اپنے زہد و تقویٰ پر  
ہوا مغرور جب ابلیس حق نے اُس پر لعنت کی

نمود و نام کی خاطر تکلف میں ریاکاری  
ذلیل و خوار کر دیتی ہے یہ پالش نجاست کی  
بظاہر علم و حکمت جسم و جامہ ہے شریعت کا  
معارف میں لدنی روح پاکی ہے ذہانت کی  
فتح دی رحمت حق نے ریاض اللہ والوں کو  
حضورؐ میں بڑی دولت خدا نے دی ولایت کی

## تبلیغ

شریعت سے ادب سیکھو طریقت سے حیا داری  
مشیت صبر و شکر و فقر میں اخلاص و غمخواری

معارف میں خدائے پاک کا فضل و کرم جانو  
کہ طاعت حق تعالیٰ کی ہے لازم رحمت باری

کرو ہرگز نہ پوجا خواہشوں کی نفس و شیطان کی  
حقیقت کا جو دشمن ہو کے کرتا ہے دل آزاری

بجو حرص و حسد کبر و ریا و بغض و کینہ سے  
کہ ان امراضِ بد خوئی سے ہوتی ہے بڑی خواری

اگر بیہودگی سے دل کو رغبت ہے سمجھ رکھو  
گھما دیگا کسی دن تم کو شیطان سوئے بدکاری

خودی کے ہر نجاست میں ہے مگاری دعا بازی  
اطاعت نفس کی کرنا ہے ظالم کی طرفداری

نصائح پند و عبرت کیلئے کافی ہیں عاقل کو  
کہ ناداں دیکھ سکتا ہی نہیں انوار سرداری

جہاں تک ہو سکے اللہ سے امن و اماں مانگو  
ترجم عفو مانگو درگہ غفار و ستاری

الہی بخشدے ہم عاصیوں کو اپنی رحمت سے  
ریاضِ ناتواں اپنے گناہوں کا ہے اقراری

## تبلیغ

شرافت کی اولوالعزمی و رفعت چھپ نہیں سکتی  
غربی میں شہنشاہی کی عزت چھپ نہیں سکتی

نہ کیوں ہو عرشِ قربان ایسے قدموں کی شرافت پر  
کہ خاکِ پائے اقدس کی بھی عظمت چھپ نہیں سکتی

چمکتا ہے مہکتا ہے جو ذرہ خُلق و احسان کا  
چھپے وہ لاکھ پردوں میں حقیقت چھپ نہیں سکتی

ہے وحدت جو عیاں کثرت میں اعلیٰ ہے وہ اسفل میں  
نبیوں میں ولیوں میں یہ دولت چھپ نہیں سکتی

دلوں میں جان میں آنکھوں میں عالم کے سما یا ہے  
ادا میں حُسن یکتائی کی رنگت چھپ نہیں سکتی



اندھیری رات میں بھی آفتابِ لایزال کی  
شہادت جینا مرنا ہے یہ حُجّت چھپ نہیں سکتی

چھپائے سے نہیں چھپتی دکھائے سے نہیں دکھتی  
وسیع ہیں قدرتیں اسدرجہ رحمت چھپ نہیں سکتی

یہ دنیا شر سے پیدا ہے مسلط ان پر شیطان ہیں  
کہ اسفل کی حکومت میں شرارت چھپ نہیں سکتی

کمینہ لاکھ چڑھ جائے عروجِ آسمان تک بھی  
اصالتِ نفس و شیطان کی رذالت چھپ نہیں سکتی

بنالو نار کو نوری عبادت سے اطاعت سے  
شریعت اور سنت کی یہ حکمت چھپ نہیں سکتی

پتہ آیاتِ قرآنی سے ملتا ہے ریاضِ اُس کا  
بحمد اللہ خالق کی یہ صنعت چھپ نہیں سکتی

## تبلیغ

مسلمانوں سنبھل جاؤ بڑی تم نے حماقت کی  
جو بہکانے سے شیطانوں کے ناحق کی رفاقت کی

ذرا سی سوئے ادبی مصطفیٰ کے شان عالی میں  
مٹا دیتی ہے ساری نیکیاں زہد و عبادت کی

یہ بد بینی یہ بد خواہی یہ بد گوئی یہ بد خوئی  
شیاطین دشمن ایمان کی ہیں باتیں شرارت کی

کہیں بدعت کا جھگڑا ہے کہیں پر کفر کا فتویٰ  
یہی بس رہ گئی ہے قدر خالق کے امانت کی

کوئی ہے فاتح میلاد و کارِ خیر کا دشمن  
کسی نے اپنے بد بختی سے شیطان کی اطاعت کی

قسم لے لو جہنم میں یہ لے جائیگی باتیں ہیں  
نبیوں کی ولیوں کی اگر کچھ بھی اہانت کی

اگر تم غور سے دیکھو گے پاؤ گے بڑی خامی  
برائی نفس امارہ میں خود اپنے نجاست کی

تعجب ہے پڑھے لکھوں کو بھی شیطان نے لے ڈالا  
کہ ان کو بھی خبر ہوتی نہیں خود اپنے حالت کی

کسی کو کہد یا ملعون و کافر اور کٹر بیٹھے  
نہ کچھ تبلیغ حق پر ہے نہ قرآن سے ہدایت کی

دعا کرتے رہو اللہ برتر رحم فرمائے  
کرم ہو جائے ہم سب پر نظر لطف و عنایت کی

عطا کر یا الہی نورِ ایمان ہر مسلمان کو  
ریاضِ خستہ بھی توفیق پائے حسنِ طاعت کی

## تبلیغ

اگر دل میں نجاست ہے بخالت جا نہیں سکتی  
کہ بے دینوں کی صحبت میں شرافت آ نہیں سکتی  
سمجھ رکھا ہے جس نے کھیل اپنے دین و ایماں کو  
اُسے ہرگز نبیوں کی رفاقت بھا نہیں سکتی  
کر و تصدیق دل سے حق تعالیٰ کے رسالت کی  
میسر پھر یہ مہلت حسن طاعت آ نہیں سکتی  
محبت ہے اگر اللہ والوں سے حقیقت میں  
تو دولت نور ایماں کی وراثت جا نہیں سکتی  
کہ ہر کام رغبت سے محبت سے بہ ہمدردی  
کہ اس نیکی کو شیطان کی عداوت کھا نہیں سکتی  
بڑا افسوس ہے غفلت میں جس نے عمر کھو ڈالی  
کہ دل میں بعد مرنے کے صداقت آ نہیں سکتی  
ریاضؔ اب تک نہ کوئی کام نیکی کا ہوا تجھ سے  
معافی مانگ لے حق سے ندامت جا نہیں سکتی

## مناجات

نورِ نبیؐ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی

خواجہ عالم روح دو عالم حسنِ جہاں یا خواجہ  
کون و مکاں میں آپؐ مکیں ہیں رازنہاں یا خواجہ

عرش کے اوپر آپ کو رب نے کر کے عیاں یا خواجہ  
غیر نہ تھا جز ذاتِ خدا کے حق کا نشاں یا خواجہ

نورِ نبیؐ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی

آپ کو خالق نے ہے بخشی سرداری یا خواجہ  
فضل و کرم کا تاج ہے سر پر سرکاری یا خواجہ

پیر و پیغمبرؐ سب ہیں تیرے اقراری یا خواجہ  
نئی ولیؑ سب غوثؒ و قطبؒ ہیں درباری یا خواجہ

نورِ نبیؐ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی

شانِ خدا ہے ظاہر و باطن نورِ نبیؐ یا خواجہ  
آپؐ سخی محبوبؑ دلارے حق کے ولیؑ یا خواجہ

شاہدِ حق صدیقؑ و عمرؑ عثمانؑ و علیؑ یا خواجہ  
شانِ رسالتِ نجمؑ ولایتِ دل کی کلی یا خواجہ

نورِ نبیؐ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی

رحمتِ عالمِ غوثِ الاعظم شاہِ زمن یا خواجہ  
نورِ نبیٰ حسنین و ولیٰ ہیں وحیٰ سخن یا خواجہ

گلشنِ ہستی کے خوشبو میں رنگِ چمن یا خواجہ  
شمس و قمر میں سرِّ خدا ہے جلوہ فگن یا خواجہ

نورِ نبیٰ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی

طالبِ حق ہوں دل سے مولے آپن کا یا خواجہ  
تجھ سے تیرا منگتا ہوں میں آپن کا یا خواجہ

نورِ نبیٰ کا بھکیاری ہوں آپن کا یا خواجہ  
توبہ کر کے سائل ہوں میں آپن کا یا خواجہ

نورِ نبیٰ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی

دل میں لے کر تجھ ہی کو آیا چرن میں یا خواجہ  
تن میں من میں نورِ نبیؐ ہے نین میں یا خواجہ

تجھ کو ہی میں دیکھ رہا ہوں درپن میں یا خواجہ  
نجمِ ریاضؒ اب فریادی ہے قدموں میں یا خواجہ

نورِ نبیؐ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی

لونگا ہرگز غیر نہ تجھ سے بسم اللہ یا خواجہ  
رگ رگ میں ہو نورِ محمدؐ صل اللہ یا خواجہ

دل کی آنکھیں روشن کر دے الا اللہ یا خواجہ  
گدا ریاضؒ ہے نجمیؒ تیرا حق اللہ یا خواجہ

نورِ نبیؐ سے پیارے خواجہ بھردے موری جھولی  
بھردے موری جھولی خواجہ بھردے موری جھولی



# معرفت

رام کی تفسیر میں ہے رسول اللہ کی  
ہے الف اللہ کا عظمت بقا با اللہ کی

م سے مرسل ہوا آخر حبیب کبریا  
ہو گئی ہر حرف سے تصدیق حق اللہ کی

جب ظہورِ احدیت نے کلمہ طیب پڑھا  
میم اول مصطفائی ہے نبی اللہ کی

ہے مرا بم شبد کے اسرار کا پورا پتہ  
برہم جوتی ایشور ہے شان بسم اللہ کی

پہلے حرفوں میں مخفف طور سے ظاہر کیا  
صاف ویدوں میں شہادت دی کلام اللہ کی

تھا مگر بد بخت ظالم اپنے کم ظرفی سے وہ  
حق سے جس دم پھر گیا لعنت ہوئی اللہ کی

ہے مقام عبرت کا یا رواب بھی خالق سے ڈرو  
وہم و حجت میں نہیں ہے معرفت اللہ کی

جان و تن میں دل کے اندر نورِ ایماں کی شعاع  
روشنی آنکھوں میں ہے صنعت گری اللہ کی

جس نے غفلت میں نہ مانا نور کو ناری ہوا  
لے گیا دوزخ میں شیطان نا خوشی اللہ کی

یا نبیؐ یا مصطفیٰؐ یا رحمتہ اللعالمینؐ  
ہو ریاضِ خستہ پر بھی اک نظر اللہ کی

# تبلیغ

نیاو نہ کینو کیں ٹھکرائی  
بن کیئے لکہہ دین برائی

نیاؤ یہی ہے اے دکہہ دائی  
بن مانگے دیدین بھلائی

مردہ تن میں جیو بسایو  
دُنیا میں سب رنگ دکھایو

باغ جہاں میں پھول کھلا کے  
باس انوکھی دینو لا کے

آنکھ کان مونہہ ناک بنا کے  
راہ دکھایو دیا جلا کے

لاکھن آئے وی پیمبر  
دینے مکتی جگت کے اندر

ہوش کرو کچھ گیان میں آؤ  
بہت نہ بڑھ بڑھ بات بناؤ

مرتے بریا سرتا ہوئی  
جمہن ڈھونگ موٹائی کھوئی

موت کھڑی ہے کرو نہ چیں چیں  
بھول بسر سب جائی کیں کیں

مٹی ہو جائے گی ماٹی میں  
ایک دنا جب ہو یو ٹیں

پاپی سب کو پاپ سکھاوے  
خود بھی ڈوبے سب کو ڈباوے

مور کہہ ہمیشہ رہے گنوار  
جب تک مولے نہ دے سنوار

جھوٹا دھندا جھوٹا کھیل  
سمجھو دنیا کو ہے جیل

قیدی یہاں کے رہنے والے  
خدا سے غفلت کرنے والے

من میں سوچو روتے جاؤ  
گنہہ سے اپنے مت گہراؤ

کٹھن اکھاڑا یا کو جانو  
پاپی پٹنی کو پہچانو

بڑا دیالو نبی ہمارا  
سب کا مالک رب کا پیارا

سوچہ کرو وہ کون ہے من مان  
آئے برا جو نوری تن مان

ذڑے ذڑے کو چمکا کے  
روپ دکھایو جگ میں آ کے

نبیؐ محمدؐ سب کے داتا  
انہیںؐ سے سچا رشتہ ناتا

بڑی بھلی سب بات بتائے  
قرآن پڑھ کے حکم سنائے

بنو سوراہی لو آزادی  
گیانی متر منائیں شادی

ریاضؒ کروں میں کون اُوپائے  
پیمان پڑوں مدینہ جائے

# تبلیغ

اہلِ باطل ہیں صاف دجالی  
نورِ ایماں سے جان و دل خالی  
غیر حق سے رہو ہمیشہ دور  
شر کی ابلیس نے بنا ڈالی

جس نے مانا نہ علم خالق کا  
اس کا ہر فعل ہے بد اعمالی

کفر سے دل کو پاک صاف کرو  
ورنہ محشر میں ہو گی پامالی

حق پرستی ریاضت کی جاں ہے  
ہے یہی شیوۂ جناب عالی

# تبلیغ

سیدہی گیل نہ کوئی پائی  
جب تک ہر دے سوچہ نہ آئی

چین مرن کا کھیل تماشا  
اندھا کہوں دیکھ نہ پائی

دھن دولت کی چاٹ بری ہے  
راج نیت میں ہے شکرانی

دُر گھٹنا جب مالک پوچی  
بات نہ کوئی پھر بن آئی

کام دیو کے بس میں لوہی  
روگی پاپی ہے دکھ دانی



ڈاکو چور بڑے ابھاگی

جھوٹے مت پردیت بدہائی

ضدّی ٹیکی مورکہ منش کو

سچی بات نہ کہیوں بہائی

جا کے من میں کھوٹ بھرا ہے

وہ ہی جھوٹی بات بنائی

بھول بھلیاں ہے یہ دنیا

گیانی مت میں ہے چترائی

دھرم کرم سے اُجّل کر لو

میلے من میں نہیں بھلائی

ریاضّ بسو ہے یا ہی من میں

مکہ عرب مدینہ جانی

# تصوف

سنہیل گرام چلو سب بھائی  
 مکہ دیس مدینہ پائی  
 چارون اور جگت کے اندر  
 برہم یوگ کا جاپ بتائی  
 الا اللہ کے بانسریا میں  
 پریم رس کی گیت سنائی  
 اعم نمو ہے نور محمدؐ  
 کلجگ آخر نبیؐ گہائی  
 صدیقؐ و عمرؐ عثمانؐ و علیؐ کے  
 کونو بیر نہ آگے آئی

پریت کی جیون ہے پرکاشا  
نین جوت بنا مرجائی

غیر خدا کی پوجا کر کے  
دیو بہوانی کام نہ آئی

کلمہ پڑھ کے توبہ کر لو  
نہیں تو پھوکت میں جیو جائی

ڈھونڈتے ہو جب برہم کو من میں  
بگڑی بات سمی بن جائے

پائے کے داسی اپنے رب کو  
ہر دے بیچ بہت سکھ پائی

نجم ریاضی ست مت یوگی  
نور نبی کی دیت دہائی

## تبلیغ

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

مات پتا کو غیر بنایا دیو سے اپنا رشتہ جوڑا  
بدھی کینسن نشٹ بہئی ہے آدم کے سنتان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

جھوٹا وعدہ بے انصافی ظلم و جفا و بد امنی  
ملک میں رشوت خوری ہنسہ غلطی ہے سلطان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

تھیٹر دیکھو سینما دیکھو سرکس ناچ تماشا دیکھو  
کھیل کود میں عمر گنوا دو مرضی ہے شیطان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

چوری ڈاکہ مکر سکھایا جھوٹوں کا سردار بنایا  
حرص و ہوس میں خوب پھنسا یا بگڑی مت انسان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

پاک ہوا بیباک ہوا وہ بندوں میں چالاک ہوا  
جس نے لگادی راہِ خدا میں بازی اپنے جان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

کرب و بلا کے میداں میں خود خونِ شہیداں گویا تھا  
اس مٹی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلدان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

برہم روپ اوتار کو جانو مکتی گیل دھرم پہچانو  
گیانی پریم سہلتا مانگو ایشور سے ایمان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

نجمِ ولی کا روپ دکھا کے ہر دے بیچ ریاضِ کہا کے  
نعمت بن کے رحمت آئی قدرت ہے سبحان کی

آؤ بچو تمہیں سنائیں باتیں کچھ شیطان کی  
پاپ میں نیا جس نے ڈبوئی دنیا میں ناداں کی

# تصوف

نبیؐ کے ہجر و غم میں سوز دل ہے زندگی اپنی  
خدا کے یاد میں عشقِ نبیؐ ہے زندگی اپنی

سمائے ہیں وہ آنکھوں میں دلوں میں چھپکے رہتے ہیں  
جہاں وہ ہیں وہیں اے چاند لیجا چاندنی اپنی

مٹا کر اپنی ہستی کو یقینی اُن کے قدموں پر  
خدا چاہے گا اک دن ہوگی قرباں زندگی اپنی

قسم اللہ کی اللہ برتر کا میں بندہ ہوں  
محبت مصطفیٰؐ کی ہے بلا شک زندگی اپنی

جو حاضر اور ناظر ہر جگہ بے مثل یکتا ہے  
وہی با حسن و خوشبو روشنی ہے زندگی اپنی

میسر ہو الہی معرفت پر طریقت کی  
محبت جان و دل میں اک کرن ہے زندگی اپنی

سراغ دین و ایماں ہے رسالت نور قرآنی  
خیال و فہم و عقل و ہوش سے ہے زندگی اپنی

سمجھتے ہی نہیں جو نور ایماں کی شعاؤں کو  
وہ مردہ دل ہیں کیا جانیں ہے کیونکر زندگی اپنی

ریاضِ نجمِ روحانی کا ذرہ نور جاں ہو کر  
حبیبِ کبریا کی خاک پا ہے زندگی اپنی



## تبلیغ

قسمت بدل گئی جو شرافت نہیں رہی  
وہ دل نہیں رہا وہ طبیعت نہیں رہی  
کبر و خودی بہ حرص و حسد بیوفائیاں  
خود غرضیوں میں اپنوں سے الفت نہیں رہی  
جھوٹی خوشامدوں میں ہے مکر و دغا فریب  
مطلب کی دوستی میں اصالت نہیں رہی  
غیروں سے میل جول یگانوں سے دشمنی  
بیگانگی میں چشمِ مروّت نہیں رہی  
آئی جو نیتوں میں خرابی تو پھر گئے  
ایمان و دیں کے چاہ کی رغبت نہیں رہی  
اپنی برائیوں کا نتیجہ ہے سامنے  
دیکھو تمام چیزوں میں برکت نہیں رہی  
دنیا میں انقلاب کا وہ دور ہے ریاضِ  
یاروں میں فی زمانہ محبت نہیں رہی

# تصوف

لا جوابی کا ہے جوابِ وحی  
بیمثالی میں انتخابِ وحی

بے نشاں ہو کے آگیا دل میں  
مونہ پہ ڈالے ہوئے نقابِ وحی

کیوں نہ ہو عقل بے زباں خاموش  
چھپکے کرتا ہے جب خطابِ وحی

رنگ و خوشبو بہارِ حُسن و ادا  
مہ جبینوں میں ہے شبابِ وحی

پردہ داری ہے شانِ محبوبی  
گل رُخوں میں ہے بے حجابِ وحی

دل کے اندر بشانِ رُوح رواں  
نورِ جاں ہے بہ آب و تاب وہی

سارے عالم کو کر دیا روشن  
نورِ رحمت ہے آفتاب وہی

دی خدا نے جو نعمتیں سب کو  
لیگا محشر میں پھر حساب وہی

نجمِ دینِ ریاضِ رشکِ قمر  
ہے ستاروں میں ماہتاب وہی

## نعت

واللہ دو عالم میں رفعت ہے محمدؐ کی  
 بالائے عرش اعلیٰ عظمت ہے محمدؐ کی  
 اصلی ہے ایک انساں زندہ بشانِ رحمت  
 خیر البشر و لیکن صنعت ہے محمدؐ کی  
 جانے خدا کو کیونکر بے جان ہو کے کوئی  
 اس واسطے بہ ہستی قدرت ہے محمدؐ کی  
 باطن بشکلِ ظاہر عبد و رسول برحق  
 اول احد بالآخر حکمت ہے محمدؐ کی  
 اللہ لا الہ الا بہ حسن و خوبی  
 قرآن میں نحن اقرب وحدت ہے محمدؐ کی  
 خوشبوئے نور اطہر اطہار مصطفائی  
 بخشش بہ خلق و احسان رحمت ہے محمدؐ کی  
 جانِ ریاضِ احمدؐ نجمِ السلامؐ ہو کر  
 گلزارِ بیخراں میں نگہت ہے محمدؐ کی

## نعت

اللہ اللہ تری شان رسولِ عربی  
تجھ پہ عاشق ہوا سبحان رسولِ عربی  
چشمِ عبرت سے جو دیکھا تجھے حیرت نے کہا  
دل کے اندر ہے مری جان رسولِ عربی  
میزبان تو ہی بنا خلق کو روزی دے کر  
سارا عالم ہوا مہمان رسولِ عربی  
حسن و خوشبو تری گلزارِ جہاں میں پھیلی  
تجھ پہ نازل ہوا قرآن رسولِ عربی  
موتیوں میں تو ہی بس ایک ہے سچا موتی  
بیمثالی ہے تری آن رسولِ عربی  
قل ہواللہ احد حسن و جمال سرمد  
نور وحدت کی ہے پہچان رسولِ عربی  
نجمِ دین ہو گیا بندوں میں ریاضِ احمد  
ظاہری شکل میں انسانِ رسولِ عربی

## تصوف

ہے جینا و مرنا محض اک پہیلی  
کہ دنیا کی ہر شے ہے اپنی سہیلی

حسینوں میں بیٹھل ہے ایک گلرو  
معطر ہے خوشبو سے جس کے چنبیلی

نشانہ ہوا دل جو تیر نظر کا  
نگاہوں میں خنجر ہے آنکھیں کٹیلی

کوئی بوجھے ہے کون پردوں میں دل کے  
جو بندوں سے کرتا ہے باتیں رسیلی

ریاضِ اُحدِ نجمِ دین ہو کے آیا  
کہ پتلہ یہ خاکی ہے اُس کی حویلی

# حمد

واللہ چیتاں ہے مولے تیری خدائی  
ہر جا جو تو عیاں ہے باحسَنِ درُبابی

عقل و گماں ہیں عاجزِ عبرت کو ہے تعجب  
تو ہی جو ابتدا ہے آخر بہ انتہائی

حکمت سے رات و دن میں شمس و قمر ستارے  
چمکا رہا ہے تو ہی با وصفِ نا خدائی

سونا و جاگنا بھی مرنا ہے اور جینا  
کیا خوب یہ پہلی اللہ نے بُجھائی

ہر روز ساری دُنیا ہوتی ہے مر کے زندہ  
جانا نہ پھر بھی کیا ہے قدرت کی رہنمائی

گلزارِ بیخراں میں فصلِ بہار ہو کر  
ہر رنگ و بو میں تیری ہے صاف رُونمائی

تو ہی مہک رہا ہے عطروں میں پھول و پھل میں  
ہر سمت خوب پھیلی خوشبوئے حق نمائی

ہر سو ہے تیرا جلوہ عالم میں با کرامت  
آنکھوں میں جان و دل کے روشن ہے کبریائی

نجمِ السلام ہو کر آیا ریاضِ احمد  
دل میں خدا کو لے کر با نورِ مصطفائی



## نعت

لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَحْمَدُ عَرَبِي  
 جَانِ عَالَمِ مُحَمَّدٍ عَرَبِي  
 اِنِّي هَسْتِي نَبِيْ كَا ذَرَّةَ هِي  
 بَحْرٍ وَ بَرِّ هِي مُحَمَّدٍ عَرَبِي  
 سَارِي عَالَمِ مِيں وَحْدَهُ لَارِيْب  
 حَقِّ نَمَا هِي مُحَمَّدٍ عَرَبِي  
 هِي فَنَا وَ بَقَا كَا وَهُ گُوهر  
 مُدَعَا هِي مُحَمَّدٍ عَرَبِي  
 كُوْنِي بُوَجْهِ اِسِي پِيْلِي كُو  
 چِيستَاں هِي مُحَمَّدٍ عَرَبِي  
 اَوَّلِ وَ آخِرِيں كَا مَرَكزِ هِي  
 نُوْرِ وَحْدَتِ مُحَمَّدٍ عَرَبِي  
 مَنظِهرِ كَبْرِيَا ظِهُورِ اَتَمِ  
 عِبْدِ وَ مَرسلِ مُحَمَّدٍ عَرَبِي

وحدہ با خدائے زیر و زبر

بے بدل ہے محمدؐ عربی

ہے بہارِ گل و ثمر وہ ہی

حسن و خوشبو محمدؐ عربی

ذوالجلالی ہے ذات یکتائی

مہ جمالی محمدؐ عربی

ابتدا لا الہ الا اللہ

انتہا ہے محمدؐ عربی

لا و الا کے بیچ میں آیا

خود الہ محمدؐ عربی

ظلی نوری ہے حسنِ پیغمبرؐ

سیرِ انھی محمدؐ عربی

عرش و کرسی وجودِ لوح و قلم

بالیقین ہے محمدؐ عربی

نور شمس اضحیٰ بشان احد

سرمدی ہے محمدؐ عربی

ہے ستاروں میں نور حق اللہ

بدر کامل محمدؐ عربی

مصطفائیؐ ہے شانِ محبوبیؐ

اللہ اللہ محمدؐ عربی

بیمثالی ہے آپؐ کی ظاہر

وحیٰ قرآن محمدؐ عربی

جان و دل ہے شعورِ بسم اللہ

پاک و طاہر محمدؐ عربی

گوہر مدعا ہے رازِ دلی

دین و ایماں محمدؐ عربی

نجمِ دینِ ریاضؐ یا اللہ

احمدیؐ ہے محمدؐ عربی

# معرفت

خدا کا اسم اعظم یا نبی اللہ اکبر ہے  
حبیب کبریا واللہ جانانِ پیمبر ہے

نہ اول سے جدا آخر نہ ظاہر سے الگ باطن  
محلّی کلمہ طیب وجودِ ذات انور ہے

بچشمِ دل خدائے پاک بے پردہ ہے جانوں میں  
نہاں ہو کر عیاں ہو کر دو عالم میں منور ہے

شریعت نفس ناطق ہے حقیقت زندگی اپنی  
جو قطرہ ہے صدف میں حسن کا انمول گوہر ہے

کلام اللہ پا کر بھی نہ جانا غیر نے حق کو  
حنا میں ہے کہاں سُرخِ معطر پھول کیونکر ہے

نظر آئے خدا کیونکر خودی جب تک نہ مٹ جائے  
کہ حاضر اور ناظر ہر جگہ اللہ برتر ہے

نیاز و ناز کی باتیں کہے دیتا ہوں برجستہ  
خدا خود اپنا شیدا ہے خدا خود اپنا مظہر ہے

محمد مصطفیٰ اک نور ہے عالم میں لاثانی  
بشانِ عبد و مرسل اہل ایمان کا مقدر ہے

ریاض اللہ کے بندوں میں نجم الدین احمد کا  
چمکتا ہے جو تارہ دل میں رشکِ ماہ پیکر ہے

## حمد

ذات رب العالمین با خود فنا فی اللہ ہے  
نور پاک احدیت بے خود بقا باللہ ہے

حاضری و ناظری و شاہدی با مصطفیٰ  
منظہر اللہ اکبر شانِ بسم اللہ ہے

دائیں بائیں آگے پیچھے نیچے اوپر یا نبیؐ  
ہر طرف اللہ ہی اللہ ہر جگہ اللہ ہے

جس کی حق سے گفتگو ہے تھی ازل سے جستجو  
روبرو ہے ہو بہو ہے خود بخود اللہ ہے

بس موڈ ہو ریاض اللہ برتر ایک ہے  
وصف ختم المرسلین میں صاف إلا اللہ ہے

## تصوف

ذوالجلالی شان میں نور خدا اسلام ہے  
 باجمالِ سرمدی میمِ احدِ سرّ نام ہے  
 ظرفِ خاکی جامِ کوثرِ عشق و نوری حُسن پر  
 عقلِ انسانی بحیرت شاہدِ اکرام ہے  
 جان و دل میں روشنی اخلاق و روحانی کرن  
 حُسنِ سیرت بالیقین اللہ کا پیغام ہے  
 اپنی ہستی بادۂ گلرنگ کی خاطر بنی  
 ساغرِ توحید کا مئے نوشِ خاص و عام ہے  
 جوہرِ ایمان و دین ہے گوہرِ مقصودِ حق  
 ابتدا سے انتہا تک ایک ہی سے کام ہے  
 پہلی منزل ہے یہ دنیا نیک و بد اعمال کی  
 آخرت میں حق و باطل خاتمِ انجام ہے  
 ہے ریاضِ بوستاں میں حُسن و خوشبوئے نبیؐ  
 مصطفائی شان میں نجمِ الہدیٰ گلغام ہے

## معارف

وہیں جلوہ ہے مرشد کا جہاں اللہ اکبر ہے  
یہاں اللہ اکبر ہے ہاں اللہ اکبر ہے

خدا کو لوگ کہتے ہیں چھپا ہے حسن عالم میں  
نظر آتا نہیں ہم کو کہاں اللہ اکبر ہے

کوئی پوچھے اگر حق سے پتہ محبوبِ خالق کا  
تو سب کہہ دیں یہ برجستہ یہاں اللہ اکبر ہے

خدا بے مثل و بے سانیہ اکیلا ہے خدائی میں  
فنا پر ہے بقا جس کو وہ جان اللہ اکبر ہے

خدا گر خود نہ سمجھاتا دکھا کر بے خودی اپنی  
تو بندے کیا سمجھ سکتے کہاں اللہ اکبر ہے



رہا کرتا ہے ہر دم حق تعالیٰ ساتھ بندوں کے  
مگر اغیار کیا جانیں کہاں اللہ اکبر ہے

ہر اک پہلو سے قرآن میں خدا نے صاف فرمایا  
نہاں اللہ اکبر ہے عیاں اللہ اکبر ہے

تواضع حلم و غم خواری و خلق و عجز و یکتائی  
مجسم رحمت حق سے گمان اللہ اکبر ہے

کبھی آدم صنیٰ اللہ کبھی روح رسول اللہ  
کبھی صدیق و فاروق نہاں اللہ اکبر ہے

رسولوں میں نبی ہو کر ولیوں میں علی ہو کر  
مکین لامکاں ہو کر عیاں اللہ اکبر ہے

چھپے بیٹھے ہے جو حجرہ میں میرے پیر مرشد کے  
انہیں کے ظرفِ عالی میں نہاں اللہ اکبر ہے

ہوئے امی رسولوں میں حبیب کبریا ایسے  
کہ جن کے نور سے روشن زماں اللہ اکبر ہے

پڑا رہتا ہے دل سجدہ میں ہر دم ان کے قدموں پر  
کہ سب پیر و پیغمبر سے عیاں اللہ اکبر ہے

رسول اللہ کے پردہ میں خالق ہو گیا ظاہر  
کہ رکھ دیتے ہیں ہم سر کو جہاں اللہ اکبر ہے

ظہور حق تعالیٰ مظہر شان رسالت ہے  
شہادت کے لئے ہر سو اذان اللہ اکبر ہے

وہ پھرتا ہی رہا مکہ میں گلیوں میں مدینہ کے  
نہ دیکھا پر کسی نے بھی کہاں اللہ اکبر ہے

ریاضِ نجم عارف کی ہوئیں شاداب کلیاں بھی  
معطر ہو گئے گلشن جہاں اللہ اکبر ہے

## تبلیغ

خدا جس سے ناخوش ہے وہ گندگی ہے  
کثافت سے دل میں پراگندگی ہے  
گناہوں کی جڑ ہے خودی کی نجاست  
اسی سے بڑی حق سے شرمندگی ہے

گندم کا دانہ ہے دُنیا کا کھانا  
شکم میں اسی کے سبب گندگی ہے  
شیاطین ہیں کوشش میں بھر پیٹ کھاؤ  
کرو نفس کو زیر جب عمدگی ہے

گناہوں کی ہے پوٹلی یہ غلاظت  
نجاست میں جینا بُری زندگی ہے  
صفائی ہے معدہ کی از بس ضروری  
عبادت میں پاکی صحیح بندگی ہے

مٹا دے ریاضاً اب خودی کو تو اپنے  
اسی میں ہمیشہ کی خورسندگی ہے

## معارف

مجھ میں تو جو چیز ہے واللہ وہ اک چیز ہے  
عالم میں اُس کے نور سے روشن جہاں کی چیز ہے

ذوالجلالی شان میں وہ ذوالکرم ہے با خدا  
اُس کی وحدت اور کثرت مظہر ہر چیز ہے

میں خودی ہے تو خدا ہے ظاہر و باطن میں ایک  
ہر دو عالم میں مجلیٰ تو ہی تو اک چیز ہے

وہ نفی اثبات کا ہادی بنا خیر النبی  
میں کی غفلت خلق میں حق سے جدا نا چیز ہے

لا شریک و وحدۃ لا ریب ہے حق الیقین  
بندہ نا چیز میں نور خدا اک چیز ہے

مصطفیٰ سے حق تعالیٰ اس طرح سے ہے ملا  
جس طرح شمس و قمر میں روشنی اک چیز ہے

جلوہ گر ہے تن بدن میں روح بن کر جو کرن  
معرفت میں حق تعالیٰ کے یہی اک چیز ہے

دھوپ سورج سے ہے ظاہر اور سورج دھوپ سے  
ہے رسالت صاف روشن چشم دل اک چیز ہے

جان و دل میں جو امانت ہے اسی کے واسطے  
زہد و تقویٰ زندگی میں بندگی کی چیز ہے

چاند و سورج اور سب تاروں سے عبرت ہو گئی  
اک شعاع نور حق بندو نمیں اصلی چیز ہے

راز باطن کہدیا آگے ادب کا ہے مقام  
دل میں تیرے اے ریاض اللہ ہی اللہ چیز ہے

## تصوف

عالم ہستی کا جو اک راز ہے  
خیر و شر کے ساز میں آواز ہے  
ہر تماشہ میں تماشا گر وہی  
رنگ برنگے ساز میں دم ساز ہے  
دل کو زخمی کر گیا تیر نظر  
آپ ہی کی یہ نگاہ ناز ہے  
خود شکاری ہے شکار اپنی خودی  
نخن اقرب گھ کے تیر انداز ہے  
جسکو تاکا اُس کو مارا بیگماں  
بے نشانی پر نشانہ باز ہے  
کس کو مارا کس نے زندہ کر دیا  
کون ہے کس کا یہ سب انداز ہے  
جینا مرنا ایک حیلہ ہے ریاض  
یار گھونگہٹ میں بعشوة ناز ہے

## تصوف (نور ایمان)

عالمِ فانی میں یار و چشمِ پینا چاہئے  
مر کے پہلے موت کے بخوف جینا چاہئے  
جینے مرنے کی حقیقت ہے ظہورِ احدیت  
لامِ الف کے اس لئے دو ہونٹ سینا چاہئے  
جب عدم کو ہو گیا توحیدِ ذاتی کا یقین  
کیوں نہ پھر تبلیغ میں حق کا سفینہ چاہئے  
جو نفی اثبات میں فانی ہوا باقی رہا  
ہتھ بالذات میں روشن نگینہ چاہئے  
چھکے پردے میں نظر ہی آئے تو ڈالے نقاب  
بے حجابی پر حجابِ طور سینا چاہئے  
صاف ظاہر ہو کے خود فرما دیا مرسل بنے  
نخنِ اقرب کے لئے پُر نور سینہ چاہئے  
ہے ریاضِ نجمِ دین میں نورِ ذاتِ کبریا  
معرفت کے واسطے مکہ مدینہ چاہئے

## حمد

رب العزت کی جہاں میں کیا نرالی شان ہے  
مصطفائی دین و ایمان منظر ایقان ہے

قادر و قیوم ہے خلاق و رزاقِ جہاں  
قدرت و صنعت خدا کے فضل کی پہچان ہے

ہو نہیں سکتا کوئی ہمسر خدائے پاک کا  
اسمِ اعظم اس لئے اللہ کا سبحان ہے

جو لباسِ احدیت مخصوص ہے حق کے لیے  
وہ حبیبِ کبریا کا ظرفِ عالی شان ہے

مُعجزے لاکھوں کرامت شاہد و مشہود ہیں  
حق کی عظمت اور رفعتِ حجتِ امکان ہے

کام سب کرتا وہی ہے ہر جگہ پردے کے ساتھ  
پر شریعت اور سنتِ حکمتِ رحمان ہے



صدقہ کرنے کی ضرورت تھی خدا کو اس لئے  
سارا عالم اک اسی محبوب پر قربان ہے

جائے قربانی ہے دنیا عشق کے میدان میں  
گل من اس واسطے لازم علیہا فان ہے

حق نے نیوچھاور کے خاطر خلق کو پیدا کیا  
ورنہ کیوں مرتا کوئی بیکار کس کی جان ہے

راہِ حق میں جینا مرنا ہے محبت کی دوا  
کیونکہ یہ اللہ سے ملنے کا اک سامان ہے

صدقہ لینے کے لیے آتی ہے روزانہ اجل  
نذرتا حق کو کرے جو تحفہ ایمان ہے

خود خدا عاشق ہے جس پر اس کی طاعت روز و شب  
شوق سے کرتا ہے جو وہ اشرف انسان ہے

حمد باری کون کر سکتا ہے جز ذاتِ خدا  
 جبکہ معشوقِ حقیقی کی ثنا قرآن ہے  
 ذوالجلال و ذوالکرم ہے حق تعالیٰ بالیقین  
 وحدۃ المقصود کی تشہیر بالاعلان ہے  
 زہد و تقویٰ صومِ رمضان ہے نماز اس واسطے  
 تا رہے پاکی سلامت دل میں جو ایمان ہے  
 معرفت کی واسطے ہر شے میں حق ظاہر ہوا  
 اُس کی نورانی کرنِ روحوں میں اصلی جان ہے  
 ہے وہی گویا زبان میں اور بینا آنکھ میں  
 وہ ہی چھپ گرسن رہا کانوں میں جو فرمان ہے  
 ہے وہی فریادرس مشکل کشا رحمت فگن  
 کیسی ہی مشکل ہونا ممکن اُسے آسان ہے  
 اس ریاضِ ناتواں کو بخشدے اے کبریا  
 سر بسجدہ ہو کے سائل درگہ سبحان ہے

# تصوف

بجھ اللہ کیا اعجاز نورِ باکمالی ہے  
کہ جس کا حسن عالم میں ظہورِ لایزالی ہے

خدا کا دیکھنا آسان ہے لیکن غیر ممکن ہے  
حبیب اللہ کا جلوہ کہ عظمت اُس کی عالی ہے

بجز اللہ کے ہرگز نہ جانا غیر نے حق کو  
مقرر شانِ قدرتِ مصطفیٰ میں بیمثالی ہے

مری قسمت سے اچھی قسمتِ خاکِ مدینہ ہے  
مقدّر سے کہیں بڑھکر ترے روضہ کی جالی ہے

ایدھر بھی اک نظر اے شاہِ عاصی پر بھی ہو جائے  
مرے مولیٰ ترے در پر ریاضِ احمدِ سواالی ہے

## تبلیغ

یہاں سب آئے ہیں مرنے کو جب مرنا ضروری ہے  
تو کیوں کرتے نہیں وہ کام جو کرنا ضروری ہے

مسائل امر بالمعروف پر ثابت قدم رہ کر  
خدا کا حکم عالم کو سنا دینا ضروری ہے

جو کترا کر نکل جاتے ہیں حق باتوں کے سننے سے  
انہیں شیطان کے اس حرکت سے بچ رہنا ضروری ہے

جہالت اور گمراہی میں جس نے خود پرستی کی  
حسد کی آگ کا دل میں سلگ جانا ضروری ہے

غلط فہمی پر اپنے بات کو بالا نہ رہنے دو  
خطا پر اپنے نادم ہو کے پچھتانا ضروری ہے

اگر توہین ہوتی ہے شیاطین کی تو ہونے دو  
کہ سر ابلیس ناری کا کچل دینا ضروری ہے

موٹائی مت بگہارو اپنی شیطانی رعونت پر  
غرور آجائے جب دل میں توجہ رہنا ضروری ہے

بگڑ کر حق سے پھر جانا مگر جانا ہے بے دینی  
خدا کے سامنے سر کو جھکا دینا ضروری ہے

سمجھتے ہیں جو اوروں کو برا تحقیر و نخوت سے  
دلوں میں ان کے گمراہی کا آ جانا ضروری ہے

خدا نے حق و باطل کو نہایت صاف دکھلا کر  
کیا آگاہ اہل دل کو سمجھانا ضروری ہے

یہ حجت ہے ریاض اللہ کی جانب سے دنیا میں  
کہ سب کو خوابِ غفلت سے جگا دینا ضروری ہے

## منقبت

بحمد اللہ عالم میں جو ختم الانبیاء ٹھہرے  
 وہی بدر الدہی ٹھہرے وہی نجم الہدیٰ ٹھہرے  
 وہی تھے بوالبشر پہلے وہی خیرالبشر ٹھہرے  
 جو اب نجم البشر ہیں خاص محبوبِ خدا ٹھہرے  
 ہو المعبودِ الا اللہ ہو المقصودِ بسم اللہ  
 ہو الموجودِ یا اللہ ختم الانبیاء ٹھہرے  
 ہو الاول بہ ربانی ہو الآخر بہ صدانی  
 ہو الظاہر بہ رحمانی شفیع المدعا ٹھہرے  
 ہو الاولیٰ ہو المولیٰ ہو الثانی ہو الکافی  
 ہو الباقی رسولوں میں جنابِ مصطفیٰ ٹھہرے  
 کبھی آدم کبھی حوا کبھی موسیٰ و روح اللہ  
 کبھی مطلوب و دلبر بن کے مقصودِ خدا ٹھہرے

وہی با حسنِ انسانی وہی مطلوبِ یزدانی  
وہی محبوبِ سبحانی وہی خیرالوریٰ ٹھہرے

وہی با یوسفِ مصری وہی بواحسنِ داؤدی  
وہی مرسلِ نبیوں میں وہی حسنِ خدا ٹھہرے

وہی بندوں میں عبداللہ رسولوں میں حبیبِ اللہ  
کلیم وروح کے پردے میں خودنورِ خدا ٹھہرے

وہی فخرِ رسالت ہیں وہی فخرِ ولایت ہیں  
وہی دل میں مرے مرشد کی اسرارِ خدا ٹھہرے

یگانوں میں وہی چیدہ و بیگانوں سے پوشیدہ  
نرالی شان سے بندوں میں کیسے خوش ادا ٹھہرے

رسالت میں وہی عاقل ولایت میں وہی کامل  
حقیقت میں وہی قابل جہاں کے رہنما ٹھہرے

گناہوں کے سمندر میں پڑی جب کشتی امت  
مصیبت میں غریبوں کے وہی مشکلکشا ٹھہرے  
شرافت خُلق میں اُن کے کرامت عجز میں اُن کے  
ہدایت کیلئے قرآن میں خود شمسِ لُضحیٰ ٹھہرے  
کریموں میں وہ اکرم ہیں رحیموں میں وہ ارحم ہیں  
شریفوں میں وہ اشرف صاحبِ جود و سخا ٹھہرے  
مریضوں کو شفا بخشی دواؤں میں اثر بخشا  
مرض بن کر کبھی آئے کبھی اُس کی دوا ٹھہرے  
ہُو الثَّانِي سے حکمت ہو گئی ظاہر حکیموں کی  
رہے دردِ جگر آپ ہی دعا ٹھہرے شفا ٹھہرے  
خطا کاروں کے بخشش کیلئے آ کر رسولوں میں  
بنے خود رحمتِ عالم جہاں کے پیشوا ٹھہرے  
بہت مجبور عاجز ہے ریاضِ خستہ جاں آقا  
کرم فرمائے شاہا کہ آپ ہی مدعا ٹھہرے



# نعت

سلام اُس پر خدائے پاک کا جو نور اطہر ہے  
ظہور کبریائی میں شرافت کا جو مظہر ہے

سلام اُس پر جو ہے پیشل ویکتا سارے عالم میں  
نہ کوئی اُس کا سا جہی ہے نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے

سلام اُس پر جسے اللہ نے اپنی خدائی میں  
کیا محبوب جس کے شان میں اخلاص و کوثر ہے

سلام اُس پر جو ہے اللہ کا ہمزاد ایمانی  
درود اُس پر رسولوں میں جو بے سایہ پیغمبر ہے

سلام اُس پر خدا خود جس کا عاشق اور شیدا ہے  
حسینوں میں وہ یکتا ہے نبیوں میں مفخر ہے

سلام اُس پر دو عالم میں چُنیدہ تاجداروں میں  
حبیبِ کبریا ہے مالکِ میدانِ محشر ہے

سلام اُس پر مٹایا جس نے ظلمت کفر باطل کی  
درود اُس پر گنہگاروں کا جو نورِ مقدر ہے

سلام اُس پر الہی تا ابد لاکھوں درود اُس پر  
خدا کے حسنِ وحدت پر حقیقت کا جو گوہر ہے

سلام اُس پر جو ہے معجز نما آنکھوں کے پتلی میں  
مجسم نور سرتاپا ریاضِ نجم و اختر ہے

## تبلیغ

جسے کہتے ہیں دینداری فقط دل کی طہارت ہے  
محبت ہے مروت ہے ریاکاری سے نفرت ہے

نہ جُہ میں دھرا ہے کچھ نہ کپڑوں میں نہ جوتوں میں  
نمائش کبر و نخوت سے بچو جس میں نجاست ہے

بڑا زاہد بڑا عابد نہایت متقی بن کر  
ہوا مغرور جب ابلیس حق کی اُس پر لعنت ہے

اگر ہے لاج دنیا کی مقدم دین و ایماں پر  
مسلمانی ہوئی رخصت شرافت سے عداوت ہے

جو ڈرتا ہے مشرّع ہو کے طعنوں اور تشنوں سے  
وہ ناحق کا پجاری ہے نمائش اُس کی عادت ہے

محض بادام کے چھلکے کو جاہل مغز کہتے ہیں  
خبر غفلت میں ہوتی ہی نہیں کیارنج و راحت ہے

دلوں میں چود گھس جاتے ہیں چوری خوب کرتے ہیں  
بظاہر زہد و تقویٰ جن کے جُبوں کی بدولت ہے

خودی حاوی ہوئی جس پر نصیحت کا نہیں قائل  
معلم اُس کا شیطان مظہرِ جہل و خباثت ہے

جو اصلی شے شریعت ہے حقیقت میں بہ روحانی  
فسادی حق کو کیا جانیں جو سنت باکرامت ہے

ہمیشہ دل میں ڈرتے ہی رہو اللہ برتر سے  
بہت تقویٰ جتنا بھی شیاطین کی شرارت ہے

تجھے معلوم ہی کیا ہے ریاض اللہ کی باتیں  
یہ صدقہ ہے پیمبرؐ کا جو بندوں کو ہدایت ہے

## تصوف

اے رب تو ہے کریم کرامت کے سامنے  
حق الیقین جمال رسالت کے سامنے

شاید ہے ساری خلق بہ اظہار مصطفیٰ  
اسلام کے اصول صداقت کے سامنے

خلق و حیا و عجز شعور کمال ہے  
حسن وفا و خوئے شرافت کے سامنے

بندوں کی ساری مشکلیں ہوتی ہیں دم میں حل  
مولے تری رضا و قناعت کے سامنے

اغیار بھی تو فضل و کرم سے ہیں فیض یاب  
پروردگار تیری عنایت کے سامنے

گبڑی ہم عاصیوں کی بنادے براہِ حق  
ہے کار ساز تو ہے شفاعت کے سامنے

پھیلا ہوا ہے دامنِ محتاج و بینوا  
تیرے نگاہِ لطف و سخاوت کے سامنے

سجدہ میں ہے جھکا ہوا یہ سر بجان و دل  
تیرے کلامِ وحی و ہدایت کے سامنے

پہنچا وہی مراد کو جس نے پڑھی نماز  
دُنیا میں آ کے حسنِ سعادت کے سامنے

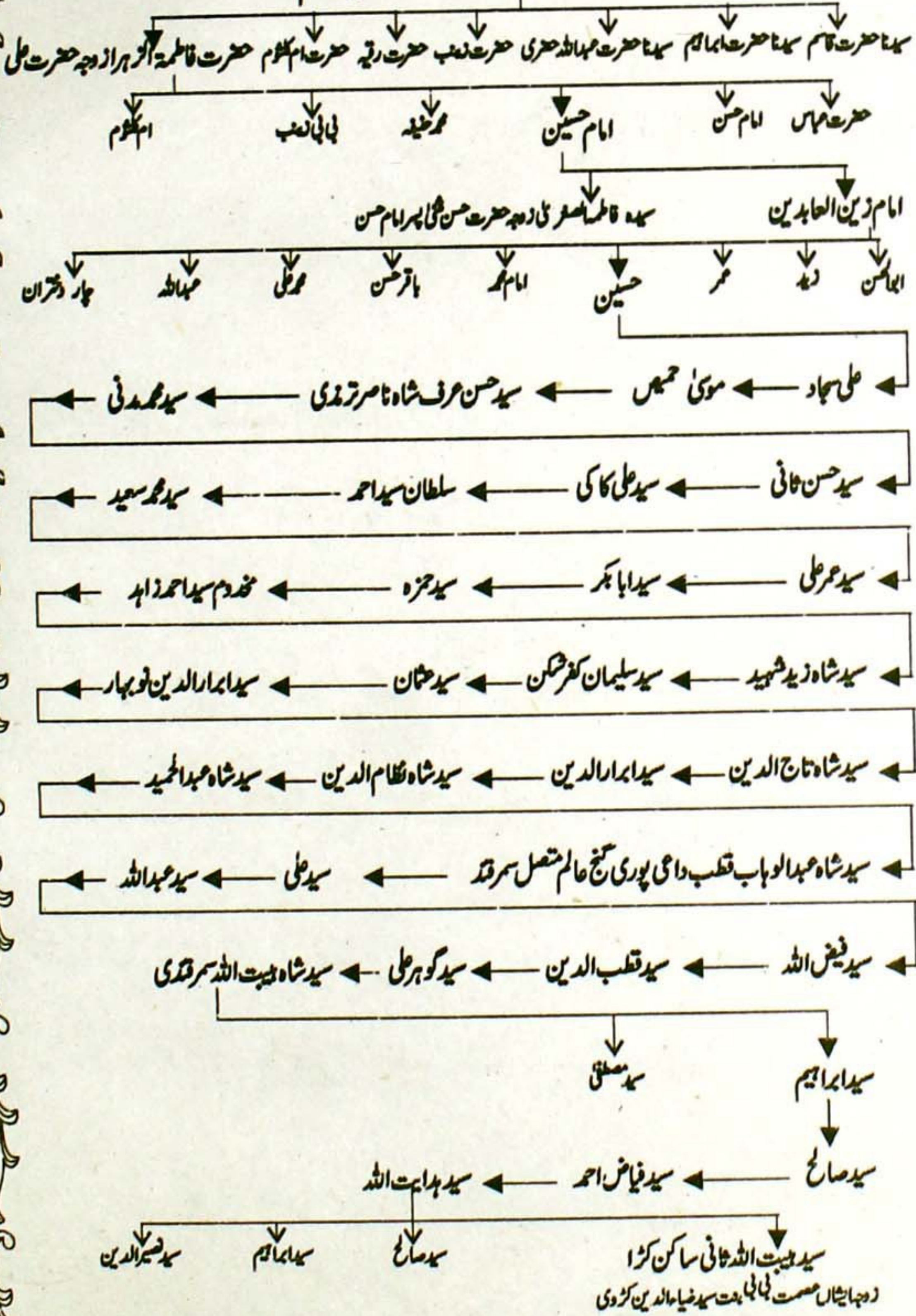
ہو گی تمام خلقِ خدا کے حضور میں  
زندہ بروزِ حشر عدالت کے سامنے

نجمِ السلام کا ہے تصرفِ ریاض پر  
خیر النبی کے نورِ امانت کے سامنے



## شجرہ شریف نسبی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



سید نبیت اللہ ثانی ساکن کڑا  
 ذہبائیں عصمت بی بی بنت سید ضیاء الدین کڑوی

سید قطب الدین زوج صاحب النساء بنت نصیر الدین  
 سید محمد غیاث الدین عرف گھیسامیاں زوج دولت بی بی

بی بی مریم ذہبائیں سید حسام الدین کڑوی

سید محمد عرف دمڑی میاں

سید محمد فیاض احمد زوج عائشہ بی بی بنت ابو محمد کڑوی

بی بی رحمانی زوجہ سید ماہا اللہ پیر ابو محمد کڑوی

ماہ بی بی زوجہ مقصد علی پیر یار  
 شہسوار گئے

حیاتی بی بی زوجہ سید اسماعیل پیر سید ماہا اللہ

سید محمد سعید الدین زوج خاطر النساء بنت سید ماہا اللہ

سید محمد غیاث الدین عرف شہاب الدین زوج بھول بی بی بنت مقصد علی

سید حسن الدین زوج بی بی قاطرہ بنت مظفر علی

سید محمد فیاض احمد زوج طہر النساء ماکیہ بنت امین الدین حسن میاں ماکیہ پوری

سید حسام احمد عرف خیرا

ضمیم قاطرہ زوجہ منظور احمد  
 ڈرگ روڈ کراچی پاکستان

سید شاہ ریاض احمد حسینی

میونہ خاتون زوجہ ثانی  
 سید کر اللہ لاولد

حسین قاطرہ زوجہ سید کر اللہ  
 لاولد پیر حسام احمد

زوج اول سلیم قاطرہ  
 زوج ثانی کنیز قاطرہ  
 بنت محمد اشرف ماکیہ پور

سید شاہ ریاض احمد حسینی

سید امین احمد حسینی  
 عرف قاسم ریاض میاں  
 زوجہ حمیرہ خاتون بنت شاہ عبداللہ قاروقی الآباد

سیدہ ریاض النساء عرف میونہ بی بی  
 زوجہ قاسم ریاض میاں

سید صدیق احمد حسینی  
 نخل خلیف آباد احمد آباد پاکستان

سیدہ بی بی قاطرہ زوجہ سید  
 انصار حسین دکنو حوالہ الآباد

سید سعید احمد حسینی  
 نخل سوہا آباد کراچی اولد

سید صدیق احمد حسینی

زوج اول بی بی قاطرہ عرف نور جہاں بزوج ثانی بی بی حبیہ

سیدہ خشونت قاطرہ حسینی  
 عرف گل زوجہ  
 چھدی ڈیپنشن اشرف

سید شعیب احمد حسینی

ہتیق قاطرہ حسینی عرف زیبا  
 زوجہ عظیم احمد صدیقی

سید غیاث احمد حسینی  
 زوجہ میونہ صدیقی

ممتاز حسینی زوجہ  
 انصار حسین میرٹھ

فیروزہ حسینی

سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض میاں

زوجہ امین احمد حسینی (قاروقی) خانمان دائرہ شاہ محبت اللہ الآبادی بہادر سنج الآباد

سید عامر ریاض  
 حسینی عرف  
 نبیت اللہ ثالث

سید صادم  
 ریاض حسینی

فرین قاطرہ  
 عرف امینہ حسینی

ادیبہ حسینی  
 زوجہ سید محمد اسلام  
 کالمنی عرفی حسن  
 اور بی بی

ضمیم قاطرہ عرف  
 نعیمیاں حسینی

سلیم قاطرہ عرف  
 ماریہ حسینی

کنیز قاطرہ عرف فرالہ حسینی  
 زوجہ سید سمیل احمد بی بی عرف  
 عبداللہ کڑہ لچور





باہتمام فقیر سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض  
خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

۱۳۶۱- ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا۔ ۲۱۳۶۰۱  
فون نمبر: ۲۲۵۲۰۵-۰۵۱۸۰-۰۰۹۱



باہتمام فقیر سید امین احمد حسنینی عرف قاسم ریاض  
خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

۱۴۶۶- ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا۔ ۲۱۲۶۰۱  
فون نمبر: ۲۲۵۲۰۵-۰۵۱۸۰-۰۰۹۱